عمران سیریز
ساگرام مشن
مظہر کلیم
ایم اے

ناشران ------ اشرف قریشی
---------- یوسف قریشی
تزئین ------- محمد بلال قریشی
طابع ------- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/65 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "ساگرام مشن" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ کافرستان کی پاور ایجنسی کا نیا چیف اس ناول میں پہلی بار عمران کے مقابل آرہا ہے اور اسے عمران کے مقابل ایک چیلنج کے طور پر لایا گیا ہے۔ یہ ایسا ناول ہے جس میں پاکیشیا سیکرٹ سروس شامل ہی نہیں ہوئی اور یہ خوفناک مشن صرف عمران اور ٹائیگر کو مکمل کرنا پڑا۔ ناول پڑھنے کے بعد آپ یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کہ یہ پورا مشن دراصل ٹائیگر کا ہی مشن ہے۔ اس نے جس حوصلے، ہمت اور جذبے سے یہ مشن مکمل کیا ہے وہ واقعی قابل تحسین ہے اور خاص طور پر اس وقت جب اس پر دوہری ذمہ داری تھی۔ ایک مشن کی تکمیل اور دوسرا عمران کی جان کا تحفظ کیا ٹائیگر یہ ذمہ داری نبھا سکا یا نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس ناول میں ٹائیگر کا کردار آپ کے لئے حیران کن ثابت ہو گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے۔ البتہ ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب ملاحظہ کر لیجئے۔

قاسم بیلہ ملتان کینٹ سے حافظ محمد یوسف لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا مستقل قاری ہوں۔ البتہ خط پہلی بار لکھ رہا ہوں۔ میری گزارش ہے کہ عمران کی شادی کرا دیں۔ ہم اسے حقیقت میں دولہا

بنے دیکھنا چاہتے ہیں۔ البتہ اس کے ساتھ یہ بھی درخواست ہے کہ شادی کے بعد اسے فیلڈ سے آؤٹ نہ کریں کیونکہ آپ کے ہی ناولوں میں شادی شدہ جوڑے فیلڈ میں کام کرتے نظر آتے ہیں۔ امید ہے آپ ضرور توجہ دیں گے"۔

محترم حافظ محمد یوسف صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پڑھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ چاہتے ہیں کہ عمران کی شادی ہو جائے لیکن آپ نے یہ نہیں لکھا کہ کس سے ہو۔ البتہ آپ کے خط کا یہ حصہ کہ شادی شدہ جوڑے فیلڈ میں کام کرتے رہتے ہیں یہ اشارہ ضرور ملتا ہے کہ آپ کا مقصد عمران کی جولیا سے شادی کا تھا لیکن آپ نے اس تکون کے سب سے خطرناک زاویے تنویر کے بارے میں کچھ نہیں لکھا۔ کیا وہ شادی کے بعد عمران اور جولیا کو فیلڈ میں کام کرنے کا موقع دے گا یا نہیں۔ امید ہے آپ اس پوائنٹ پر غور کر کے مجھے اس کا کوئی حل ضرور لکھیں گے۔ آپ نے میرے بیٹے فیصل جان کی وفات پر جو خلوص بھرے الفاظ لکھے ہیں اس کے لئے آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے محمد عباس حیدر لکھتے ہیں۔ "میں گزشتہ پانچ سالوں سے آپ کے ناول پڑھ رہا ہوں۔ آپ کے تمام ناول ایک سے بڑھ کر ایک ہیں۔ البتہ آپ کے بلیک تھنڈر سیکشن ناول کے اختتام سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابھی یہ ناول ادھورا ہے لیکن آپ نے اس کے بعد اس پر مزید کوئی ناول نہیں لکھا۔ امید ہے آپ اس پر توجہ دیں گے"۔

محترم محمد عباس حیدر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر ابھی موجود ہے اور عمران نے ابھی بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کوئی کارروائی اس لئے نہیں کی کیونکہ اس کے خیال کے مطابق ابھی اس کا وقت نہیں آیا اس لئے ابھی بلیک تھنڈر بطور تنظیم ختم نہیں ہوئی۔ اب یہ بلیک تھنڈر پر منحصر ہے کہ وہ کب کوئی ایسا اقدام کرتی ہے کہ جس کو روکنے کے لئے عمران کو اس کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کارروائی کرنا پڑے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

صبور شریف تحصیل کھاریاں سے سمیع اللہ بٹ لکھتے ہیں۔ "میں آپ کا پیدائشی قاری ہوں کیونکہ مجھے یاد نہیں کہ میں نے کب سے آپ کے ناول پڑھنے شروع کئے۔ آپ کے ناول واقعی نوجوانوں کی کردار سازی کر رہے ہیں لیکن آپ نے سوپر فیاض کو کرپشن کرنے کی کھلی چھوٹ دے رکھی ہے اور عمران بھی اس سے رقمیں وصول کر کے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتا۔ عمران کو تو اس کے خلاف بھرپور ایکشن لینا چاہئے۔ امید ہے آپ میری درخواست عمران تک ضرور پہنچا دیں گے"۔

محترم سمیع اللہ بٹ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے قاریوں کی فہرست میں واقعی ایک نیا اضافہ کر دیا ہے۔ "پیدائشی قاری" واقعی نہ صرف نئی ترکیب ہے بلکہ کسی

بھی مصنف کے لئے یہ باعث اعزاز بھی ہے ۔ میں اس کے لئے آپ کا بے حد مشکور ہوں ۔ جہاں تک سوپر فیاض کی کرپشن اور عمران کی اسے نظرانداز کر دینے کی بات ہے تو سوپر فیاض دراصل کرپشن نہیں کرتا ورنہ عمران تو عمران اس کے ڈیڈی سر عبدالرحمن تو واقعی اسے گولی مار دینے سے بھی دریغ نہ کرتے ۔ پھر وہ رقم جو وہ چکر بازی کر کے ہوٹلوں وغیرہ سے وصول کرتا ہے عمران اسے بھی وصول کر کے مخصوص فلاحی اداروں میں بھجوا دیتا ہے ۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے ۔

چک نمبر 369 ج ب ضلع گوجرہ سے محمد بابر امین عطاری لکھتے ہیں ۔ "آپ کے تمام ناول ہی اچھے ہیں لیکن فور کارنرز اور جناتی دنیا سب سے زیادہ پسند آئے ہیں ۔ البتہ عمران کی مذاق کی عادت اب حد سے بڑھ چکی ہے ۔ خاص طور پر جب وہ جولیا سے مذاق کرتا ہے ۔ آپ اسے بتا دیں کہ مسلمان کی دل آزاری کرنا گناہ کبیرہ ہے مگر وہ مسلسل جولیا کی دل آزاری کرتا رہتا ہے ۔ امید ہے آپ اس پر ضرور توجہ دیں گے "۔

محترم محمد بابر امین عطاری صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ آپ نے شکایت کی ہے کہ عمران جولیا کی دل آزاری کرتا رہتا ہے اور دل آزاری چونکہ گناہ کبیرہ ہے اس لئے عمران کو ایسا نہیں کرنا چاہئے ۔ آپ کی بات درست ہے ۔ دل آزاری واقعی گناہ کبیرہ ہے لیکن آپ نے خود دیکھا ہو گا کہ جب عمران جولیا سے مذاق نہیں کرتا اور سنجیدہ ہو جاتا ہے تو جولیا الٹا اس سے ناراض ہو جاتی ہے ۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ آپ کا شاید ابھی ان جذبات اور کیفیات سے واسطہ نہیں پڑا جس کی وجہ سے آپ اسے دل آزاری سمجھ رہے ہیں ۔ امید ہے میری بات آپ کو بخوبی سمجھ آ گئی ہو گی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے ۔

حضرو ضلع اٹک سے حفیظ توقیر لکھتے ہیں ۔ "عرصہ پانچ سال سے آپ کا مسلسل قاری ہوں ۔ آپ کے تمام ناول پڑھ چکا ہوں اور مجھے آپ کے ناول بے حد پسند ہیں ۔ البتہ ایک شکایت ہے کہ عمران ہی ہمیشہ مشن ٹریس کرتا ہے ۔ اس طرح یکسانیت سی محسوس ہونے لگتی ہے ۔ کوئی اور بھی تو مشن کی سن گن حاصل کر سکتا ہے ۔ ہر بار عمران سے ہی کیوں مشن شروع ہوتا ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے عمران کو اب بے حد سنجیدہ کر دیا ہے ۔ اسے پرانے موڈ میں لے آئیں ۔ امید ہے آپ اس پر ضرور توجہ دیں گے "۔

محترم حفیظ توقیر صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ آپ نے درست لکھا ہے کہ ہر مشن عمران سے شروع نہیں ہونا چاہئے ۔ اس سے یکسانیت پیدا ہوتی ہے ۔ لیکن اگر آپ نے تمام ناول پڑھے ہیں تو آپ نے محسوس کیا ہو گا کہ بے شمار ناول ایسے ہیں جن میں عمران کی بجائے دوسرے افراد نے مشن کی سن گن حاصل کی لیکن چونکہ پانی نے پل کے نیچے سے ہی گزرنا ہوتا ہے اس لئے آپ کو یہ احساس نہیں ہوتا اور آپ یہی سمجھتے ہیں کہ مشن

عمران نے ہی ٹریس کیا ہے۔ جہاں تک عمران کے سنجیدہ ہونے کا تعلق ہے تو چونکہ عمران کے سامنے جو مشن آتے ہیں وہ پاکیشیا اور اس کے عوام کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ اس قدر خوفناک ہوتے ہیں کہ مجبوراً عمران کو سنجیدہ ہونا پڑتا ہے اور اسے ہونا بھی چاہئے۔ البتہ جہاں اسے موقع ملتا ہے وہ سنجیدگی کو خیرباد بھی کہہ دیتا ہے۔ امید ہے آپ عمران کی سنجیدگی کو سمجھیں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم۔ ایم اے

نعمانی اپنے فلیٹ کی سیڑھیاں چڑھ کر جیسے ہی دوسری منزل کی گیلری میں داخل ہوا تو وہ یہ دیکھ کر ٹھٹھک گیا کہ گیلری پولیس کے مسلح سپاہیوں سے بھری ہوئی ہے۔ ان میں سے چار پولیس آفیسر تھے جن میں سے ایک انسپکٹر تھا جبکہ تین سب انسپکٹر تھے۔ نعمانی کے چہرے پر انہیں دیکھ کر حیرت امڈ آئی۔ نعمانی کو دیکھ کر انسپکٹر تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"آپ کا نام نعمانی ہے"....... انسپکٹر نے قریب آ کر کہا۔

"جی ہاں۔ نام تو یہی ہے۔ کیوں"....... نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں آپ کا ہی انتظار تھا۔ آئیے اور اپنے فلیٹ کا دروازہ کھولیئے"....... انسپکٹر نے خشک لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیوں۔ آپ کو میرے فلیٹ سے کیوں دلچسپی پیدا

ہو گئی ہے"...... نعمانی نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ پڑھے لکھے اور معزز آدمی ہیں اس لئے آپ کے ساتھ پولیس کا رویہ بھی ایسا ہے نعمانی صاحب ورنہ جو اطلاع پولیس کو آپ کے بارے میں ملی ہے اس اطلاع کے بعد تو آپ کے ساتھ پولیس کا رویہ کچھ اور انداز کا ہونا چاہئے تھا"...... انسپکٹر نے اور زیادہ خشک لہجے میں کہا۔

"کیا اطلاع ملی ہے۔ میں نے کیا کیا ہے"...... نعمانی نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کے فلیٹ میں وہ لڑکی موجود ہے جسے اغوا کر کے آپ اس فلیٹ میں بند کر کے چلے گئے تھے۔ جلدی چلیں۔ فلیٹ کا دروازہ کھولیں۔ سب انسپکٹر۔ تم جا کر مینجر اور اس کے ساتھیوں کو بلا لاؤ اور انہیں بتاؤ کہ کیا ہوا ہے"...... انسپکٹر نے کہا تو ایک سب انسپکٹر تیزی سے مڑ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ کو کس نے اطلاع دی ہے۔ میں تو صبح سے کام پر گیا ہوا تھا اور ابھی واپس پہنچا ہوں"...... نعمانی نے کہا۔

"اطلاع آپ کے فلیٹ کے اندر موجود فون سے ہی ملی ہے اور ہم نے اس لڑکی سے بات بھی کر لی ہے۔ وہ اندر موجود ہے۔ اس لئے بہتر ہو گیا ہے کہ اس نے پولیس کو خود ہی فون کیا ہے لیکن ہم آپ کی واپسی تک لاک نہیں توڑنا چاہتے تھے کیونکہ پھر آپ کے پاس بچ نکلنے کے ہزاروں قانونی جواز ہوتے"...... انسپکٹر نے جواب دیا۔ اسی

لمحے پلازہ کا مینجر اور اس کے دو اسسٹنٹ سب انسپکٹر کے ساتھ اوپر آ گئے۔

"یہ سب کیا تماشہ ہے مینجر صاحب"...... نعمانی نے اس بار انتہائی خشک لہجے میں کہا کیونکہ انسپکٹر کی باتوں سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کے خلاف کوئی گہری سازش کی جا رہی ہے۔

"جو کچھ ہے آپ کے سامنے ہے۔ مجھے تو پولیس نے اطلاع دی ہے کہ آپ کے فلیٹ میں کوئی اغواہ شدہ لڑکی موجود ہے"...... مینجر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلیں کھولیں فلیٹ کا دروازہ"...... انسپکٹر نے اس بار سخت لہجے میں کہا تو نعمانی سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے جیب سے چابی نکال کر دروازہ کھولا تو پولیس اسے ایک طرف ہٹا کر تیزی سے اندر داخل ہوئی تو نعمانی کے کانوں میں اندر سے نسوانی سسکیوں کی آوازیں پڑیں تو اس کے ذہن میں بگولے سے ناچ اٹھے۔ وہ واقعی صبح کو خود فلیٹ کو لاک کر کے گیا تھا اور اب واپس آ رہا تھا۔ اس کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ تصور نہ تھا کہ اس کے ساتھ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ وہ تیزی سے اندر داخل ہوا تو اس نے پولیس افسران کے نرغے میں ایک نوجوان لڑکی کو کھڑے دیکھا جس نے جینز کی پینٹ اور شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ۔ یہ ہے وہ آدمی جس نے مجھے سڑک سے زبردستی اغوا کر کے

یہاں بند کر دیا ہے"....... لڑکی نے نعمانی کے اندر داخل ہوتے ہی چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

"ان صاحب کو گرفتار کر لو"....... انسپکٹر نے سخت لہجے میں کہا تو دو پولیس کانسٹیبل تیزی سے نعمانی کی طرف بڑھے۔

"ایک منٹ آفیسر۔ پہلے آپ میرا بیان بھی لکھ لیں"....... نعمانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سپیشل پولیس کا بیج نکال کر انسپکٹر کے سامنے کر دیا۔

"آپ۔ جناب سپیشل پولیس آفیسر ہیں جناب۔ اوہ۔ اوہ"۔ بیج دیکھتے ہی انسپکٹر کی ساری اکڑ فوں اس طرح نکل گئی جیسے بھرے ہوئے غبارے سے ہوا نکل جاتی ہے۔ سپیشل پولیس بیج دیکھ کر سب انسپکٹروں کی بھی یہی حالت ہوئی تھی۔

"آپ کو معلوم ہے کہ اس بیج کو دیکھنے کے بعد آپ کو مجھے سیلوٹ مارنا ضروری ہو جاتا ہے"....... نعمانی نے تلخ لہجے میں کہا تو انسپکٹر نے بوکھلائے ہوئے انداز میں سیلوٹ مارا اور پھر تو جیسے کمرے میں سیلوٹوں کی بھرمار ہو گئی۔ لڑکی، پلازہ کے مینجر اور اس کے دونوں اسسٹنٹ کے چہرے یکلخت زرد پڑ گئے تھے۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ کون ہے یہ لڑکی اور کس نے اسے یہاں پہنچایا ہے"....... نعمانی نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہمیں تو جناب فون پر اطلاع ملی اور ہم یہاں آ گئے۔ ہمیں اجازت دیں۔ ہم سپیشل پولیس کی کارروائی میں مداخلت نہیں کر

سکتے"....... انسپکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے واپس مڑا اور تینوں سب انسپکٹروں اور پولیس کے سپاہیوں نے بھی اس کی پیروی کی۔

"ہمیں بھی اجازت دیں جناب"....... پلازہ مینجر نے کہا اور پھر بغیر اجازت لئے وہ بھی تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے پیچھے اس کے دونوں اسسٹنٹ بھی باہر چلے گئے۔ اب کمرے میں نعمانی اور وہ لڑکی اکیلے رہ گئے تھے۔ حالات کو بدلتے دیکھ کر لڑکی کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن وہ اس طرح مطمئن کھڑی تھی جیسے اپنے ہی رہائشی فلیٹ میں موجود ہو۔

"ہاں۔ اب تم بتاؤ کہ تم کون ہو۔ کیسے میرے فلیٹ میں داخل ہوئی اور یہ کیا تماشہ بنایا ہے تم نے"....... نعمانی نے لڑکی کی طرف مڑتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"شکل و صورت سے تم مہذب آدمی دکھائی دے رہے ہو لیکن کیا تم گفتگو مہذب لہجے میں نہیں کر سکتے۔ ضروری ہے کہ گنواروں کی طرح بات کرو"....... لڑکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں گولی بھی مار سکتا ہوں۔ تم نے جو کچھ کیا ہے یہ سب مہذب لوگوں کا وطیرہ ہے"....... نعمانی نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"بے شک گولی مار دینا لیکن رویہ مہذب افراد جیسا رکھو"۔ لڑکی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور سٹنگ روم

کی طرف بڑھ گئی ۔ نعمانی کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی ۔ بہرحال وہ بھی اس کے پیچھے اس کمرے کی جانب بڑھ گیا ۔ اس نے بیرونی دروازہ بند نہ کیا تھا ۔ وہ ویسے ہی کھلا ہوا تھا۔

" میرا نام تاشیہ ہے اور میں گریٹ لینڈ میں پلی بڑھی ہوں ۔ وہیں پیدا ہوئی کیونکہ میرے والدین میری پیدائش سے پہلے پاکیشیا سے مستقل طور پر گریٹ لینڈ شفٹ ہو گئے تھے ۔ میں نے تعلیم بھی وہیں سے حاصل کی اور کرمنالوجی میں ماسٹر ڈگری میں نے ہاورڈ یونیورسٹی سے حاصل کی ہے ۔ اس کے بعد میں وہاں کی ایک چھوٹی سی سرکاری ایجنسی سے وابستہ ہو گئی ۔ مجھے اس ایجنسی کے تحت سخت ٹریننگ دی گئی اور اس ٹریننگ کی کامیابی کے بعد میں اسی ایجنسی سے منسلک ہو گئی اور آج تک اس ایجنسی کے ساتھ منسلک ہوں ۔ اب میں اس ایجنسی کے مین سیکشن کی انچارج ہوں اور اب میرا نام مادام تاشیہ ہے ۔ ایک پورا سیکشن میرے تحت کام کر رہا ہے ہماری ایجنسی کا دائرہ کار گریٹ لینڈ تک ہی محدود ہے ۔ ہماری ایجنسی دوسرے ممالک سے آنے والے سیاحوں کی نگرانی کرتی ہے کیونکہ مجرم سیاح بن کر گریٹ لینڈ آتے ہیں اور پھر وہاں وارداتیں کر کے واپس چلے جاتے ہیں ۔ بہرحال میرے لئے یہ کام خاصا دلچسپ ضرور ہے لیکن اتنا نہیں جتنا میں چاہتی ہوں ۔ اس ایجنسی سے متعلق ہونے کی وجہ سے مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تفصیلات کا علم ہے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں

ہمیں خصوصی طور پر بتایا جاتا ہے ۔ یہ سروس ہمارے لئے بطور مثال سامنے رکھی جاتی ہے ۔ میں چونکہ خود پاکیشیائی نژاد ہوں اس لئے میرے لئے یہ سبجیکٹ اور زیادہ دلچسپی رکھتا تھا ۔ پھر میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران سے ملنے کا پروگرام بنایا اور چھٹی لے کر یہاں آ گئی ۔ پہلے چند روز تو میں ہوٹل میں رہی لیکن یہاں آ کر جو کچھ معلوم ہوا اس سے میری تمام امیدوں پر اوس پڑ گئی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی خفیہ سروس ہے اور کسی کو اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ۔ البتہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا ایک مسخرہ سا نوجوان علی عمران سامنے رہتا ہے ۔ میں اس سے ملنے اس کے فلیٹ پر گئی تو اس کے باورچی نے مجھے بتایا کہ وہ ملک سے باہر گیا ہوا ہے اور اس کی واپسی کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے اس لئے وہاں سے بھی مجھے مایوسی ہوئی ۔ بہرحال میں چونکہ ہوٹلوں میں رہائش رکھنے سے الرجک ہوں اس لئے میں نے اس پلازہ کے ساتھ والے پلازہ میں ایک فلیٹ لے لیا اور وہاں رہائش پذیر ہو گئی اور بڑے بڑے ہوٹلوں کے فنکشنز اٹنڈ کرنے شروع کر دیئے کیونکہ میرا خیال تھا کہ کہیں نہ کہیں سیکرٹ سروس سے میرا ٹکراؤ بہرحال ہو جائے گا ۔ ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے ہی مشکوک سمجھ لیں ۔ ہوٹل گرانڈ میں ایک مقامی لڑکی میری دوست بن گئی ۔ اس کا تعلق ملٹری انٹیلی جنس کے شعبہ ریکارڈ سے تھا ۔ میں نے اس سے اس لئے دوستی بڑھالی کہ ہو سکتا ہے وہ مجھے ریکارڈ سے اس کے بارے میں کچھ بتا سکے

وہ اسی پلازہ کی اسی منزل میں رہائش پذیر ہے۔ میں کل رات اس سے ملنے گئی تو واپسی پر میں تمہارے اس فلیٹ کے قریب سے گزری تو اچانک میرے کانوں میں سیکرٹ سروس کے الفاظ پڑے اور میں ٹھٹھک کر رک گئی۔ میں نے دیکھا کہ دروازہ پوری طرح بند نہ تھا بلکہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا اور اندر سے تین مردوں کے باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں لیکن مجھے سیکرٹ سروس کے بارے میں مزید کچھ سننے کو نہ ملا لیکن میں سمجھ گئی کہ بہرحال تمہارا تعلق لازماً سیکرٹ سروس سے ہے۔ میں نے باہر نیم پلیٹ پر تمہارا نام پڑھا اور کمرہ نمبر نوٹ کر کے چلی گئی۔ پھر رات کو میں نے پلاننگ کی تاکہ تم کھل کر سامنے آسکو کیونکہ مجھے یقین تھا کہ ویسے میں لاکھ کوشش کروں تم نے خود کو ظاہر نہیں کرنا۔ چنانچہ صبح میں تمہارے فلیٹ پر آئی تو تم جا چکے تھے۔ بہرحال لاک کھولنا میرے لئے کوئی مسئلہ نہ تھا اس طرح میں تمہارے فلیٹ میں داخل ہو گئی۔ پہلے تو میں نے یہاں بھرپور انداز میں تلاشی لی تاکہ کوئی ایسا کلیو مل سکے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ تمہارا تعلق واقعی سیکرٹ سروس سے ہے لیکن کچھ نہ مل سکا تو میں نے رسیور اٹھایا اور پولیس ایمرجنسی کو کال کر دی۔ پولیس آ گئی لیکن وہ تالا نہیں کھول رہی تھی۔ ابھی میں ان سے بات کر ہی رہی تھی کہ تم واپس آ گئے۔ اس کے بعد جب تم کمرے میں آئے تو تمہارا ردعمل دیکھ کر میں سمجھ گئی کہ تمہارا تعلق واقعی سیکرٹ سروس سے ہو سکتا ہے کیونکہ ان حالات میں ایسا رویہ صرف

تربیت یافتہ افراد کا ہی ہو سکتا ہے لیکن تم نکلے سپیشل پولیس کے آفیسر۔ اس طرح میرا سارا ڈرامہ ہی ختم ہو کر رہ گیا"...... تاشیہ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" تمہارے پاس کوئی ثبوت تو ہو گا کہ تمہارا تعلق سرکاری ایجنسی سے ہے"...... نعمانی نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو تاشیہ نے پینٹ کی عقبی جیب سے ایک بیج نکالا اور اسے نعمانی کے سامنے رکھ دیا۔ نعمانی نے بیج اٹھایا اور غور سے دیکھنے لگا۔ یہ واقعی گریٹ لینڈ کی سرکاری ایجنسی ایل ایس او کا سرکاری بیج تھا اور تاشیہ کا نام اور ایڈریس اس پر درج تھا۔ نعمانی نے بیج واپس میز پر رکھ دیا۔

" مزید کاغذات دیکھنا چاہو تو وہ میرے کمرے میں موجود ہیں"۔ تاشیہ نے بیج اٹھا کر واپس پینٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم جا سکتی ہو اور سنو۔ آئندہ میرے فلیٹ کا رخ نہ کرنا ورنہ تمہیں گولی ماری جا سکتی ہے"...... نعمانی نے کہا۔

" کیا تمہارا واقعی سیکرٹ سروس سے تعلق ہے"...... تاشیہ نے کہا تو نعمانی بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم احمق لڑکی ہو۔ میرا تعلق سپیشل پولیس سے ہے اور سپیشل پولیس کا کیسے کوئی تعلق سیکرٹ سروس سے ہو سکتا ہے"۔ نعمانی نے کہا۔

" پھر رات تمہارے فلیٹ میں جو افراد موجود تھے انہوں نے سیکرٹ سروس کے الفاظ کیوں کہے تھے"...... تاشیہ نے کہا۔

"سپیشل پولیس کے ایک کیس میں سیکرٹ سروس نے مداخلت کر دی تھی اس لئے یہ بات یہاں ہوئی تھی"....... نعمانی نے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ رات اس کے فلیٹ میں چوہان اور خاور موجود تھے ۔ ہو سکتا ہے کہ باتوں کے دوران یہ الفاظ کسی کے منہ سے نکل گئے ہوں کیونکہ کسی کو بھی یہ اندازہ نہ تھا کہ فلیٹ کا دروازہ پوری طرح بند نہیں ہے جبکہ فلیٹ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھے۔

"پھر تو تم اس سیکرٹ سروس کو ٹریس کر سکتے ہو"....... تاشیہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں ۔ سیکرٹ سروس کو ٹریس کرنا اس ملک میں ناقابل معافی جرم ہے اور میں ابھی مرنا نہیں چاہتا اور تمہیں بھی میرا مشورہ یہی ہے کہ تم اس خیال کو ترک کر دو اور واپس اپنے ملک چلی جاؤ"۔ نعمانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں ابھی دس بارہ دن یہاں رہوں گی ۔ کیا تم میرے ساتھ دوستی نہیں کر سکتے ۔ یقین کرو میری دوستی تمہارے لئے مسرت کا باعث بنے گی"....... تاشیہ نے بڑے بے باک سے لہجے میں کہا۔ اس کے انداز میں بھی بے حد لگاوٹ تھی۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اٹھو اور دفع ہو جاؤ ۔ سمجھی ۔ چلو اٹھو جاؤ"....... نعمانی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"سوری ۔۔ میں تو نہیں جاؤں گی ۔ تم چاہو تو جا سکتے ہو ۔ اب تو

میں یہیں رہوں گی"....... تاشیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا تو نعمانی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ تاشیہ کچھ سمجھتی نعمانی نے جھپٹ کر اسے بازو سے پکڑا اور بجلی کی سی تیزی سے کھینچتا ہوا اسے سٹنگ روم سے نکال کر بیرونی دروازے سے باہر اچھالا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے دروازہ بند کر کے لاک کر دیا۔

"نانسنس ۔ نجانے انہیں کیا شوق ہوتا ہے زبردستی دوسروں کے گلے پڑنے کا"....... نعمانی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے کال بیل بج اٹھی اور اس طرح مسلسل بجنے لگی جیسے اس میں کوئی تکنیکی خرابی ہو گئی ہو۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ احمق لڑکی ۔ یہ میرے ہاتھوں ماری جائے گی ۔ نانسنس"....... نعمانی نے غراتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس نے دروازہ کھولا تو گھنٹی کی آواز بند ہو گئی ۔ دروازے کے سامنے تاشیہ کھڑی تھی۔

"مسٹر نعمانی ۔ میں اندر آ سکتی ہوں"....... تاشیہ نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"جاؤ دفع ہو جاؤ ورنہ گولی مار دوں گا"....... نعمانی نے تیز لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے دروازہ بند کر دیا۔

"یہ تو جھاڑ کے کانٹے کی طرح پیچھے ہی پڑ گئی ہے ۔ نانسنس"۔ نعمانی نے کہا اور مڑ کر سٹنگ روم میں آ کر بیٹھ گیا۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بری طرح چونک پڑا۔ اس نے آگے بڑھ

کر ایک الماری کھولی اور اس کے ایک خانے میں سے اس نے ایک
چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس کا بٹن آن کرتے ہی اسے
سیٹی کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور آلے کی سکرین پر چھوٹا سا نقطہ سا
چمکنے لگا تو نعمانی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ آلہ کاشن
دے رہا تھا کہ کمرے میں ڈکٹا فون موجود ہے اور پھر چند لمحوں بعد ہی
اس نے ایک الماری کی پشت پر لگا ہوا ایک جدید ساخت کا ڈکٹا فون
تلاش کر لیا۔ اس نے ڈکٹا فون آف کیا اور پھر اس کو غور سے دیکھنے
لگا۔ یہ واقعی گریٹ لینڈ کا بنا ہوا تھا۔ ابھی نعمانی ڈکٹا فون چیک ہی
کر رہا تھا کہ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو نعمانی نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ نعمانی بول رہا ہوں"...... نعمانی نے کہا۔

"تاشیہ بول رہی ہوں مسٹر نعمانی ۔ آپ نے جس طرح ڈکٹا
فون ٹریس کر کے اسے آف کیا ہے اس سے ثابت ہو گیا ہے کہ آپ
کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے ۔ اگر ایسا ہے تو میں سیکرٹ سروس
کے خلاف نہیں ہوں ۔ میں تو صرف سیکرٹ سروس کے ممبران سے
مل کر کچھ سیکھنا چاہتی ہوں"...... دوسری طرف سے تاشیہ کی آواز
سنائی دی۔

"تو کیا سپیشل پولیس والے تمہاری نظروں میں احمق ہوتے ہیں
کہ انہیں ڈکٹا فون کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوتا ۔ آئندہ مجھے
فون مت کرنا"...... نعمانی نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس

کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر اسے چھوڑ دیا اور پھر تیزی سے نمبر
پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن جیسے ہی اس نے آخری نمبر پریس کیا
فون کے ایک کونے میں سرخ رنگ کا نقطہ سا چمک اٹھا تو اس نے
بجلی کی سی تیزی سے رسیور رکھ دیا اور پھر فون سیٹ اٹھا کر اس نے
دیکھا تو بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ فون سیٹ کے عقب
میں ایک پتلی سی چپ لگی ہوئی تھی ۔ اس نے وہ چپ اتاری اور اسے
غور سے دیکھنا شروع کر دیا ۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج
اٹھی تو نعمانی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... نعمانی نے کہا۔

"اب بھی تمہارا یہ اصرار ہے کہ تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے
نہیں ہے"...... دوسری طرف سے تاشیہ کی آواز سنائی دی۔

"تم کہاں سے بول رہی ہوں"...... نعمانی نے اچانک ایک
خیال کے تحت پوچھا۔

"اپنے فلیٹ سے ۔ کیوں"...... تاشیہ نے چونک کر کہا۔

"میرے فلیٹ پر آجاؤ ۔ اب بغیر تمہیں اصل بات بتائے اور کوئی
چارہ نہیں ہے"...... نعمانی نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ تقریباً پندرہ
منٹ بعد کال بیل بجی تو نعمانی نے ڈور فون کا رسیور اٹھایا اور ایک
بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... نعمانی نے کہا۔

"تاشیہ ہوں ڈیئر نعمانی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے "....... نعمانی نے کہا اور رسیور ہک سے لٹکا کر اس نے جا
کر دروازہ کھولا تو سامنے تاشیہ موجود تھی ۔ نعمانی ایک طرف ہٹ گیا
تو تاشیہ اندر داخل ہوئی اور نعمانی نے اس کے عقب میں جا کر
دروازہ بند کر دیا اور پھر اسے ساتھ لے کر سٹنگ روم میں آگیا۔

" بیٹھو اور بتاؤ کہ کیا پینا پسند کرو گی"....... نعمانی نے کہا۔

" حیرت ہے ۔ میں سمجھی تھی کہ تم میرے اندر داخل ہوتے ہی
مجھ پر حملہ کر دو گے اور مجھے ہلاک کر دو گے اس لئے میں پوری طرح
تیار ہو کر آئی تھی لیکن تم نے تو واقعی معمولی سی حرکت بھی نہیں کی
حیرت ہے"....... تاشیہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو نعمانی بے
اختیار ہنس پڑا۔

" پاکیشیا میں کسی کو ہلاک کرنا تو ایک طرف معمولی سازخمی کر
دینے پر بھی سخت سزا ملتی ہے اور پھر مجھے کیا ضرورت ہے تمہیں ہلاک
کرنے کی ۔ میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تم واقعی احمق عورت
ہو اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اچھی طرح سمجھا دوں"۔ نعمانی
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریفریجریٹر سے جوس کے دو ڈبے
نکالے اور سٹرا ڈال کر اس نے ایک ڈبہ تاشیہ کی طرف بڑھا دیا۔

" تم مجھے یہی سمجھانا چاہتے ہو ناں کہ میں سیکرٹ سروس کی تلاش
چھوڑ کر واپس چلی جاؤں اور تمہارا خیال ہے کہ میں چونکہ احمق لڑکی
ہوں اس لئے میں خواہ مخواہ سیکرٹ سروس کو ٹریس کرنا چھوڑ دوں
حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ۔ میرے پاس سیکرٹ سروس کے لئے

انتہائی اہم اطلاع ہے جو میں ان تک پہنچانا چاہتی ہوں اور بس ۔ ورنہ
مجھے کوئی شوق نہیں ہے کہ میں گریٹ لینڈ سے یہاں آکر تم جیسے
آدمی سے توہین آمیز باتیں سنوں"....... تاشیہ نے اس بار قدرے
غصیلے لہجے میں کہا تو نعمانی بے اختیار ہنس پڑا۔

" تو اب تم نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ اگر
تمہارے پاس واقعی کوئی اطلاع ہے تو میں تمہیں سیکرٹ سروس کے
انتظامی انچارج کا پتہ بتا دیتا ہوں ۔ تم یہ اطلاع ان تک پہنچا دو ۔ وہ
خود ہی اسے سیکرٹ سروس تک پہنچا دیں گے"....... نعمانی نے کہا تو
تاشیہ بے اختیار چونک پڑی۔

" اوہ ۔ کون ہے وہ ۔ جلدی بتاؤ"....... تاشیہ نے کہا۔

" سنٹرل سیکرٹریٹ میں ان کا آفس ہے اور وہ سیکرٹری وزارت
خارجہ ہیں ۔ ان کا نام سر سلطان ہے ۔ وہ سیکرٹ سروس کے انتظامی
انچارج ہیں"....... نعمانی نے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ سنٹرل سیکرٹری نہیں ۔ وہ میری بات کہاں سنیں
گے ۔ وہ تو مجھ سے ملنے پر ہی تیار نہیں ہوں گے ۔ نہیں ۔ اس طرح
نہیں ۔ کوئی اور آدمی بتاؤ"....... تاشیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" دوسرا آدمی وہی علی عمران ہے ۔ اس کے علاوہ اور کسی کے
بارے میں مجھے معلوم نہیں"....... نعمانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن عمران تو ملک سے باہر ہے ۔ وہ نجانے کب واپس
آئے"....... تاشیہ نے کہا۔

" تو پھر اس کی واپسی تک انتظار کرو اور کیا ہو سکتا ہے"۔ نعمانی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم اتنا بھی نہیں کر سکتے کہ تم کسی ممبر کو ٹریس کرو اور مجھ سے ملوا دو۔ تم سپیشل پولیس میں ہو اور یہاں کے رہائشی ہو"۔ تاشیہ نے کہا تو نعمانی ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

" تمہیں معلوم نہیں ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہاں سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنے کی سزا موت ہے اور میں تمہاری خاطر مرنا نہیں چاہتا"....... نعمانی نے کہا۔

" میں نے سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنے کی تو بات نہیں کی۔ میں تو ان میں سے کسی ایک آدمی سے ملنا چاہتی ہوں"۔ تاشیہ نے کہا۔

" ایک ہی بات ہے۔ سیکرٹ سروس کو ٹریس کرنا۔ اس کے خلاف کام کرنا ہے"....... نعمانی نے جواب دیا۔

" تو پھر تم اقرار کر لو کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"....... تاشیہ نے کہا تو نعمانی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" میرے اقرار کرنے سے کیا میں واقعی سیکرٹ سروس کا رکن بن جاؤں گا۔ کیا واقعی تمہارے سر میں عقل نام کی کوئی چیز نہیں ہے"....... نعمانی نے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں خود انہیں تلاش کر لوں گی۔ تمہارا شکریہ"....... تاشیہ نے اٹھتے ہوئے کہا تو نعمانی بھی مسکراتا ہوا اٹھ

کھڑا ہوا۔

" اپنا وہ ڈکٹا فون تو لیتی جاؤ"....... نعمانی نے کہا اور جیب سے ڈکٹا فون نکال کر اس نے تاشیہ کی طرف بڑھا دیا۔ تاشیہ نے ڈکٹا فون لیا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

" کیا تم مجھ سے میرا ایڈریس نہیں پوچھو گے"....... دروازے کے قریب جا کر تاشیہ نے مڑتے ہوئے کہا۔

" مجھے کیا ضرورت ہے ایڈریس پوچھنے کی"....... نعمانی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

" میں یہاں اکیلی رہتی ہوں اور مجھے یہاں کمپنی کی ضرورت ہے۔ کیا تم اچھے میزبان ثابت نہیں ہو گے"....... تاشیہ نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا تو نعمانی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" سوری۔ اچھا میزبان تو ایک طرف میں تمہارا میزبان ہی نہیں ہوں۔ تم زبردستی میرے گلے پڑ رہی تھی اس لئے دو ہی صورتیں تھیں ایک تو میں تمہیں ہلاک کر دوں اور دوسری یہ کہ تمہیں یہاں بلا کر سمجھا دوں۔ شکر ہے کہ دوسری صورت تم نے قبول کر لی ورنہ لامحالہ مجھے پہلی صورت اختیار کرنا پڑتی"....... نعمانی نے جواب دیا۔

" کیا تم واقعی مرد ہو یا تم نے مردوں جیسا میک اپ کر رکھا ہے"....... تاشیہ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو نعمانی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" تم اس چکر میں مت پڑو تاشیہ۔ گڈ بائی"....... نعمانی نے

جواب دیا۔

"ہونہہ ۔ کیسے بزدل لوگ ہیں یہاں کے"....... تاشیہ نے ایک جھٹکے دار لہجے میں کہا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

"یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے"....... نعمانی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس کے سر سے منوں بوجھ اتر گیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر کے لاک کیا اور پھر واپس سٹنگ روم میں پہنچا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"پھر کیا ہو گیا"....... نعمانی نے رسیور اٹھاتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا ۔ کیوں مرچیں چبا رہے ہو"....... دوسری طرف سے خاور کی آواز سنائی دی۔

"تم کہاں سے بات کر رہے ہو خاور"....... نعمانی نے کہا۔

"اپنے فلیٹ سے ۔ کیوں"....... خاور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ہوٹل گرانڈ پہنچو ۔ میں وہیں آ رہا ہوں ۔ تم سے ایک انتہائی ضروری بات کرنی ہے"....... نعمانی نے کہا۔

"میں تمہارے فلیٹ میں آ جاتا ہوں یا تم میرے پاس آ جاؤ ۔ ہوٹل میں جانے کی کیا ضرورت ہے"....... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گریٹ لینڈ کی ایک لڑکی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کرنے میں لگی ہوئی ہے ۔ اس معاملے میں تم سے بات کرنی ہے اور

میں نہیں چاہتا کہ تمہارا فلیٹ بھی اس کی نظروں میں آ جائے"۔ نعمانی نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارا فلیٹ اس کی نظروں میں آ چکا ہے"۔ خاور نے کہا۔

"ہاں ۔ میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں"....... نعمانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فلیٹ پر آنے پر پولیس کی موجودگی اور پھر پولیس کے واپس جانے اور تاشیہ سے ہونے والی تمام کارروائی کی تفصیل بتا دی۔

"تم وہیں رکو میں چیف سے بات کرتا ہوں ۔ یہ معاملہ بے حد سنجیدہ ہے جبکہ تم اسے معمولی سمجھ رہے ہو"....... دوسری طرف سے خاور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نعمانی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا ۔ وہ دراصل خود یہاں سے چیف کو فون نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ تاشیہ نے جس طرح یہاں ڈکٹا فون اور فون پیس کے نیچے چپ لگائی تھی اس سے اب وہ محتاط رہنا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو نعمانی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ نعمانی بول رہا ہوں"....... نعمانی نے کہا۔

"خاور بول رہا ہوں نعمانی"....... دوسری طرف سے خاور کی آواز سنائی دی۔

"ہاں ۔ کیا ہوا"....... نعمانی نے کہا۔

"چیف نے کہا ہے کہ وہ عمران کو تمہارے فلیٹ پر بھیج رہا ہے۔ وہ خود اس لڑکی سے بات کرے گا"....... خاور نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب کے بارے میں تو معلوم ہوا ہے کہ وہ ملک سے باہر ہیں"....... نعمانی نے کہا۔

"وہ رات ٹیم سمیت واپس آ گئے ہیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن میں نے تو اس لڑکی کا ایڈریس بھی نہیں پوچھا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اسے ٹریس کر لیا جائے گا"....... نعمانی نے کہا۔

"میں بھی آ رہا ہوں تمہارے فلیٹ پر"....... خاور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نعمانی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ البتہ اس نے فون پیس کا ایک بٹن پریس کیا تو ڈائل پر ایک نمبر آ گیا۔ نعمانی نے اس نمبر کو غور سے دیکھا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"....... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سپیشل پولیس چیف آفس سے انسپکٹر ٹودا بات کر رہا ہوں"۔ نعمانی نے آواز اور لہجہ بدل کر کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سپیشل پولیس کو ایک فون نمبر کا ایڈریس چاہئے۔ نوٹ کریں نمبر"....... نعمانی نے رعب دار لہجے میں کہا اور ساتھ ہی ڈائل پر آنے

والا نمبر بتا دیا۔

"یس سر۔ میں معلوم کرتی ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھی طرح چیک کرنا ہے۔ انتہائی اہم ملکی معاملہ ہے"۔ نعمانی نے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر"....... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"....... نعمانی نے کہا۔

"یہ فون نمبر برکت پلازہ کے فلیٹ نمبر ایک سو بارہ میں نصب ہے سر اور پلازہ کے نام پر ہی ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از سٹیٹ سیکرٹ۔ اسے اوپن نہیں ہونا چاہئے"....... نعمانی نے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو نعمانی نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب وہ مطمئن تھا کہ اس نے تاشیہ کی رہائش گاہ کا پتہ چلا لیا ہے اور اب اسے خاور اور عمران کا انتظار تھا۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے ایک وسیع کمرے کے آخر میں ایک بڑی آفس ٹیبل کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا ۔ اس کے سامنے ایک فائل کھلی ہوئی تھی اور وہ اسے پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس ادھیڑ عمر آدمی نے فائل سے نظریں ہٹائے بغیر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ فلیسن بول رہا ہوں"....... ادھیڑ عمر نے کہا۔

" نشار بول رہا ہوں باس ۔ آپ نے یاد فرمایا ہے ۔ حاضر ہو جاؤں"....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ہاں ۔ آجاؤ"....... فلیسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ تقریباً بیس منٹ بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو ادھیڑ عمر نے میز کے کنارے پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا تو دروازہ خود بخود کھل گیا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا تو ادھیڑ عمر نے

فائل بند کر کے اسے میز کی دراز میں رکھ دیا ۔ نوجوان نے کمرے میں داخل ہوتے ہی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" آؤ ستار ۔ بیٹھو"....... ادھیڑ عمر نے کہا تو آنے والا نوجوان میز کی دوسری سائیڈ پر پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" ہماری ایجنسی کو ایک مشن دیا گیا ہے اور اس مشن کے سلسلے میں تمہیں بتانا ہے"....... ادھیڑ عمر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

" فرمائیے باس"....... ستار نے کہا۔

" پاکیشیا میں ایک کاروباری فرم ہے جس کا نام الیسٹرن انٹر سروسز ہے ۔ یہ فرم غیر ممالک سے انتہائی حساس آلات پاکیشیائی حکومت کو سپلائی کرتی ہے ۔ یہ آلات بظاہر تو وہ آلات ہیں جن کی خرید و فروخت پر کوئی سرکاری قدغن نہیں ہے لیکن پچھلے دنوں یہ اطلاع ملی کہ اس فرم نے یہاں گریٹ لینڈ کی ایک فرم سے ایک آلہ خفیہ طور پر خریدا ہے جس کی سرکاری طور پر ممانعت ہے اور اسے سپیشل کیٹگری میں رکھا گیا ہے ۔ اس طرح اس کی کسی بھی دوسرے ملک کو فروخت ممنوع ہے ۔ اس آلے کا سائنسی نام تو کوئی اور ہے لیکن اس کا بزنس کوڈ نام ایکس ون ہے ۔ یہ ایکس ون آلہ سمندر میں تیل کی تلاش کی انتہائی حساس مشینری کا مین پرزہ ہے ۔ یہ مشینری تو عام مل جاتی ہے لیکن اگر اس میں یہ پرزہ استعمال کیا جائے تو پھر تیل کی تلاش کا کام وسیع پیمانے پر کیا جا سکتا ہے ۔ چونکہ

سمندر میں تیل کی تلاش میں گریٹ لینڈ کا نام سب سے آگے ہے لیکن پسماندہ ایشیائی اور افریقی ممالک جو سمندر کے کنارے ہیں اور سمندر کے اندر تیل تلاش کرنے کے ٹھیکے دیتے ہیں اور زیادہ تر ٹھیکے اپنی انتہائی جدید ترین مشینری کی وجہ سے گریٹ لینڈ ہی لیتا ہے اور گریٹ لینڈ کو اس سے کثیر کاروباری فائدہ ہوتا ہے۔ یہ پرزہ گریٹ لینڈ کے سائنس دانوں کی ایجاد ہے اس لئے اس پرزے کی فروخت ممنوع کر دی گئی ہے۔ البتہ یہ پرزہ یہاں کی ایک قومی لیبارٹری میں تیار کیا جاتا ہے۔ بظاہر یہ چھوٹا سا پرزہ ہے لیکن اس کی اہمیت بے پناہ ہے۔ پچھلے دنوں حکومت گریٹ لینڈ کو اطلاع ملی کہ لیبارٹری میں تیار ہونے والے پرزوں میں سے ایک پرزہ پراسرار طور پر غائب ہو گیا ہے یا کر دیا گیا ہے۔ ابھی اس کی انکوائری کی جا رہی تھی کہ یہ اطلاع ملی کہ ایسٹرن انٹر سروسز نے یہ ایکسن ون پرزہ گریٹ لینڈ کی ایک نجی کاروباری فرم جس کا نام ایس ٹی بزنس سروسز ہے سے خریدا ہے اور یہ پرزہ پاکیشیا پہنچ بھی چکا ہے۔ پاکیشیائی سمندر میں تیل کی تلاش کا ٹھیکہ دو کمپنیوں کے پاس ہے جس میں ایک کمپنی گریٹ لینڈ کی ہے جبکہ دوسری کمپنی پاکیشیائی ہے۔ پاکیشیائی کمپنی کے پاس چونکہ عام مشینری ہے اس لئے وہ تیل کی تلاش میں اس قدر کامیاب نہیں ہو رہے جس قدر کامیابی اس ایکسن ون کے استعمال سے گریٹ لینڈ کی کمپنی کو ہو رہی ہے اور عام خیال یہی تھا کہ حکومت پاکیشیا اس پاکیشیائی کمپنی کی بجائے اس کا ٹھیکہ بھی گریٹ لینڈ

حکومت کو دے دے گی لیکن اچانک یہ اطلاع ملی کہ پاکیشیائی کمپنی کے پاس یہ پرزہ خفیہ طور پر پہنچ چکا ہے اور اب اس کی کامیابی کا گراف تیزی سے اونچا ہوتا جا رہا ہے اور اب یہ خدشہ پیدا ہو رہا ہے کہ گریٹ لینڈ کمپنی کا ٹھیکہ منسوخ کر کے یہ ٹھیکہ بھی پاکیشیائی فرم کو دے دیا جائے گا۔ اس طرح حکومت پاکیشیا کے اخراجات سو فیصد کم ہو جائیں گے جبکہ گریٹ لینڈ کو شدید نقصان پہنچے گا اور اگر یہ آلہ شوگران پہنچ گیا تو وہاں ایسی لیبارٹریاں موجود ہیں کہ وہاں اس کی ٹیکنالوجی پر نئے ایکس ون بھی تیار ہو سکتے ہیں۔ اس طرح یہ ایک روز پوری دنیا میں پھیل سکتا ہے اور اگر ایسا ہو گیا تو گریٹ لینڈ کا تمام بزنس ٹھپ ہو کر رہ جائے گا۔ ہر ملک اس پرزے کو حاصل کر کے اور اسے عام مشینری میں استعمال کر کے سمندر کی گہرائیوں سے تیل کی تلاش میں کامیاب ہو جائے گا اور اس کے اخراجات بھی سو فیصد کم ہو جائیں گے"....... ادھیڑ عمر باس نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" باس۔ واقعی اس ایک پرزے کی چوری سے گریٹ لینڈ کو بے حد نقصان پہنچے گا۔ پھر کیا حکم ہے"....... ستار نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہم نے اس پرزے کو پاکیشیا سے واپس لانا ہے اور یہ ٹاسک ہماری ایجنسی کو دیا گیا ہے"....... باس نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس۔ یہ کام فوراً ہونا چاہئے"....... ستار نے کہا۔

" اس سارے معاملے کا ایک پہلو اور بھی ہے"...... باس نے کہا تو سٹار بے اختیار چونک پڑا۔

" دوسرا پہلو ۔ وہ کیا جناب "...... سٹار نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پاکیشیا اور گریٹ لینڈ میں انتہائی گہرے دوستانہ تعلقات ہیں اور پاکیشیا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی ہے جو دنیا کی سب سے خوفناک اور تیز سیکرٹ سروس سمجھی جاتی ہے ۔ اگر ہماری ایجنسی وہاں کام کرے گی تو لامحالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آڑے آئے گی اور ہو سکتا ہے کہ جواب میں یہ سروس گریٹ لینڈ کی اہم ترین تنصیبات کو تباہ کرنے پر تل جائے ۔ گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری لارڈ بارٹن اس سروس کے سب سے بڑے مداح ہیں اور وہ کسی صورت نہیں چاہتے کہ اس سروس کو چھیڑا جائے جبکہ نو منتخب پرائم منسٹر اس پرزے کو ہر صورت میں اور فوری واپس لانا چاہتے ہیں ۔ ہماری ایجنسی براہ راست پرائم منسٹر کے انڈر ہے اس لئے پرائم منسٹر صاحب نے یہ مشن ہمیں سونپا ہے اور ساتھ ہی یہ حکم دیا ہے کہ اس پرزے کو اس طرح واپس لایا جائے کہ پاکیشیا میں کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے کہ یہ پرزہ کس نے حاصل کیا ہے"...... باس نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس ۔ میں آلے کی اہمیت سمجھ گیا ہوں ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ یہ خالصتاً تکنیکی کام ہے ۔ یہ عام سیکرٹ ایجنٹ کا کام نہیں

ہے اس لئے آپ بے فکر رہیں ۔ یہ آلہ واپس بھی آجائے گا اور وہاں کسی کو اس بارے میں معلوم بھی نہ ہو سکے گا لیکن اس سلسلے میں ہوم ورک کر لیا گیا ہے یا ابھی ہونا ہے"...... سٹار نے کہا۔

" گڈ شو سٹار ۔ مجھے تمہارا یہی اعتماد پسند ہے اور چونکہ مجھے معلوم ہے کہ یہ انتہائی تکنیکی کام ہے اس لئے میں نے تمہارے سیکشن کا انتخاب کیا ہے ۔ ہوم ورک مکمل کر لیا گیا ہے ۔ یہ لو فائل ۔ اس میں تمام تفصیلات موجود ہیں حتیٰ کہ اس پرزے کو مشین سے علیحدہ کرنے اور مشین کی ساخت اور اس کی کارکردگی کے بارے میں تفصیلی رپورٹ بھی موجود ہے اور اس پرزے کے بیرونی ڈایاگرام بھی موجود ہیں اور جہاں یہ پرزہ موجود ہے اس کی بھی مکمل تفصیل موجود ہے ۔ بس شرط یہی ہے کہ پاکیشیا کی کسی سرکاری ایجنسی کو اس کا علم نہ ہو سکے"...... باس نے کہا اور میز کی دراز کھول کر اس نے ایک ضخیم فائل نکال کر سٹار کی طرف بڑھا دی۔

" آپ بے فکر رہیں باس ۔ یہ پرزہ واپس آئے گا اور بہت جلد واپس آئے گا ۔ ہمارے سیکشن کے لئے یہ کوئی پیچیدہ کام نہیں ہے ۔ صرف تفصیلات کی ضرورت تھی وہ اس فائل میں موجود ہیں"۔ سٹار نے کہا۔

" اوکے ۔ تم جا سکتے ہو اور سنو ۔ مجھے بہرحال کامیابی کی اطلاع ملنی چاہئے اور جلد از جلد"...... باس نے کہا۔

" یس باس ۔ ایسا ہی ہو گا"...... سٹار نے کہا اور فائل اس نے

اپنے کوٹ کے اندر ایڈجسٹ کی اور کوٹ کے بٹن لگا کر اس نے سلام کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باس نے میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کیا تو دروازہ خود بخود کھل گیا اور سٹار کے باہر جانے کے بعد دروازہ بند ہو گیا تو باس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ اسے سٹار اور اس کے سیکشن کی صلاحیتوں پر مکمل اعتماد تھا۔

عمران نے کار پلازہ کی پارکنگ میں روکی تو اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی کیونکہ پارکنگ میں خاور کی کار موجود تھی۔ عمران رات ہی ٹیم کے ساتھ ایک مشن کے سلسلے میں کام کر کے واپس پہنچا تھا اور پھر وہ دانش منزل چلا گیا تھا کہ خاور نے جولیا کے ذریعے کال کر کے اس لڑکی تاشیہ اور نعمانی کے بارے میں بتایا تو عمران نے فوری طور پر اس تاشیہ سے ملنے کا پروگرام بنا لیا اور اسی سلسلے میں وہ یہاں آیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے نعمانی کے فلیٹ کی کال بیل بجا دی۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے نعمانی کی آواز سنائی دی۔

"میرج رجسٹرار"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی سلسلہ آف ہوا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر نعمانی موجود تھا۔

" عمران صاحب ۔ یہ آپ نے کیا کہا ہے میرج رجسٹرار ۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... نعمانی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" بیروزگاری سے تنگ آکر میں نے یہ دھندہ اختیار کر لیا ہے اور تمہارے چیف کو کمیشن ایجنٹ رکھ لیا ہے ۔ ابھی اس نے کال کر کے مجھے بتایا ہے کہ نعمانی اور محترمہ تاشیہ کا نکاح پڑھوانا ہے اس لئے حاضر ہو گیا ہو"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو نعمانی بے اختیار ہنس پڑا۔

" آج واقعی جس قدر دل چاہے ہنس لو ۔ اس کے بعد شاید ہی تمہیں ہنسنے کا موقع ملے "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا جہاں خاور موجود تھا ۔ وہ عمران کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

" عمران صاحب ۔ میرج رجسٹرار بن کر سب سے پہلا نکاح تو آپ نے اپنا رجسٹرڈ کرایا ہو گا"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے کہاں ۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ نائی کے بال ہمیشہ بڑھے ہوئے ہوتے ہیں اور ملاح کا حقہ ہمیشہ سوکھا رہتا ہے، موچی کی جوتی ہمیشہ ٹوٹی ہوئی ہوتی ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تو خاور اور نعمانی دونوں بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

" عمران صاحب ۔ وہ لڑکی تاشیہ آپ سے ملنے آپ کے فلیٹ پر گئی تھی لیکن وہاں سلیمان نے اسے بتایا کہ آپ بیرون ملک گئے ہوئے ہیں اس لئے وہ میرے سر ہو گئی"...... نعمانی نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

" اب میں کیا کہہ سکتا ہوں سوائے اپنی بد قسمتی کے کہ اچھا بھلا موقع ملا لیکن ضائع ہو گیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" موقع ۔ کیسا موقع "...... خاور نے چونک کر کہا۔

"یہی اپنی میرج رجسٹرڈ کرنے کا کیونکہ جولیا تو گھاس نہیں ڈالتی چلو تاشیہ غنیمت تھی ۔ لیکن اب تو بہرحال ایسا ممکن ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ نعمانی سوئمبر جیت چکا ہے"...... عمران نے کہا تو نعمانی بے اختیار ہنس پڑا۔

" مجھے تو آپ معاف ہی رکھیں عمران صاحب ۔ لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ اس احمق لڑکی میں ایسی کیا بات ہے کہ چیف نے فوراً اس کا نوٹس لیا ہے اور آپ کو بھیج دیا ہے"...... نعمانی نے کہا۔

" بتایا تو ہے کہ میں نے تمہارے چیف کو کمیشن ایجنٹ رکھ لیا ہے اور کمیشن ایجنٹ کمیشن حاصل کرنے کا موقع کیسے چھوڑ سکتے ہیں بہرحال کہاں ہے دلہن"...... عمران نے کہا۔

" وہ برکت پلازہ کے فلیٹ نمبر ایک سو بارہ میں رہائش پذیر ہے"...... نعمانی نے کہا۔

" واہ ۔ اسے کہتے ہیں کشش ۔ کتنی روانی سے ایڈریس بتایا ہے"۔ عمران نے کہا تو نعمانی اس بار شرمندہ سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

" عمران صاحب پلیز ۔ آپ اس انداز میں بات نہ کریں ۔ ہمیں ان جیسی لڑکیوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے"...... نعمانی نے کہا۔

"چلو یہ بتا دو کہ تمہیں کیسی لڑکیوں سے دلچسپی ہے ۔ میں انہیں ڈھونڈ نکالوں گا"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"عمران صاحب ۔ یہ لڑکی کیوں سیکرٹ سروس کے پیچھے پنجے جھاڑ کر پڑ گئی ہے"...... خاور نے کہا۔

"ارے ۔ خدا خدا کر کے کوئی سکوپ بنا ہے اور تم اس سکوپ کو ضائع کرنا چاہتے ہو ۔ وہ پاکیشیائی نژاد خاتون ہے اور پھر خاتون بھی وہ جس کا تعلق سیکرٹ ایجنسی سے ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو نعمانی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ نعمانی بول رہا ہوں"...... نعمانی نے کہا۔

"تاشیہ بول رہی ہوں ۔ میں نے عمران کے فلیٹ پر فون کیا تو پتہ چلا کہ عمران کی واپسی ہو گئی ہے ۔ کیا تم میرے ساتھ عمران کے فلیٹ پر جانا پسند کرو گے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ عمران انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے"...... دوسری طرف سے تاشیہ کی آواز سنائی دی۔

"خطرناک سے تمہارا کیا مطلب ہے"...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"میں نے سنا ہے کہ وہ بظاہر ایک احمق اور مسخرہ سا آدمی ہے لیکن درحقیقت وہ انتہائی خوفناک، ظالم، سنگدل اور سفاک آدمی ہے اور اس کا کوئی براہ راست تعلق سیکرٹ سروس سے نہیں ہے بلکہ وہ

فری لانسر ہے اور میں نے اس سے کوئی بات نہیں کرنی بلکہ اس سے سیکرٹ سروس کے کسی ممبر کا ایڈریس پوچھنا ہے ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ مجھ پر جبر کر کے مجھ سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے اور میں ماری جاؤں اس لئے میں تمہیں ساتھ لے جانا چاہتی ہوں کیونکہ میں نے دیکھ لیا ہے کہ تم سچے، کھرے اور ہمدرد دل رکھنے والے انسان ہو"...... دوسری طرف سے تاشیہ نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ لاؤڈر کی وجہ سے وہ تمام باتیں سن رہا تھا۔

"ٹھیک ہے ۔ آ جاؤ ۔ میں تمہارے ساتھ چلوں گا"...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"سن لیا آپ نے عمران صاحب ۔ اپنے متعلق تفصیلات" ۔ نعمانی نے رسیور رکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے ۔ میں تو اسے فلیٹ پر نہیں ملا اور اس کی ملاقات سچے، کھرے اور ہمدرد دل انسان سے ہو گئی"...... عمران نے جواب دیا تو اس بار نعمانی اور خاور دونوں ہنس پڑے۔

"ویسے عمران صاحب ۔ کیا یہ تاشیہ واقعی کوئی خاص بات بتانے یہاں آئی ہے"...... خاور نے کہا۔

"دیکھو ۔ یہ تو اس کے آنے پر ہی معلوم ہو گا"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو نعمانی نے بجائے ڈور فون پر پوچھنے کے اٹھ کر براہ راست دروازہ کھول دیا ۔ دروازے پر تاشیہ موجود تھی۔

"آؤ"...... نعمانی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

" تم تیار نہیں ہوئے۔ میں تو سمجھی تھی کہ تم تیار ہو کر نیچے پارکنگ میں میرا انتظار کرو گے"...... تاشیہ نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے جیسے ہی اس کی نظریں سامنے سٹنگ روم میں موجود عمران اور خاور پر پڑیں تو وہ بے اختیار اچھل پڑی۔

" آؤ۔ میں تمہاری ملاقات عمران صاحب سے کرا دوں"۔ نعمانی نے دروازہ بند کر کے پلٹتے ہوئے کہا تو تاشیہ ایک بار پھر بے اختیار اچھل پڑی۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ کیا عمران یہاں ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ پھر تو میرا خیال ٹھیک نکلا کہ تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے"...... تاشیہ نے کہا۔

" یہ بات نہیں۔ میرا تعلق واقعی سپیشل پولیس سے ہے لیکن عمران صاحب میرے دوستوں میں سے ہیں۔ اتفاق سے وہ مجھ سے ملنے آئے تو میں نے تمہارے بارے میں انہیں بتا دیا۔ پھر تمہارا فون آگیا"...... نعمانی نے کہا اور وہ دونوں سٹنگ روم میں داخل ہوئے تو عمران اور خاور دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

" مم۔ مم۔ میرا نام ظالم، سنگدل، احمق، مسخرہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے"...... عمران نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... تاشیہ نے انتہائی

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جب تم نے فون کیا تھا تو عمران صاحب یہاں موجود تھے اور لاؤڈر کا بٹن پریس تھا اس لئے تم نے عمران صاحب کو جو القاب دیئے وہ انہوں نے سن لئے اور یہ دوسرے میرے دوست خاور ہیں اور خاور یہ ہے مس تاشیہ"...... نعمانی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو تاشیہ کے چہرے پر انتہائی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

" آئی ایم سوری عمران صاحب۔ آپ کو میرے الفاظ سے تکلیف پہنچی۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ آپ یہاں ہوں گے"۔ تاشیہ نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" کسی خوبصورت لڑکی کے منہ سے یہ القاب سن کر مردوں کی انا کو بڑی تقویت پہنچتی ہے کیونکہ مردوں کی مخصوص نفسیات کے مطابق عورتوں کی طرف سے یہ القاب دینے کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ اسے واقعی مرد تسلیم کر رہی ہیں اور اس کے لئے میں تمہارا مشکور ہوں ورنہ تم نعمانی کی طرح مجھے بھی سچا، کھرا اور ہمدرد دل انسان کہہ دیتی تو میں تمہارا کیا بگاڑ سکتا تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران کی بات سن کر نعمانی اور خاور دونوں بے اختیار ہنس پڑے جبکہ تاشیہ بھی ہنس پڑی۔

" آپ کا مطلب ہے کہ یہ القاب مردوں کو نہیں دیئے جا سکتے"...... تاشیہ نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ اب نارمل ہو گئی تھی۔

" یہ القاب بھائیوں کو تو دیئے جا سکتے ہیں اور بھائی محرم ہوتے

ہیں چاہے مرد ہی کیوں نہ ہوں"....... عمران نے جواب دیا تو اس بار تاشیہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"میں آپ کے لئے جوس لے آتا ہوں"....... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ واقعی وہی علی عمران ہیں یا یہ نعمانی مجھے بے وقوف بنا رہا ہے"....... تاشیہ نے کہا۔

"اتنے لمبے چوڑے تعارف میں کہیں واقعی کا لفظ آیا ہے جو آپ پوچھ رہی ہیں۔ میں واقعی علی عمران نہیں بلکہ علی عمران ہوں"۔ عمران نے جواب دیا تو تاشیہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"معاف کیجئے۔ مجھے دراصل یقین نہیں آرہا تھا کیونکہ آپ کے کارنامے مجھے ٹریننگ کے دوران بطور نصاب پڑھائے گئے ہیں اور آپ کو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بطور مثال لیا جاتا ہے اس لئے مجھے یقین ہی نہیں آرہا کہ آپ اس قدر معصوم اور سیدھے سادے ہوں گے"....... تاشیہ نے کہا۔

"مس تاشیہ۔ عمران صاحب اتنے بھی سیدھے نہیں ہیں جتنا آپ سمجھ رہی ہیں"....... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہرحال اب مجھے ان سے خوف نہیں آرہا ورنہ یہ حقیقت ہے کہ مجھے تصور میں ان سے خوف آرہا تھا اس لئے تو میں نے نعمانی صاحب کو فون کیا تھا۔ میرا اندازہ بہرحال درست ہے کہ نعمانی صاحب کا اور یقیناً آپ کا تعلق بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"....... تاشیہ

نے کہا۔ اس دوران نعمانی جوس کے ڈبے لا کر ان کے سامنے رکھ چکا تھا۔

"مس تاشیہ۔ آپ کا تعلق گریٹ لینڈ کی کس ایجنسی سے ہے"۔ عمران نے جوس سپ کرتے ہوئے کہا۔

"میرا تعلق گریٹ لینڈ کی ایجنسی لیوات سے ہے"....... تاشیہ نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"لیوات کا سربراہ جیسٹن تو مجھے خود فون کر سکتا تھا۔ اس نے تمہیں کیوں بھیجا ہے"....... عمران نے کہا تو تاشیہ بے اختیار چونک پڑی۔

"باس کو آپ جانتے ہیں۔ کیسے"....... تاشیہ نے چونک کر کہا۔

"وہ اور میں اکٹھے گلی ڈنڈا کھیلتے رہے ہیں"....... عمران نے جواب دیا تو نعمانی اور خاور دونوں بے اختیار مسکرا دیئے۔

"گلی ڈنڈا۔ وہ کیا ہوتا ہے"....... تاشیہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ گریٹ لینڈ میں پلی بڑھی تھی اس لئے وہ گلی ڈنڈا کو کیسے سمجھ سکتی تھی۔

"کرکٹ کی ابتدائی شکل ہے اور پاکیشیائی گلی ڈنڈا گیم کو گریٹ لینڈ والوں نے کرکٹ گیم میں تبدیل کر دیا۔ ڈنڈے کی بجائے بیٹ اور گلی کی بجائے گیند"....... عمران نے جواب دیا تو تاشیہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال ہوگا۔ لیکن باس نے مجھے کہا تھا کہ میں

آپ سے مل کر آپ کو لیٹر پہنچا دوں اور اگر آپ سے نہ مل سکوں تو یہ لیٹر صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کسی ممبر کو پہنچا دوں"۔ تاشیہ نے کہا۔

"تو جیسٹن کا خیال تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سڑکوں پر ہی بورڈ لگائے بیٹھی ہو گی۔ بہر حال لیٹر دو"...... عمران نے کہا۔

"سوری جناب۔ پہلے آپ ثابت کریں کہ آپ واقعی علی عمران ہیں"...... تاشیہ نے کہا۔

"تو پھر آپ میرے ساتھ میرے فلیٹ پر چلیں۔ وہاں میرا باورچی آپ کو گارنٹی دے سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری عمران صاحب۔ باس سے بات کرنا پڑے گی۔ کیا میں تمہارا فون استعمال کر سکتی ہوں"...... تاشیہ نے عمران سے بات کرنے کے بعد نعمانی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"تم تکلیف نہ کرو۔ میں خود اسے فون کر کے اس سے تمہیں گارنٹی دلوا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس نے تیزی سے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنا
دی۔ زبان اور لہجہ سن کر ہی سب سمجھ گئے کہ گریٹ لینڈ انکوائر
سے بات ہو رہی ہے۔

"گریٹ کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طر
سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ا

نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گریٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ چونکہ اس بار بھی رسیور اٹھاتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا گیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آوازیں کمرے میں بخوبی سنائی دے رہی تھیں۔

"وی جے گروپ کے کوٹھی سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کوٹھی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"جیسٹن کا نمبر دو۔ میں نے ایک ضروری بات کرنی ہے"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف ایک اور نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی تو تاشیہ بے اختیار چونک پڑی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں "۔ عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ عمران صاحب آپ ۔ جیسٹن بول رہا ہوں ۔ کیا تاشیہ آپ تک پہنچ گئی ہے "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" مس تاشیہ مجھ تک نہیں پہنچی بلکہ میں مس تاشیہ تک پہنچ گیا ہوں "....... عمران نے کہا۔

" کیا مطلب ۔ یہ کیا بات ہوئی "....... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے اسے مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

" اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ بہرحال تاشیہ کو میں نے اس لئے بھیجا تھا کہ کسی کو شک نہ پڑسکے ۔ وہ پاکیشیائی نژاد ہے ۔ خاصی تیز اور ہوشیار لڑکی ہے ۔ میں نے اس کے ہاتھ ایک خصوصی خط تمہارے نام بھیجا ہے ۔ وہ اس سے لے لو ۔ مجھے یقین ہے کہ جو احسان دو سال پہلے تم نے میری بیوی کو غنڈوں سے بچا کر کیا تھا وہ برابر ہو جائے گا "....... جیسٹن نے کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ وہ کوئی احسان نہیں تھا اور ویسے بھی اس وقت مجھے معلوم نہ تھا کہ شیری تمہاری بیوی ہے ۔ میں نے تو بس ایک معصوم خاتون کو غنڈوں سے بچایا تھا ۔ یہ تو بعد میں معلوم ہوا کہ وہ تمہاری بیوی ہے لیکن تمہاری مس تاشیہ کو یقین نہیں آرہا تھا کہ میں ہی عمران ہوں ۔ اس کے خیال کے مطابق تو مجھے خوفناک

شکل کا آدمی ہونا چاہئے "....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے جیسٹن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" ہاں ۔ واقعی اس نے جو کچھ تمہارے بارے میں سن رکھا ہے اسے ایسے ہی سوچنا چاہئے ۔ میری بات کراؤ اس سے "....... جیسٹن نے کہا تو عمران نے رسیور تاشیہ کی طرف بڑھا دیا۔

" تاشیہ بول رہا ہوں باس "....... تاشیہ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تاشیہ ۔ یہ علی عمران صاحب ہیں ۔ تم انہیں لیٹر دے کر واپس آجاؤ "....... جیسٹن نے کہا۔

" یس باس "....... تاشیہ نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔

" میں باتھ روم سے ہو کر آرہی ہوں "....... تاشیہ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھ گئی ۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک سفید رنگ کا لفافہ موجود تھا ۔ اس نے لفافہ عمران کی طرف بڑھا دیا ۔ عمران نے لفافہ کھولا تو اندر ایک باریک سا کاغذ تھا ۔ اس نے کاغذ کو کھولا اور پھر اسے پڑھنا شروع کر دیا ۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور کاغذ کو واپس لفافے میں ڈال کر اس نے لفافہ جیب میں ڈال لیا۔

" بے حد شکریہ مس تاشیہ ۔ آپ کو میری وجہ سے خاصی تکلیف اٹھانا پڑی ہے اس لئے میں معذرت خواہ ہوں ۔ ویسے آپ یہاں رہیں

نعمانی اور خاور دونوں آپ کو یہاں کمپنی دیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ایک شرط پر رہ سکتی ہوں کہ یہ اعتراف کر لیں کہ ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... تاشیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ ان کی شکلیں تو دیکھ رہی ہیں۔کیا آپ سوچ سکتی ہیں کہ یہ پولیس والے لوگ سیکرٹ سروس کے رکن ہو سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا تو تاشیہ بے اختیار ہنس پڑی۔

" ٹھیک ہے۔آپ چھپانا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔بہرحال اب میں واپس جاؤں گی۔البتہ آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ اس بار آپ گریٹ لینڈ آئیں تو مجھ سے ضرور ملیں گے"...... تاشیہ نے کہا۔

" یہ آفر صرف میرے لئے ہے یا ان کے لئے بھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نعمانی صاحب اگر کہیں تو میں مستقل طور پر پاکیشیا شفٹ ہو سکتی ہوں"...... تاشیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں کیوں کہوں گا"...... نعمانی نے جلدی سے کہا تو کمرہ اس کے جواب پر بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" نعمانی کی طرف سے اگر میں آپ کو آفر کروں تو"...... عمران نے کہا۔

" نہیں عمران صاحب۔نعمانی کی بات اور ہے اور آپ کی اور۔

نعمانی سیکرٹ سروس کا رکن ہے جبکہ آپ نہیں ہیں"...... تاشیہ نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" مبارک ہو نعمانی۔دونوں کام اکٹھے ہو گئے ہیں۔مس تاشیہ سے ملاقات ہو گئی اور تم سیکرٹ سروس کے رکن بھی بن گئے۔مبارک ہو"...... عمران نے کہا تو نعمانی بے اختیار ہنس پڑا۔

" مس تاشیہ مجھے زبردستی سیکرٹ سروس کا رکن بنانے پر تلی ہوئی ہیں۔اب میں انہیں کیا کہہ سکتا ہوں"...... نعمانی نے کہا۔

" اوکے۔اب آپ گپ شپ کریں اور مجھے اجازت دیں"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ کار میں سوار تیزی سے دانش منزل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔اس کے ذہن میں بگولے سے ناچ رہے تھے کیونکہ خط میں جیسٹن کی طرف سے جو پیغام دیا گیا تھا کہ گریٹ لینڈ کی ایک تنظیم جس کا نام ریڈ سپاٹ ہے کے ایک سیکشن کا انچارج سٹار پاکیشیا سے ایک سائنسی پرزہ اڑانے کے لئے پہنچا ہوا ہے اور عمران چونکہ اس تنظیم کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا اس لئے یہ پیغام پڑھ کر اس کے ذہن میں بگولے سے ناچ اٹھے تھے۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی فلیسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "....... فلیسن نے کہا۔

" سٹار بول رہا ہوں باس "....... دوسری طرف سے سٹار کی آواز سنائی دی۔

" کہاں سے کال کر رہے ہو "....... فلیسن نے چونک کر کہا۔

" اپنے آفس سے جناب "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو اس بار فلیسن بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا مطلب ۔ کیا تم واپس آ گئے ہو ۔ کیوں "....... فلیسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں ایک گھنٹہ پہلے واپس پہنچا ہوں باس اور کام مکمل ہو گیا

ہے "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کیا واقعی ۔ اتنی جلدی ۔ اوہ ۔ کیسے ہوا یہ سب کچھ "....... فلیسن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے سٹار کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

" آپ اجازت دیں تو میں آفس آ جاؤں "....... سٹار نے کہا۔

" ہاں ۔ ٹھیک ہے ۔ یہاں آ جاؤ "....... باس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو فلیسن نے میز کے کنارے پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ دروازہ خودبخود کھلا اور سٹار اندر داخل ہوا۔

" آؤ سٹار ۔ تم نے تو مجھے حیران کر دیا ہے "....... باس نے مسکراتے ہوئے کہا تو سٹار بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے سلام کیا اور میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک پیکٹ نکالا اور باس کی طرف بڑھا دیا۔

" یہ لیجئے باس ۔ ایکس ون "....... سٹار نے مسکراتے ہوئے کہا تو باس نے پیکٹ کھولا اور اس کے اندر ایک بڑی چپ جیسا پرزہ موجود تھا۔ باس نے اسے واپس پیکٹ میں ڈالا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" پی اے ٹو پرائم منسٹر "....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

" فلیسن بول رہا ہوں چیف آف ریڈ سپاٹ ۔ پرائم منسٹر سے فوری بات کرنی ہے "....... فلیسن نے کہا۔

"یس سر۔ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"سر۔میں فلیسن بول رہا ہوں۔ ایکس ون پاکیشیا سے واپس حاصل کر لیا گیا ہے اور اس وقت میرے سامنے پڑا ہوا ہے۔ اسے کہاں بھیجا جائے اور کس طرح سر"....... فلیسن نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔کیا واقعی۔اتنی جلدی۔ویری گڈ"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو فلیسن کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ریڈ سپاٹ ایسے ہی کام کرتی ہے سر۔آپ کی سربراہی میں"۔ فلیسن نے کہا۔

"آپ اسے ڈاکٹر رچمنڈ کو بھجوا دیں۔ ڈائریکٹر جنرل سنٹرل بیورو کو"....... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر"....... فلیسن نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو فلیسن نے رسیور رکھ دیا۔

"سٹار۔تم جانتے ہو ڈاکٹر رچمنڈ کو"....... فلیسن نے سامنے بیٹھے ہوئے سٹار سے کہا۔

"یس سر۔بہت اچھی طرح سر"....... سٹار نے جواب دیا۔

"تم پہلے یہ پرزہ ان کے پاس پہنچا دو۔میں اس معاملے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔پھر بیٹھ کر تفصیل سے بات کریں گے"۔ فلیسن نے کہا۔

"یس سر۔میں اسے پہنچا کر آتا ہوں"....... سٹار نے اٹھتے ہوئے کہا اور وہ پیکٹ لے کر اس نے اسے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا اور پھر سلام کر کے واپس مڑ گیا۔فلیسن نے میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کر کے دروازہ کھولا تو سٹار باہر چلا گیا۔اس کے عقب میں دروازہ خودبخود بند ہو گیا۔فلیسن نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارڈ کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جولین سے بات کراؤ۔میں فلیسن بول رہا ہوں"....... فلیسن نے کہا۔

"یس سر۔ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔جولین بول رہی ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"فلیسن بول رہا ہوں جولین۔ تم نے واپس آ کر مجھے کوئی رپورٹ نہیں دی سٹار مشن کے بارے میں۔کیوں"....... فلیسن نے کہا۔

"میں بے حد تھک گئی تھی۔دو گھنٹے پہلے میں واپس آئی ہوں۔میں سو رہی تھی اور اب اٹھ کر کلب آئی ہوں کہ آپ کی کال آ گئی"۔ جولین نے معذرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"مختصر رپورٹ فون پر دے دو۔تفصیلی رپورٹ تحریر کر کے بھجوا

دینا"...... فلیسن نے کہا۔

"یس سر۔ جب سٹار پاکیشیا گیا تو اس کا سیکشن اس کے ساتھ تھا وہاں انہوں نے اس کمپنی کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم کیا۔ پھر سٹار نے اس کمپنی کے ایک انتہائی اہم آدمی کو ہلاک کر کے اس کا روپ دھار لیا۔ اس کے بعد وہ اس روپ میں سائٹ پر چلا گیا۔ وہاں وہ چار روز رہ کر واپس آیا اور اس نے آتے ہی میک اپ ختم کر دیا۔ اس کے بعد وہ اپنے ساتھیوں سمیت فوری طور پر طیارہ چارٹرڈ کرا کر کافرستان چلا گیا۔ کافرستان سے اس نے گریٹ لینڈ کے لئے طیارہ چارٹرڈ کرایا اور گریٹ لینڈ آگیا۔ میں اس کے پیچھے کافرستان جانے کی بجائے براہ راست یہاں آگئی"...... جولین نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تفصیلی رپورٹ بھجوا دینا"...... فلیسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ جولین کی رپورٹ سے ظاہر ہو رہا تھا کہ انہوں نے واقعی اس انداز میں کام کیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکے گا اور اسے سب سے زیادہ فکر بھی اسی بات کی تھی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد سٹار کی واپسی ہو گئی۔ اس نے رچمنڈ کی جاری کردہ رسید فلیسن کو دی۔ فلیسن نے ایک نظر رسید کو دیکھا اور پھر اسے تہہ کر کے جیب میں ڈال لیا۔

"اب بتاؤ کیا ہوا اور کیسے ہوا ہے"...... فلیسن نے کہا۔

"باس۔ زیادہ تگ و دو نہیں کرنا پڑی۔ میں نے اس پاکیشیائی

کمپنی کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ پھر مجھے ایک چیف انجینئر کے بارے میں معلوم ہو گیا جو سائٹ پر کام کرنے والی مشینری کا انچارج تھا۔ میں اس سے ملا تو خوش قسمتی سے وہ میرے قد و قامت کا تھا۔ پھر بھاری رقم کے عوض میں نے اس سے صرف سائٹ کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اسے دولت کی ضرورت تھی اس لئے اس نے سب کچھ مجھے بتا دیا۔ میں نے اسے بتایا تھا کہ میرا تعلق ایکریمیا کی ایک کمپنی سے ہے اور مجھے صرف رپورٹ کرنی ہے کہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔ اس کے بعد میں نے اسے ہلاک کر دیا اور خود اس کے روپ میں سائٹ پر چلا گیا۔ اتفاق سے اس مین مشینری میں کوئی خرابی پیدا ہو گئی تھی جس میں ایکس ون نصب تھا اس لئے وہ مشینری یارڈ میں موجود تھی۔ میں چونکہ چیف انجینئر تھا اس لئے میں نے دو گھنٹے اس کا تفصیلی جائزہ لیا تا کہ میں اعلیٰ حکام کو اس کی رپورٹ کر سکوں اور کسی کو مجھ پر شک نہ ہو سکا اور پھر میں نے اطمینان سے ایکس ون اتار لیا اور واپس آ کر میں نے اپنا چیف انجینئر کا روپ ختم کر دیا اور چارٹرڈ طیارے سے پہلے کافرستان گیا اور وہاں سے یہاں آگیا"...... سٹار نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہاں زبان کا پرابلم تو پیدا ہوا ہو گا۔ پھر"...... باس نے کہا تو سٹار بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ واقعی بہت بڑا پرابلم تھا لیکن وہاں سب لوگ گریٹ لینڈ کی زبان ہی بول رہے تھے۔ اس زبان کو وہاں عزت اور توقیر کا باعث

سمجھا جاتا تھا اس لئے مجھے باتوں میں کوئی تکلیف نہیں آئی البتہ مجھے اس چیف انجنیئر کا لہجہ اور انداز نقل کرنا پڑا جس کی میں نے باقاعدہ مشق کر لی تھی"...... سٹار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کسی ایجنسی اور خاص طور پر سیکرٹ سروس کو تو کوئی اطلاع نہیں ملے گی"...... باس نے کہا۔

"نو سر۔ کسی کو معلوم ہی نہیں کہ کیا ہوا ہے اور کس طرح ہوا اب جب وہ چیف انجنیئر غائب ہو جائے گا تو وہ اسے تلاش کرتے رہیں گے"...... سٹار نے کہا۔

"اس کی لاش کہاں چھپائی تھی تم نے"...... باس نے پوچھا۔

"باس ۔ میں نے اسے ہلاک کر کے اس کی لاش کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے گٹر میں بہا دیئے تھے اور سب کچھ واش کر دیا تھا اب وہ چیف انجنیئر ہمیشہ کے لئے غائب ہو گیا ہے ۔ اس کی لاش مل جاتی تو لامحالہ وہ سمجھ جاتے کہ کسی قسم کی کارروائی ہوئی ہے جبکہ وہ اب سب یہی سمجھتے رہیں گے کہ ایکس ون چیف انجنیئر اتار کر لے گیا ہے اور غائب ہو گیا ہے اور وہ اسے ہی تلاش کرتے رہ جائیں گے"...... سٹار نے جواب دیا۔

"گڈ شو سٹار ۔ تم نے واقعی میرا اور ایجنسی کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے ۔ تمہیں اس کا خصوصی انعام ملے گا۔ میں پرائم منسٹر کو خصوصی طور پر سفارش کروں گا"...... باس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تھینک یو باس ۔ آپ واقعی قدر شناس ہیں"...... سٹار نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"او کے ۔ اب تم جا سکتے ہو اور یہ سب کچھ بھول جاؤ"...... باس نے کہا۔

"یس سر"...... سٹار نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر سلام کر کے وہ مڑا اور دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھو "....... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور اپنی مخصو کرسی پر بیٹھ گیا۔

" آپ کچھ الجھے ہوئے لگ رہے ہیں۔ کیا یہ کوئی تاشیہ کا مـ ہے "....... بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں۔ تاشیہ تو گریٹ لینڈ کی ایک سرکاری ایجنسی کے چ کی نمائندہ ہے اور وہ چیف میرا دوست ہے۔ بقول اس کے اس بیوی کو ایک خالی سڑک پر میں نے غنڈوں سے بچا کر اس پر احسان کیا تھا اور اس احسان کے بدلے میں اس نے تاشیہ کو یہ بھجوا کر مجھے پیغام بھجوایا ہے۔ اصل گڑبڑ اس پیغام میں ہے "۔ عم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے وہ لفافہ نکال کر بلـ

زیرو کی طرف بڑھا دیا جو تاشیہ نے اسے دیا تھا۔ بلیک زیرو نے لفافے میں سے کاغذ نکالا اور اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" یہ کیا مطلب ہوا ریڈ سپاٹ کا۔ یہ پاکیشیا میں مشن مکمل کرنے والی ہے اور یہ مشن سمندر میں تیل تلاش کرنے والی مشینری کے کسی پرزے ایکس ون کا حصول ہے۔ کیا مطلب ہوا اس کا "۔ بلیک زیرو نے کاغذ واپس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

" پاکیشیائی سمندر میں تیل کی تلاش جاری ہے اور یہ لوگ اس کی مشینری کا کوئی خاص پرزہ اڑانا چاہتے ہیں "....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" پی اے ٹو سر سلطان سیکرٹری وزارت خارجہ "....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

" تو اب سر سلطان بھی ٹو ہو گئے ہیں یعنی دو سر سلطان۔ حیرت ہے۔ حکومت کے پاس شاہی سروں کا سٹاک وافر ہے "....... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب آپ۔ میں بات کراتا ہوں آپ کی "....... پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

" سلطان بول رہا ہوں "....... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں بلکہ عرض گزار ہوں سرسلطان اعلیٰ مقام کے روبرو"....... عمران نے کہا۔

" کرو عرض "....... دوسری طرف سے سرسلطان نے مختصر سہ جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" عرض کے بعد طول بھی آئے گا جناب تاکہ عرض بھی اور طول بھی مکمل ہو سکیں اور اس طرح سلطنت کا رقبہ ماپا جا سکتا ہے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ماپ لینا۔مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میرے پاس فضول وقت نہیں ہے اس لئے جو کچھ کہنا ہے جلدی کہو ورنہ میں رسیور رکھ دوں گا"....... سرسلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" پاکیشیا کے سمندر میں تیل کی تلاش کا کام ہو رہا ہے۔مجھے اس بارے میں تفصیلی معلومات چاہئیں"....... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیوں۔کیا ہوا ہے۔یہ تو روٹین کا کام ہے۔کسی غیر ملکی کمپنی کو اس کا ٹھیکہ دیا گیا ہوگا"....... سرسلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اطلاع ملی ہے کہ گریٹ لینڈ کی کوئی سرکاری ایجنسی پاکیشیا سے اس مشینری کا کوئی خاص پرزہ جسے ایکس ون کہا جاتا ہے حاصل کرنے کے لئے یہاں آرہی ہے یا آگئی ہے اور مجھے نہ ہی اس ایکس ون کے بارے میں اور اس کی اہمیت کے بارے میں کوئی علم ہے

اور نہ ہی یہ معلوم ہے کہ کون کون سی کمپنی یہ کام کر رہی ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم کہاں سے کال کر رہے ہو"....... سرسلطان نے کہا۔

" دانش منزل سے "....... عمران نے جواب دیا۔

" اوکے ۔میں معلومات حاصل کر کے تمہیں کال کرتا ہوں"۔ سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" عمران صاحب ۔یہ بات میرے حلق سے نہیں اتر رہی کہ گریٹ لینڈ کا ایجنٹ پاکیشیا آکر یہاں سے کوئی پرزہ لے جائے جبکہ گریٹ لینڈ اس فیلڈ میں تو بہت آگے ہے اور جہاں تک میرا خیال ہے گریٹ لینڈ کی کمپنیاں تیل کی تلاش کے ٹھیکے لینے میں سب سے آگے ہیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں ۔لیکن اصل بات کیا ہے۔یہ پتہ چلے گا تو بات آگے بڑھے گی"....... عمران نے کہا۔

" کیا آپ کا دوست اس بارے میں مزید معلومات مہیا نہیں کر سکتا"....... بلیک زیرو نے کہا۔

" تم نے دیکھا نہیں کہ اتنی سی بات ہم تک پہنچانے کے لئے اس نے کیا طریقہ اختیار کیا ہے ۔ایک پاکیشیائی نژاد لڑکی کو پاکیشیا بھجوایا ہے اور اسے کہا ہے کہ وہ مجھ سے ملے اور اگر میں نہ ملوں تو وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کسی رکن کو تلاش کر کے پیغام اس تک

پہنچا دے حالانکہ وہ بات فون کر کے بھی بتا سکتا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہاں صورت حال انتہائی سخت ہے اس لئے وہ کھل کر سامنے نہیں آ سکتا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران سے بات کراؤ"...... سر سلطان نے کہا۔

"عمران تو موجود نہیں ہے جناب۔ اگر آپ حکم دیں تو علی عمران سے آپ کی بات کرائی جا سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے۔ یہاں پاکیشیا میں سمندر میں تیل کی تلاش کا سارا کام وزارت سائنس کے تحت ہو رہا ہے لیکن اس کے لئے علیحدہ سیکشن ہے جس کا نام آئل ریسرچ سیکشن ہے۔ اس کا انچارج ڈپٹی سیکرٹری ہے اور ڈپٹی سیکرٹری کا نام احمد خان ہے اور احمد خان تک یہ بات پہنچا دی گئی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نمائندہ خصوصی اس سے معلومات حاصل کرے گا اور اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے بارے میں بریف کر دیا گیا ہے۔ اس کا نمبر نوٹ کر لو"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا اور پھر نمبر بتانے کے ساتھ ہی انہوں نے رابطہ ختم کر دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اب سر سلطان کی عقل داڑھ واقعی نکلنے لگ گئی ہے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"انہیں انتہائی ضروری کام ہوتے ہیں۔ وہ آپ کی باتیں سننے کے پابند ہو جاتے ہیں اس لئے انہوں نے یہ راستہ اپنایا ہوا ہے کہ کام کی بات کی اور رابطہ ختم کر دیا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور سر سلطان کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو ڈپٹی سیکرٹری آئل ریسرچ سیکشن"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نمائندہ خصوصی بول رہا ہوں۔ ڈپٹی سیکرٹری صاحب سے بات کراؤ"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ شاید اسے پہلے سے بریف کر دیا گیا تھا۔

"احمد خان ڈپٹی سیکرٹری بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس ایکسٹو کا نمائندہ خصوصی علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے باقاعدہ مکمل تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر۔ فرمایئے سر"....... ڈپٹی سیکرٹری کچھ زیادہ ہی مرعوب نظر آرہا تھا۔

"پاکیشیائی سمندر میں تیل کی تلاش کے سلسلے میں کون کون سی کمپنیاں کام کر رہی ہیں اور کس کس ملک کی"....... عمران نے کہا۔

"جناب دو کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔ ایک کمپنی ایکریمیا کی ہے جبکہ دوسری پاکیشیا کی سرکاری کمپنی ہے جسے ابھی حال ہی میں فارمولیٹ کیا گیا ہے کیونکہ تیل کی تلاش کا کام بے حد مہنگا ہے اور حکومت پاکیشیا اسے مستقل افورڈ نہیں کر سکتی اس لئے اعلیٰ سطحی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ایسی کمپنی بنائی جائے جو پاکیشیائی ہو اور اسے انتہائی جدید ترین مشینری مہیا کی جائے اور اس کے لئے اعلیٰ ماہرین کی ایک ٹیم بھی دی جائے۔ چنانچہ اس پر عمل ہوا اور اب گزشتہ دو سالوں سے یہ کمپنی جس کا نام سی آئل ریسرچ کمپنی ہے بہت بہتر انداز میں کام کر رہی ہے اور اب تو جناب اس ایکریمین کمپنی کا ٹھیکہ بھی ختم ہونے والا ہے اس لئے اب یہ سوچا جا رہا ہے کہ دوسرا کام بھی اپنی ہی کمپنی کو دے دیا جائے"....... احمد خان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس پاکیشیائی کمپنی کا کوئی تعلق گریٹ لینڈ سے بھی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ یہ خالصتاً پاکیشیائی کمپنی ہے۔ اس کے تمام ماہرین بھی پاکیشیائی ہیں۔ مشینری پوری دنیا سے خریدی گئی ہے"۔

احمد خان نے جواب دیا۔

"اس مخصوص کام میں جو مشینری کام کر رہی ہے اس میں کوئی پرزہ ایکس ون بھی ہوتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"مشینری کے بارے میں مجھے معلوم نہیں ہے جناب۔ چیف انجنیئر کو معلوم ہو گا لیکن جناب۔ چیف انجنیئر صاحب کل سے غائب ہیں۔ انہیں تلاش کیا جا رہا ہے"....... احمد خان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"غائب ہے۔ کیا مطلب"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔

"جناب وہ کل سپاٹ پر گئے اور واپس کر اپنی سرکاری کار میں کلب چلے گئے۔ پھر وہاں سے غائب ہو گئے۔ ان کی سرکاری کار کلب کے باہر موجود ہے لیکن ان کا پتہ نہیں چل رہا۔ ان کی تلاش جاری ہے"....... احمد خان نے کہا۔

"ان کی کمپنی کہاں کام کر رہی ہے اور ان کی رہائش گاہ کہاں ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"جناب۔ کمپنی تو سادرس سمندر کے اندر کام کر رہی ہے۔ البتہ ان کی رہائش گاہ یہاں دارالحکومت میں نیول ہاؤسنگ سوسائٹی کے ایک لگژری فلیٹ میں ہے جس کا نمبر بارہ ایف ہے۔ ان کی وائف وفات پا چکی ہے اور ان کے دو بچے ایکریمیا میں زیر تعلیم ہیں اس لئے وہ لگژری فلیٹ میں اکیلے ہی رہتے ہیں"....... احمد خان نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

" کیا وہ روزانہ سپاٹ پر آتے جاتے رہتے تھے "....... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ انہیں سرکاری ہیلی کاپٹر سروس مہیا تھی "....... احمد خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کس کلب سے وہ غائب ہوئے ہیں "....... عمران نے پوچھا۔

" نیوی کلب سے جناب "....... احمد خان نے جواب دیا۔

" سیکرٹ سروس ان کی رہائش گاہ اور نیوی کلب میں پوچھ گچھ کرنا چاہتی ہے ۔ آپ اس سلسلے میں کارڈ فوری طور پر سیکرٹری وزارت خارجہ سرسلطان کو بھجوا دیں اور چیف انجنیئر کی ذاتی فائل بھی بھجوا دیں "....... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ کیا سیکرٹ سروس سپاٹ پر بھی جائے گی جناب "۔ احمد خان نے پوچھا۔

" ہاں۔ لیکن اس کے لئے کسی گائیڈ کی ضرورت بھی پڑے گی "۔ عمران نے جواب دیا۔

" یس سر۔ اس کا انتظام بھی ہو جائے گا جناب ۔ یہاں ہیڈ کوارٹر میں ایک سپیشل آفیسر ہاشم احمد ہیں ۔ انہیں احکامات دے دیئے جائیں گے جناب ۔ وہ آپ کے ساتھ جائیں گے "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" سپاٹ انچارج کون ہیں جو وہاں مشینری کو بھی چیک کر سکتا

ہو "....... عمران نے کہا۔

" سپاٹ پر اسسٹنٹ انجنیئر مستقل ڈیوٹی دیتا ہے جناب ۔ اس کا نام رضوان احمد ہے "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اس کا فون نمبر بھی بتا دیں اور اسے بتا بھی دیں کہ اس سے پوچھ گچھ ہو سکتی ہے "....... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ لیکن سر کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس میں کیا دلچسپی پیدا ہوئی ہے "....... احمد خان نے قدرے ڈرتے ہوئے کہا۔

" سیکرٹ سروس کو ایک رپورٹ ملی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چند غیر ملکی ایجنٹ اس سپاٹ پر کام کر رہے ہیں ۔ آپ فوراً کارڈ اور اجازت نامہ بھجوا دیں "....... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ "....... دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں ۔ سرسلطان سے بات کراؤ "۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یس سر "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ سلطان بول رہا ہوں "....... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں جناب ۔ ڈپٹی سیکرٹری کی طرف سے

چیف انجنیئر کی پرسنل فائل اور اجازت نامہ آپ کے پاس پہنچ رہا ہے آپ انہیں فوری طور پر میرے فلیٹ پر بھجوا دیں"....... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ کیا کوئی اہم واقعہ ہو گیا ہے"....... سر سلطان نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" فی الحال تو اتنا معلوم ہوا ہے کہ سرکاری کمپنی کا چیف انجنیئر اچانک غائب ہو گیا ہے"....... عمران نے کہا۔

" غائب ہو گیا ہے ۔ کیا مطلب"....... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ نیوی کلب گیا اور پھر وہاں سے غائب ہو گیا ۔ انکوائری ہو گی تو معلوم ہو گا کہ کیا ہوا ہے"....... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ یہ تو واقعی کوئی اہم معاملہ ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ میں بھجوا دوں گا کاغذات"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے پہلے فلیٹ پر فون کر کے سلیمان کو کہہ دیا کہ سر سلطان کی طرف سے پہنچنے والے کاغذات وہ فوراً دانش منزل بھجوا دے اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس "....... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" اسسٹنٹ انجنیئر رضوان احمد سے بات کرائیں ۔ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کا نمائندہ خصوصی علی عمران بول رہا

ہوں ۔ ڈپٹی سیکرٹری احمد خان نے انہیں میرے بارے میں بریف کر دیا ہو گا"....... عمران نے کہا۔

" یس سر ۔ ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو سر ۔ میں اسسٹنٹ انجنیئر رضوان احمد بول رہا ہوں" ۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" رضوان صاحب ۔ آپ کے چیف انجنیئر غائب ہو گئے ہیں ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ایسا کیوں ہوا ہے"....... عمران نے کہا۔

" سر ۔ مجھے بھی اطلاع ملی ہے لیکن میری سمجھ میں تو خود نہیں آرہا کہ وہ کہاں غائب ہو سکتے ہیں ۔ وہ تو بہت شریف اور سیدھے سادے آدمی تھے اور صرف اپنے کام سے کام رکھتے تھے"....... رضوان احمد نے جواب دیا۔

" جس روز وہ غائب ہوئے اس روز وہ کام پر آئے تھے ۔ کیا آپ نے کوئی تبدیلی محسوس کی تھی ۔ میرا مطلب ہے ان کے رویے میں یا کسی اور معاملے میں"....... عمران نے پوچھا۔

" اوہ ۔ یس سر ۔ اس وقت تو میں نے خیال نہیں کیا لیکن اب آپ کے توجہ دلانے پر مجھے یاد آرہا ہے کہ وہ بے حد الجھے ہوئے تھے اور جناب ۔ بول بھی رک رک کر رہے تھے ۔ ان کی باتوں میں وہ روانی نہ تھی جو پہلے ہوا کرتی تھی"....... رضوان احمد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ ایکس ون پرزہ کیا ہوتا ہے اور اس کی کیا اہمیت ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ایکس ون ایک چھوٹا سا پرزہ ہے جو گریٹ لینڈ کی حالیہ ایجاد ہے اور اس پرزے سے تیل کی تلاش کا کام انتہائی تیز رفتاری اور انتہائی گہرائی میں آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ ویسے جب سے یہ پرزہ ہمیں مہیا کیا گیا ہے ہماری کارکردگی بے حد بڑھ گئی ہے"...... اسسٹنٹ انجنیئر رضوان احمد نے جواب دیا۔

"کیا یہ پرزہ اب بھی سائٹ پر موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ مین مشین میں نصب ہے جناب۔ وہ کہاں جا سکتا ہے"...... رضوان احمد نے کہا۔

"آپ کو اگر حکم دیا جائے کہ اسے خصوصی طور پر چیک کر کے رپورٹ دی جائے تو آپ کتنے وقت میں یہ کام کر لیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"آدھے گھنٹے میں جناب۔ مگر جناب"...... رضوان احمد نے کچھ کہنا چاہا۔

"آپ فوراً جا کر اس پرزے کو چیک کریں۔ میں آدھے گھنٹے بعد آپ کو دوبارہ فون کروں گا"...... عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا آپ کا خیال ہے کہ یہ پرزہ نکال لیا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس چیف انجنیئر کے غائب ہونے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ یقیناً یہ کام ریڈ سپاٹ کے کسی ایجنٹ کا ہے۔ تم نے اسسٹنٹ انجنیئر کی بات سنی تھی کہ اس روز چیف انجنیئر ذہنی طور پر الجھا ہوا اور رک رک کر بول رہا تھا۔ پھر وہ غائب ہو گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ آخری روز چیف انجنیئر سپاٹ پر نہیں گیا تھا بلکہ اس کے روپ میں ریڈ سپاٹ کا ایجنٹ تھا اور پھر اس نے پرزہ اٹھایا اور اس کے بعد کلب سے غائب ہو گیا۔ یقیناً اس چیف انجنیئر کی لاش اس نے کسی خاص انداز میں غائب کر دی ہو گی۔ اب سب اس چیف انجنیئر کو یہاں تلاش کرتے رہیں گے اور اگر میرا دوست اس تاشیہ کے ذریعے اطلاع نہ دیتا تو ہم بھی یہی سمجھتے رہتے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا یہ پرزہ گریٹ لینڈ سے چوری کیا گیا تھا جو انہوں نے اس انداز میں واپس لے لیا جبکہ اسسٹنٹ انجنیئر بتا رہا تھا کہ یہ پرزہ گریٹ لینڈ کی ہی ایجاد ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ تو معلوم کرنا پڑے گا۔ پہلے یہ تو معلوم ہو کہ وہ پرزہ موجود بھی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد عمران نے دوبارہ اسسٹنٹ انجنیئر رضوان احمد سے رابطہ کیا۔

"جناب۔ جناب۔ غضب ہو گیا جناب۔ ایکس ون غائب ہو گیا ہے۔ اسے باقاعدہ انتہائی مہارت سے مشین سے علیحدہ کیا گیا ہے۔ اس انداز میں کہ ایسا کوئی ماہر ہی کر سکتا ہے جناب۔ یہ تو ہماری

کمپنی کے لئے بہت بڑا دھچکا ہے جناب"....... رضوان احمد نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" یہ کہاں سے حاصل کیا گیا تھا۔ کیا یہ خریدا نہیں جا سکتا"۔ عمران نے کہا۔

" نہیں جناب۔ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ یہ پرزہ گریٹ لینڈ کی ایجاد ہے اور وہ اسے صرف اپنی کمپنیوں کی مشینری میں استعمال کرتے ہیں۔ یہ پرزہ بھی ایک پاکیشیائی کمپنی نے گریٹ لینڈ سے بہت خفیہ طور پر انتہائی بھاری معاوضے کے عوض حاصل کر کے حکومت پاکیشیا کو پہنچایا تھا اور اس کی وجہ سے ہماری کمپنی کا کام سو گنا بڑھ گیا تھا۔ اب تو ہماری کمپنی دوبارہ عام سی کمپنی بن گئی ہے"۔ رضوان احمد نے کہا۔

" پھر تو اس کی خاص حفاظت کی جانا چاہئے تھی"....... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ صرف چیف انجینئر اور میرے علاوہ اور کوئی اس خصوصی مشینری کے پاس نہیں جا سکتے تھے تاکہ اسے چوری نہ کر لیا جائے۔ ویسے بھی اس مشینری کی چوبیس گھنٹے نگرانی کی جاتی ہے اور خصوصی طور پر کمپیوٹر اور کیمروں کے ذریعے نگرانی کی جاتی ہے۔ اس کے باوجود یہ غائب ہو گیا جناب"....... رضوان احمد نے کہا۔

" کیا آپ اس کی کوئی خاص نشانی بتا سکتے ہیں اس کے حجم اور سائز کے ساتھ ساتھ "....... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ یہ ایک بڑی سی چپ ہے جو مستطیل شکل کی ہے۔ اس پر ایکس ون کے حروف لکھے ہوئے ہیں اور نیچے ساختہ گریٹ لینڈ درج تھا"....... رضوان احمد نے جواب دیا۔

" گریٹ لینڈ میں اس پرزے کو بنانے والی کوئی خاص فیکٹری ہے"....... عمران نے کہا۔

"ہو گی سر۔ مجھے نہیں معلوم"....... رضوان احمد نے جواب دیا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ آپ حکومت کو اس پرزے کی گمشدگی کی باقاعدہ رپورٹ دے دیں"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" وہی ہوا جس کا مجھے خدشہ تھا"....... عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" اس کمپنی کے بارے میں معلوم ہونا چاہئے جس نے اس پرزے کو گریٹ لینڈ سے حاصل کیا تھا"....... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو ڈپٹی سیکرٹری"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نمائندہ خصوصی علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈپٹی سیکرٹری صاحب سے بات کرائیں"....... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں

جواب دیا گیا۔

" احمد خان بول رہا ہوں سر۔ میں نے آپ کے حکم کے مطا
اجازت نامہ اور چیف انجنیئر کی پرسنل فائل بھجوا دی ہے"۔ دوس
طرف سے کہا گیا۔

" آپ کو اطلاع ملی ہے کہ سائٹ سے ایک انتہائی اہم تر
سائنسی پرزہ جسے کوڈ میں ایکس ون کہا جاتا ہے غائب ہو چکا ہے
عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ نو سر۔ مجھے کوئی رپورٹ نہیں ملی"...... احمد خ
نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" سیکرٹ سروس کو یہ اطلاع ملی تھی کہ اس پرزے کو غا
کرنے کے لئے غیر ملکی ایجنٹ کام کر رہے ہیں۔ ابھی میں نے سا
پر اسسٹنٹ انجنیئر رضوان احمد کے ذریعے پڑتال کرائی ہے تو
اطلاع ملی ہے کہ یہ پرزہ غائب ہے۔ اب آپ بتائیں کہ پہلے یہ
کس فرم کے ذریعے حاصل کیا گیا تھا اور اس کا حصول قانونی تھا یا
قانونی"...... عمران نے کہا۔

" مجھے معلوم کرنا پڑے گا جناب۔ آپ مجھے دس منٹ د
دیں"...... احمد خان نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اس فرم کے بارے میں پوری تفصیل جس سے
پرزہ لیا گیا ہے اور اس کے کسی خاص آدمی کا کوئی نمبر وغیرہ بھی
نے معلوم کرنا ہے۔ میں دس منٹ بعد آپ کو دوبارہ کال کر

ا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا جبکہ بلیک زیرو اٹھ کر کچن
ں طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں
ائے کی دو پیالیاں موجود تھیں۔

" آپ جس طرح سنجیدہ ہو رہے ہیں اس سے مجھے خیال آیا کہ آپ
و چائے پلوائی جائے"...... بلیک زیرو نے ایک پیالی عمران کے
سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ چائے سنجیدگی کو غیر سنجیدگی میں بدلنے کی
ت رکھتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کسی حد تک ذہنی دباؤ کو تو کم کر دیتی ہے"...... بلیک زیرو نے
پنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ چائے
پینے کے بعد عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھا کر احمد خان سے رابطہ
یا۔

" سر۔ یہ پرزہ چیف انجنیئر کی خصوصی ہدایت پر ایک پاکیشیائی
رم ایسٹرن انٹر سروسز نے گریٹ لینڈ سے حاصل کیا اور باقاعدہ
ھاری معاوضے پر حکومت کو سپلائی کیا گیا۔ اس فرم کا صدر دفتر
حمت بزنس پلازہ میں ہے اور اس کے جنرل مینجر کا نام فیروز خان
ہے"...... احمد خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ ان کو میرے بارے میں بتا دیں لیکن انہیں سیکرٹ
روس کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں۔ صرف سپیشل پولیس کا حوالہ
ے دیں۔ ان کا فون نمبر بھی مجھے بتا دیں"...... عمران نے کہا تو

دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا۔

" جناب ۔ آپ ان سے دس منٹ بعد رابطہ کر لیں ۔ میں انہیں بریف کر دیتا ہوں "....... احمد خان نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا ۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد اس نے رسیور اٹھایا اور احمد خان کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے ۔

" ایسٹرن انٹر سروسز "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" جنرل مینجر صاحب سے بات کرائیں ۔ میرا نام علی عمران ہے ۔ ابھی ڈپٹی سیکرٹری احمد خان نے میرے بارے میں انہیں بریف کیا ہو گا "....... عمران نے کہا۔

" یس سر ۔ ہولڈ کریں "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو سر ۔ فیروز خان بول رہا ہوں "....... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی ۔

" علی عمران بول رہا ہوں ۔ میرا تعلق سپیشل پولیس سے ہے آپ کی فرم نے پاکیشیائی حکومت کو تیل کی تلاش کے سلسلے میں ایک اہم پرزہ ایکس ون سپلائی کیا تھا ۔ کیا آپ کو یاد ہے "۔ عمران نے کہا۔

" یس سر ۔ بہت اچھی طرح یاد ہے جناب کیونکہ اس کے لئے مجھے ذاتی طور پر گریٹ لینڈ جا کر کام کرنا پڑا تھا "....... فیروز خان ۔ جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ نے اسے کہاں سے اور کس طرح حاصل کیا تھا "۔ عمران نے کہا۔

" جناب ۔ یہ پرزہ حکومت گریٹ لینڈ کی ممنوعہ فہرست میں شامل ہے اس لئے ویسے تو اس کو خریدا نہیں جا سکتا تھا ۔ پاکیشیا کے مفاد کے پیش نظر میں نے وہاں کی ایک سپلائی فرم جس کا نام کرائس سروسز ہے اور جن کا آفس برج وے روڈ پر برج وے بزنس پلازہ میں ہے، کے جنرل مینجر جن کا نام گراہم ہے، سے رابطہ کیا ۔ وہ میرے دوست بھی ہیں اور ان کے تعلقات بھی گریٹ لینڈ میں بے حد وسیع ہیں ۔ میری خصوصی فرمائش پر انہوں نے اس کا کہیں سے بندوبست کر دیا اور مجھ سے بھاری معاوضہ علیحدہ طور پر وصول کیا ۔ البتہ میں نے پاکیشیا کے مفادات کی خاطر بغیر کسی منافع کے اسی رقم پر حکومت کو سپلائی کر دیا لیکن جناب ۔ آپ کیوں یہ ساری باتیں معلوم کر رہے ہیں ۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے "۔ فیروز خان نے کہا۔

" ہاں ۔ ایکس ون کو پراسرار طور پر چوری کر لیا گیا ہے اور چیف انجینئر بھی غائب ہے ۔ کیا آپ یہ پرزہ دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں "۔ عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں جناب ۔ وہ جنرل مینجر گراہم کا ہی کام تھا اور ایک ہفتہ پہلے مجھے اطلاع ملی تھی کہ وہ فرم سے استعفیٰ دے کر ایکریمیا چلے گئے ہیں ۔ میں نے ان سے رابطہ کے لئے معلومات حاصل کرنے کی

کوشش کی لیکن کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہیں اس لئے اب تو مشکل ہے جناب ۔ بس یہ گراہم کا ہی کام تھا کہ اس نے یہ پرزہ حاصل کر لیا تھا"...... فیروز خان نے جواب دیا۔

" کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ پرزہ انہوں نے کہاں سے حاصل کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

" جناب ۔ میں نے ان سے بات کی تھی ۔ انہوں نے صرف اتنا کہا تھا کہ یہ پرزہ انہوں نے حکومت گریٹ لینڈ کے کسی سپیشل سٹور سے بھاری رقم دے کر خفیہ طور پر حاصل کیا تھا ۔ اس سے زیادہ مسٹر گراہم نے نہیں بتایا اور نہ ہی میں نے مزید پوچھا تھا" ۔ فیروز خان نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ شکریہ "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تو یہ پرزہ گریٹ لینڈ کی ملکیت تھا اور اسے غیر قانونی طور پر یہاں سے لایا گیا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں ۔ لیکن اس پرزے کی وجہ سے پاکیشیا کو اگر مفاد پہنچتا ہے تو پھر اس پرزے کو حاصل کرنا ہمارے لئے ضروری ہے ۔ ویسے بھی یہ کوئی دفاعی پرزہ نہیں ہے ۔ تجارتی پرزہ ہے ۔ صرف فرق یہ ہے کہ اسے حکومت گریٹ لینڈ نے ممنوعہ فہرست میں رکھا ہوا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

" گریٹ لینڈ کے سیکرٹری لارڈ بارٹن آپ کے مداح ہیں ۔ انہیں کہہ کر اسے خصوصی طور پر حاصل کر لیں ۔ میرا مطلب ہے کہ و

اسے سرکاری طور پر فروخت کر سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" وہ سر سلطان کی قبیل کے آدمی ہیں اس لئے ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر کیا آپ وہاں ٹیم لے کر جائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں ۔ یہ کام سیکرٹ سروس کا نہیں ہے کہ وہ غیر قانونی مشن مکمل کرے ۔ البتہ علی عمران تو ویسے بھی کرائے کا سپاہی ہے ۔ وہ اپنے مفاد کے لئے یہ کام کر سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اپنے مفاد کے لئے ۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مطلب ہے کہ وہاں سے یہ پرزہ حاصل کر کے یہاں حکومت کو بھاری معاوضے پر فروخت کر دیا جائے گا ۔ اس طرح کچھ تو آغا سلیمان پاشا کا ادھار ہلکا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" اگر آپ اجازت دیں تو یہ بزنس میں کر لوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف بزنس پر اتر آیا تو پھر باقی کیا رہ جائے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا ۔ عمران نے ایک سائیڈ پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور

اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"....... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس باس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اوور"....... تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" تم نے پاکیشیا کے مفاد میں ایک مشن مکمل کرنا ہے۔ کیا تم کرو گے۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ کیوں نہیں سر۔ پاکیشیا کے لئے تو میری جان بھی حاضر ہے۔ اوور"....... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" تم اس وقت کہاں ہو۔ اوور"....... عمران نے پوچھا۔

" سر ہوٹل میں ہوں جناب۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ تم میرے فلیٹ پر پہنچ جاؤ تاکہ تمہیں بریف کیا جاسکے۔ اوور اینڈ آل"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" کیا واقعی آپ صرف ٹائیگر کے ذریعے یہ مشن مکمل کرانا چاہتے ہیں"....... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مشن ہی کیا ہے۔ گریٹ لینڈ کے سرکاری سٹور سے پرزہ ہی حاصل کرنا ہے اور بس۔ ٹائیگر ویسے بھی کسی کو تلاش کرنے کا ماہر ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ اس سٹور کو بھی تلاش کر لے گا او

پرزہ بھی لے آئے گا"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" گریٹ لینڈ نے یہ پرزہ چونکہ واپس حاصل کیا ہے۔ اس لئے وہ بہرحال چوکنا ہوں گے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

" اسی لئے میں پوری ٹیم کے ساتھ تفریح کرنے گریٹ لینڈ پہنچ جاؤں گا تاکہ وہ ہماری نگرانی کرتے رہیں اور ٹائیگر اپنا کام کرتا رہے"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

ریڈ سپاٹ کا چیف فلیسن اپنے آفس میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور فلیسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس "....... فلیسن نے کہا۔

"وکٹر بول رہا ہوں جناب"....... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیوں کال کی ہے"....... فلیسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جناب ۔ ہوٹل گرانڈ میں پاکیشیا کا معروف ایجنٹ علی عمران خود موجود ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو فلیسن بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ۔ کیا وہ اصل شکل میں ہے"....... فلیسن نے کہا۔

"یس سر ۔ اس کے ساتھ ایک عورت اور تین مرد ہیں ۔ عورت

سوئس نژاد ہے جبکہ مرد پاکیشیائی ہیں"....... وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ معلوم کرو اور پھر ان کی اس انداز میں نگرانی کراؤ کہ انہیں کسی صورت بھی معلوم نہ ہو سکے"....... فلیسن نے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو فلیسن نے رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر یکلخت پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس کے ایجنٹ سٹار نے پاکیشیا میں ایکس ون پرزے کے حصول کا مشن مکمل کیا تھا اور اب اچانک عمران اور اس کے ساتھیوں کا گریٹ لینڈ پہنچ جانے کا مطلب تھا کہ وہ لوگ یقیناً اس پرزے کو دوبارہ حاصل کرنے آئے ہوں گے لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی اصل چہروں میں کیوں ہیں ۔ وہ کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"شائن کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈیوڈ سے بات کراؤ ۔ میں فلیسن بول رہا ہوں"....... فلیسن نے کہا۔

"یس سر ۔ ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ ڈیوڈ بول رہا ہوں ۔ خیریت ۔ آج کیسے یاد آ گیا ہیں"....... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی

دی۔

" ڈیوڈ۔ تم پاکیشیا کے علی عمران کو بہت اچھی طرح جانتے ہو اور میں نے سنا ہے کہ وہ تمہارا دوست بھی رہا ہے۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ اصل شکل میں ہوٹل گرانڈ میں موجود ہے۔ کیا تم اس سے مل کر یا بات کر کے کسی طرح معلوم کر سکتے ہو کہ وہ یہاں کیوں آیا ہے"...... فلیسن نے کہا۔

" کیا وہ تمہاری ایجنسی کے خلاف کام کرنے آیا ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی کیونکہ گزشتہ دنوں ہماری ایجنسی نے پاکیشیا میں ایک چھوٹا سا کام کیا ہے لیکن اگر ایسا ہوتا تو وہ اصل شکلوں میں کیوں آتے"...... فلیسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں معلوم کرنے کی"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

" مجھے فوراً رپورٹ دینا"...... فلیسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ ظاہر ہے وہ اس کے سوا اور کر بھی کیا سکتا تھا ایکس ون تو اس نے وزارت سائنس کے سیکرٹری کو بھجوا دیا تھا اور وہ اب نجانے کہاں پہنچ چکا ہو گا۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" سٹار بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے اس کی ایجنسی کے

مین ایجنٹ سٹار کی آواز سنائی دی۔

" سٹار۔ تم پاکیشیا میں اپنا کوئی کلیو تو نہیں چھوڑ آئے تھے"۔ فلیسن نے کہا۔

" پاکیشیا میں۔ نہیں جناب۔ میں نے آپ کو تفصیل تو بتا دی تھی۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے"...... سٹار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ابھی ہوا تو کچھ نہیں۔ البتہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خطرناک ایجنٹ علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں موجود ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ کہیں وہ اس پرزے ایکس ون کے پیچھے تو نہیں آیا"۔ فلیسن نے کہا۔

" سر۔ اول تو ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ اسے کسی صورت معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ پرزہ میں نے حاصل کیا ہے اور اگر معلوم بھی ہو جائے تو اس کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ اپنے ٹارگٹ کے پیچھے جاتا ہے۔ ادھر ادھر کام نہیں کرتا اور اس کا ٹارگٹ لازماً وہ پرزہ ہو گا مارتا رہے ٹکریں"...... سٹار نے جواب دیا۔

" وہ اصل شکل میں ہے اور اسی لئے میں الجھ گیا ہوں کہ کیا ہم اپنے طور پر شک کر رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے کسی اور سلسلے میں آیا ہو۔ بہرحال تم محتاط رہنا کیونکہ اگر وہ کسی خاص کلیو پر آیا ہے تو وہ سب سے پہلے تمہیں ٹریس کرنے کی کوشش کرے گا"۔ فلیسن نے کہا۔

" یس سر۔ میں محتاط رہوں گا۔ آپ بے فکر ہیں"...... دوسری

طرف سے کہا گیا تو فلیین نے رسیور رکھ دیا۔ پھر خاصا طویل وقت گزر گیا لیکن ڈیوڈ کی طرف سے کال نہ آئی تو اس نے خود اسے کال کرنے کا فیصلہ کیا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور فلیین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ فلیین بول رہا ہوں"....... فلیین نے کہا۔

"ڈیوڈ بول رہا ہوں فلیین"....... دوسری طرف سے ڈیوڈ کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے۔ میں تمہاری رپورٹ کا شدت سے انتظار کر رہا تھا"....... فلیین نے کہا۔

"میں خود ہوٹل گرانڈ جا کر عمران سے ملا ہوں۔ میں نے ایسے ظاہر کیا جیسے اتفاقاً میری ملاقات اس سے ہو گئی ہو۔ میں نے اسے اپنے طور پر ٹٹولا ہے لیکن اس کا کہنا ہے کہ وہ طویل عرصے سے کام کر کے اعصابی طور پر تھک گیا تھا اس لئے اپنے ساتھیوں سمیت یہاں صرف تفریح کرنے آیا ہے اور بس۔ اس نے میرے سامنے چیف سیکرٹری لارڈ بارٹن کی رہائش گاہ پر فون کر کے انہیں اپنے بارے میں بتایا اور کہا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت یہاں تفریح کرنے آیا ہوا ہے اس لئے وہ ان سے ملنے آ رہے ہیں"....... ڈیوڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ انتہائی شاطر آدمی ہے ڈیوڈ۔ کہیں اس نے صرف تمہاری تسلی کے لئے تو یہ کال نہیں کی تھی"....... فلیین نے کہا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میں اس کی فطرت کو بھی سمجھتا ہوں اور اسے بھی۔ میرا خیال ہے کہ وہ واقعی یہاں تفریح کے لئے آیا ہوا ہے۔ مزید اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ہاں۔ ایک بات کا خیال رکھنا۔ کہیں خدشے کے چکر میں اس کو چھیڑ نہ بیٹھنا۔ اس طرح وہ تمہاری طرف سے مشکوک ہو جائے گا"....... ڈیوڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ویسے بھی اگر وہ اس کام کے لئے آیا ہے جو ہم نے پاکیشیا میں مکمل کیا ہے تو وہ کام اب میرے نالج میں ہی نہیں ہے"....... فلیین نے کہا۔

"تو پھر ایزی ہو جاؤ"....... ڈیوڈ نے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ"....... فلیین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب واقعی اس نے یہی سوچا تھا کہ وہ ایزی ہو جائے۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا اس لئے اس نے سامنے پڑی ہوئی فائل کھولی اور اس پر جھک گیا۔

ٹیکسی گریٹ لینڈ کے رافٹ کلب کے سامنے جا کر رکی تو ٹائیگر
نیچے اترا۔ اس نے کرایہ اور ٹپ دی اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا کلب
کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ رافٹ کلب کا مالک رافٹ پاکیشیا
آتا جاتا رہتا تھا اور ٹائیگر کی اس سے پاکیشیا کے ایک کلب کے مالک
کے ذریعے خاصی دوستی ہو گئی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ رافٹ اسلحے
کی اسمگلنگ میں ملوث ہے لیکن چونکہ وہ ایسے معاملات میں ہاتھ
نہیں ڈالتا تھا اس لئے اس کے تعلقات رافٹ کے ساتھ دوستانہ ہی
تھے۔ رافٹ کو بھی معلوم تھا کہ ٹائیگر زیر زمین دنیا کا خاصا معروف
نام ہے اور ہر قسم کے جرائم میں ملوث رہتا ہے لیکن اونچے پیمانے پر
اس لئے وہ بھی ٹائیگر کی قدر کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ٹائیگر ایئر
پورٹ سے سیدھا رافٹ کلب ہی آیا تھا۔ اس کے پاس کسی قسم کا
کوئی سامان نہ تھا کیونکہ ہر قسم کا سامان یہاں سے باآسانی مل سکتا تھا

ور رقم ٹائیگر کا پرابلم نہیں تھا اس لئے ٹائیگر سامان ساتھ لے جانے
قائل ہی نہیں تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے معلوم تھا کہ رافٹ
ے گریٹ لینڈ میں ہاتھ بہت لمبے ہیں اور پھر عمران نے اسے سمجھا دیا
ا کہ یہ پرزہ وزارت سائنس کے کسی سٹور میں ہو گا اور ٹائیگر کو
علوم تھا کہ رافٹ وزارت سائنس کے کسی خاص آدمی کی ٹپ اسے
ے دے گا۔ ہال میں داخل ہو کر ٹائیگر مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا
نٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہال مردوں اور عورتوں سے بھرا ہوا تھا
وہاں خاصا شور و غل تھا۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس پر دو
کیاں ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ ایک لڑکی فون
منے رکھے سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ٹائیگر چونکہ اصل شکل میں تھا
لئے لڑکی نے اس کے کاؤنٹر کے قریب پہنچنے پر اسے چونک کر
ت بھرے انداز میں دیکھا کیونکہ یہاں ایشیائی کم ہی آتے تھے۔

"رافٹ سے کہو کہ پاکیشیا سے ٹائیگر آیا ہے"...... ٹائیگر نے اس
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا باس سے آپ کی ملاقات طے ہے"...... لڑکی نے کہا۔

"جب وہ پاکیشیا ہمارے پاس آتا ہے تو ہم نے تو یہ سوال کبھی
پوچھا"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... لڑکی نے چونک کر کہا
اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین
پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے میگی بول رہا ہوں ۔ ایک صاحب پاکیشیا سے آ۔
ہیں ۔ اپنا نام ٹائیگر بتا رہے ہیں اور باس سے ملاقات چاہ
ہیں"....... میگی نے اپنے مخصوص انداز میں کہا اور پھر دوسری طرف
سے بات سننے لگی۔

"یس باس"....... میگی نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے قریب
کھڑے ایک نوجوان کو اشارے سے بلایا۔

"یہ صاحب باس کے خاص مہمان ہیں ۔ انہیں آفس چھ
آؤ"....... میگی نے کہا۔

"یس سر۔آئیے سر"....... اس نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں ٹا
سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی مڑ گیا تو ٹائیگر سر ہلاتا
اس کے پیچھے چل پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ رافٹ کے آفس میں موجود
رافٹ بھاری جسم کا مالک ہونے کے باوجود خاصا پھرتیلا تھا۔

"مجھے اطلاع دیتے تو میں کار ایئرپورٹ بھجوا دیتا"....... رافٹ
مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو لطف بغیر اطلاع کے آنے میں ہوتا ہے وہ اطلاع دے
آنے میں نہیں ہوتا"....... ٹائیگر نے کہا تو رافٹ بے اختیار ہنس

"کیا پیو گے"....... رافٹ نے پوچھا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ میں شراب نہیں پیتا اس لئے جوس
لو"....... ٹائیگر نے کہا تو رافٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہ
رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر کے اس نے کسی کو ایپل جوس لا

کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"کوئی خاص مسئلہ اٹک گیا ہے یہاں جو تمہیں خود آنا پڑا
ہے"....... رافٹ نے کہا۔

"ایک پارٹی سے بھاری سودا ہوا ہے اس لئے مجھے خود یہاں آنا پڑا
ہے ۔ پھر میں نے سوچا کہ پہلے اپنے دوست سے معلوم کر لوں ۔ اگر
وہ اس سودے میں مدد دینا چاہتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ کسی اور کو کہا
جائے"....... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب ۔ کیا اسلحے کی ڈیل ہے"....... رافٹ نے چونک
کر کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ میں ڈرگ اور اسلحے کے کام میں دلچسپی
نہیں لیتا ۔ صرف ایک چھوٹا سی مشینی پرزہ حاصل کرنا ہے اور مجھے
چار لاکھ ڈالر ملے ہیں جن میں سے ایک لاکھ ڈالر تمہارے ہو سکتے
ہیں"....... ٹائیگر نے کہا تو رافٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"چار لاکھ ڈالر اور مشینی پرزے کے ۔ کیا مطلب ۔ یہ کیسے ہو
سکتا ہے ۔ کیا کسی دفاعی مشین کا پرزہ ہے"....... رافٹ نے حیران
ہوتے ہوئے کہا ۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ویٹر ٹرے اٹھائے
اندر داخل ہوا ۔ ٹرے میں ایپل جوس کا ایک بڑا گلاس موجود تھا ۔
ویٹر نے گلاس اٹھا کر ٹائیگر کے سامنے رکھا اور خالی ٹرے اٹھائے
واپس چلا گیا۔

"یہ پرزہ کسی دفاعی مشین کا نہیں بلکہ تیل تلاش کرنے والی

مشین کا ہے ۔ یہ پرزہ وزارت سائنس کے تحت کسی سپیشل س
میں موجود ہے ۔ تم صرف اتنا کرو کہ اس سپیشل سٹور اور اس ک
اندر سے یہ پرزہ حاصل کرنے کی کوئی قابل عمل ٹپ دے دو
ایک لاکھ ڈالر تمہارے ہوں گے"....... ٹائیگر نے کہا۔

" حیرت ہے ۔ کیا اس پرزے کی قیمت اس قدر ہے کہ تمہیں چ
لاکھ ڈالر دیئے گئے ہیں"....... رافٹ نے کہا۔

" اس کی قیمت تو چند ہزار ڈالر سے زیادہ نہیں ہو گی لیکن ا
ممنوعہ فہرست میں شامل کر لیا گیا ہے جبکہ میری پارٹی کا تعل
ایکریمیا سے ہے اور اس پارٹی نے پاکیشیا کے سمندر میں تیل
تلاش کا ٹھیکہ لیا ہے جبکہ دوسرے سپاٹ پر گریٹ لینڈ کی پارٹی ۔
ٹھیکہ لے رکھا ہے اور اس پرزے کی وجہ سے گریٹ لینڈ کی مشینز
بے حد تیزی سے کام کر رہی ہے اور کامیاب ہو رہی ہے جبکہ میر
پارٹی اس کے مقابل اس پرزے کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ کامیا
حاصل نہیں کر رہی اس لئے میری پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ پرز
حاصل کیا جائے تاکہ اپنی کارکردگی کو بڑھایا جا سکے ۔ اس طرح انہیں
لاکھوں ڈالر کا فائدہ ہو گا اور بہتر کارکردگی کی وجہ سے آئندہ بھی بڑے
بڑے ٹھیکے انہیں مل جائیں گے ۔ ان حالات میں چار لاکھ ڈالر کی ا
کی نظروں میں کیا اہمیت ہو سکتی ہے"....... ٹائیگر نے تفصیل سے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ واقعی تمہاری بات درست ہے ۔ لیکن اس سپیشل سٹو

سے یہ پرزہ کیسے حاصل کرو گے ۔ وہاں تو داخل بھی نہیں ہوا جا
سکتا"....... رافٹ نے کہا۔

" کیا تمہیں اس بارے میں معلوم ہے"....... ٹائیگر نے چونک
کر کہا۔

" ہاں ۔ وزارت سائنس کے تحت سٹورز کا انچارج ہیرالڈ ہے اور
وہ میرا گہرا دوست ہے ۔ اس کی تمام انجوائے منٹ میرے ذمے
ہے"....... رافٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" گڈ ۔ تم اس سے صرف یہ معلوم کر کے مجھے بتا دو کہ تیل کی
تلاش میں کام آنے والا ایکس ون پرزہ کس سٹور میں ہے اور اس سٹور
کے بارے میں کیا تفصیل ہے ۔ ایک لاکھ ڈالر تمہارے ہو گئے ۔
چاہے یہ پرزہ ملے یا نہ ملے"....... ٹائیگر نے کہا۔

" کیا ایک لاکھ ڈالر تمہارے پاس ہیں"....... رافٹ نے کہا۔

" ہاں ۔ میرے پاس گارینٹڈ چیک بک ہے"....... ٹائیگر نے
جیب سے چیک بک نکالتے ہوئے کہا تو رافٹ نے سر ہلایا اور فون کا
رسیور اٹھا کر اس نے اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جبکہ
ٹائیگر نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن خود ہی پریس کر دیا ۔ دوسری
طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

" یس ۔ پی اے ٹو سپیشل سٹورز انچارج"....... رابطہ قائم ہوتے
ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" رافٹ کلب سے رافٹ بول رہا ہوں ۔ ہیرالڈ سے بات

کراؤ"....... رافت نے کہا۔

"یس سر۔ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیرالڈ بول رہا ہوں ۔ خیریت ۔آج اس وقت اور وہ بھی آفس میں کیوں فون کیا ہے"....... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"تم نے پچھلی بار مجھے کہا تھا کہ تمہیں بیس ہزار ڈالر کی اشد ضرورت ہے ۔ کیا اب بھی ضرورت ہے یا نہیں"....... رافت نے کہا۔

"اوہ ۔ ہے کیوں نہیں ۔پہلے سے زیادہ ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... ہیرالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پچیس ہزار ڈالر تمہیں کیش مل سکتے ہیں صرف چند معلومات کے عوض ۔ اگر منظور ہو تو ابھی میرے کلب آجاؤ"....... رافت نے کہا۔

"کیسی معلومات ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔اتنی بھاری رقم اور معلومات کے عوض ۔ کیا مطلب"....... ہیرالڈ نے کہا۔

"تم آجاؤ۔ پھر تفصیل بتا دی جائے گی ۔چاہو تو رقم حاصل کر لینا نہ چاہو تو واپس چلے جانا۔ فون پر بات نہیں ہو سکتی"۔ رافت نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں آرہا ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو رافت نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ پچیس ہزار ڈالر تمہیں ہیرالڈ کو علیحدہ دینے ہوں گے ٹائیگر ۔ اسے ان دنوں رقم کی اشد ضرورت ہے کیونکہ اس نے ایک سینڈیکیٹ کی رقم دینی ہے اس لئے وہ لازماً تمہیں سب کچھ بتا دے گا"....... رافت نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ دے دوں گا لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ صرف رقم حاصل کرنے کے لئے غلط معلومات دے دے"....... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ نہیں ۔ وہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے اس لئے اگر وہ رقم لے گا تو سچ بولے گا"....... رافت نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اسے فون پر ہیرالڈ کی آمد کی اطلاع دی گئی تو اس نے اسے سپیشل آفس میں پہنچانے کا کہہ دیا۔

"آؤ ۔ وہاں سپیشل آفس میں بیٹھتے ہیں ۔ وہاں کوئی ڈسٹربنس بھی نہیں ہو گی اور پھر وہاں ہونے والی بات چیت بھی ہر لحاظ سے خفیہ رہے گی"....... رافت نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا تو ٹائیگر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک اور کمرے میں داخل ہوئے جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا اور وہاں ایک درمیانے جسم کا آدمی موجود تھا۔ البتہ اس کے چہرے کے خدوخال بتا رہے تھے کہ وہ عیاش طبع آدمی ہے۔

"یہ ہیرالڈ ہے اور ہیرالڈ یہ میرا پاکیشیائی دوست ہے ٹائیگر"۔ رافت نے دونوں کا باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا تو ہیرالڈ کے

ہونٹ بھینچ گئے۔ بہرحال اس نے رسمی فقرے ضرور کہے تھے اور پھر وہ کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ رافٹ نے دروازہ بند کر کے سائیڈ پر موجود سوئچ پینل پر موجود چند بٹن پریس کئے اور پھر واپس آ کر وہ ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک بوتل اور دو گلاس نکالے اور انہیں درمیانی میز پر رکھ دیا۔ پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے بوتل کھولی اور دونوں گلاس آدھے سے زیادہ بھرے اور ایک گلاس اس نے ہیرالڈ کے سامنے رکھا اور دوسرا اپنے سامنے رکھ لیا۔

"کیا مہمان نہیں پئیں گے"...... ہیرالڈ نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے ابھی ایپل جوس پیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو ہیرالڈ نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر رافٹ نے پوری تفصیل سے ساری بات بتا دی۔

"آپ کو کون سا پرزہ چاہئے مسٹر ٹائیگر"...... ہیرالڈ نے کہا۔

"سمندر میں تیل کی تلاش میں کام آنے والی مشینری کا پرزہ ایکس ون"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"آپ کس قسم کی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... ہیرالڈ نے کہا۔

"یہی کہ یہ پرزہ کس سٹور میں ہے اور اس سٹور کے انتظامات کیا ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"آپ کیا کریں گے ان معلومات کے بعد"...... ہیرالڈ نے کہا۔

"میں اپنی پارٹی کو رپورٹ کر کے فارغ ہو جاؤں گا اور میں نے کیا کرنا ہے"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ کی پارٹی کیا کرے گی"...... ہیرالڈ نے چونک کر کہا۔

"ظاہر ہے وہ پرزہ حاصل کرنے کی کوشش کرے گی اور اس نے کیا کرنا ہے۔ بہرحال یہ میرا سردرد نہیں ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ مجھے رقم دیں۔ میں آپ کو آپ کے مطلب کی معلومات مہیا کر دیتا ہوں"...... ہیرالڈ نے کہا۔

"کیوں رافٹ۔ کیا تم ضمانت دیتے ہو کہ ہیرالڈ درست معلومات دے گا"...... ٹائیگر نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں ضمانت دیتا ہوں اور ہیرالڈ سن لو۔ یہ بڑی گیم ہے اس لئے غلط بات مت کرنا ورنہ تم دنیا کے جس کونے میں بھی چھپ جاؤ تمہیں ہلاک کر دیا جائے گا"...... رافٹ نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ میں سو فیصد درست بات کروں گا۔ یہ اور بات ہے کہ یہ معلومات تمہارے آدمی کے کام آئیں یا نہ آئیں"۔ ہیرالڈ نے کہا تو ٹائیگر نے جیب سے چیک بک نکالی۔ اس نے ایک چیک پر رقم لکھ کر نیچے دستخط کئے اور چیک بک سے چیک علیحدہ کر کے اس نے رافٹ کی طرف بڑھا دیا۔ رافٹ نے ایک نظر چیک کو دیکھا اور پھر اسے ہیرالڈ کی طرف بڑھا دیا۔ ہیرالڈ اسے خاصی دیر تک غور سے دیکھتا رہا اور پھر اس نے چیک تہہ کر کے اپنے کوٹ کی

اندرونی جیب میں ڈال لیا۔
" ٹھیک ہے۔ اب میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ لیکن رافٹ۔ میرا نام درمیان میں نہیں آنا چاہیئے"....... ہیرالڈ نے کہا۔
" نہیں آئے گا۔ یہ بھی میری ضمانت ہے کیونکہ میں ٹائیگر کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں"....... رافٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" تو پھر سنو۔ مسٹر ٹائیگر جس ایکس ون کے بارے میں معلومات حاصل کرنے آئے ہیں یہ ایکس ون پاکیشیا کی ایک سرکاری کمپنی کو خفیہ طور پر پہنچا دیا گیا تھا لیکن پھر حکومت گریٹ لینڈ کو اس کا علم ہو گیا اور حکومت نے یہ پرزہ واپس منگوانے کے لئے یہاں کی ایک سرکاری ایجنسی ریڈ سپاٹ کو مشن دے دیا۔ اس ریڈ سپاٹ نے یہ پرزہ پاکیشیا سے حاصل کر کے سیکرٹری وزارت سائنس کو بھجوا دیا۔ وہ خود آئے اور انہوں نے اسے سپیشل سٹور میں رکھوایا اور یہ تفصیل جو میں تمہیں بتا رہا ہوں یہ بھی انہوں نے مجھے بتائی تھی۔ بہر حال اس کے بعد سیکرٹری صاحب کی کال آئی کہ اس پرزے کو گریٹ لینڈ کی سمندر میں تیل تلاش کرنے والی سرکاری کمپنی کرائس آئل ریسرچ کمپنی کو بھیجا جانا ہے کیونکہ اس کمپنی کی شہرت کے پیش نظر اسے ایکریمیا کے قریب شمال بحرالکاہل میں ایک جزیرے یارکا کے ارد گرد تیل کی تلاش کا ٹھیکہ مل چکا ہے اور اس کی شرائط کے مطابق دریافت ہونے والے تیل کے نصف کا مالک گریٹ لینڈ اور نصف کا مالک ایکریمیا ہو گا اس لئے ایکس ون کو وہاں بھجوا دیا گیا ہے۔ اب

کوئی ایکس ون کسی سٹور میں موجود نہیں ہے"....... ہیرالڈ نے کہا۔
" یہ ایکس ون کس لیبارٹری میں تیار ہو رہا ہے"....... ٹائیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔
" اس کی تیاری ختم کر دی گئی ہے کیونکہ حکومت کو خطرہ تھا کہ انہیں چرا لیا جائے گا۔ ایکریمیا نے بھی کوشش کی تھی"....... ہیرالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" کیا تم یہ بات کنفرم کرا سکتے ہو"....... ٹائیگر نے کہا۔
" میں درست کہہ رہا ہوں۔ کنفرمیشن کیسے کی جا سکتی ہے"۔ ہیرالڈ نے چونک کر کہا۔
" وزارت سائنس کا سیکرٹری اسے کنفرم کر سکتا ہے"....... ٹائیگر نے جواب دیا۔
" ہاں۔ میں کرا سکتا ہوں۔ مجھے فون دو"....... ہیرالڈ نے کہا تو رافٹ نے فون اٹھا کر ہیرالڈ کے سامنے رکھ دیا۔ ہیرالڈ نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
" لاؤڈر کا بٹن پریس کر دو"....... ٹائیگر نے کہا تو ہیرالڈ نے اثبات میں ہلاتے ہوئے آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔
" پی اے ٹو سیکرٹری وزارت سائنس "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
" سپیشل سٹورز انچارج ہیرالڈ بول رہا ہوں۔ سیکرٹری صاحب سے بات کرائیں"....... ہیرالڈ نے کہا۔

"یس سر۔ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو "....... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔ لہجہ باوقار تھا۔

"سر۔ میں ہیرالڈ بول رہا ہوں انچارج سپیشل سٹورز"۔ ہیرالڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس ۔ کیا بات ہے ۔ کیوں کال کی ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سر۔ میں نے اس لئے کال کی ہے کہ مجھے اطلاعات ملی ہیں کہ پاکیشیائی ایجنٹ ایکس ون کو واپس حاصل کرنے کے لئے گریٹ لینڈ میں موجود ہیں اس لئے ایکس ون دوبارہ چرا لیا گیا تو پھر مسئلہ بن جائے گا"....... ہیرالڈ نے کہا۔

"آپ کو کیسے اطلاع ملی ۔ پھر آپ کا پاکیشیائی ایجنٹوں سے کیا تعلق ہے"....... دوسری طرف سے سیکرٹری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا تو جناب ان سے کوئی تعلق نہیں ہے البتہ ریڈ سپاٹ کے لئے کام کرنے والا ایک آدمی میرا دوست ہے ۔ اس نے ویسے ہی تذکرہ کیا تھا کہ ایک آدمی جو پاکیشیائی ایجنٹ ہے یہاں دیکھا گیا ہے"....... ہیرالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ۔ ایکس ون یارکا پہنچ چکا ہے اور وہاں کی حفاظت ایکریمیا کی سب سے طاقتور ایجنسی ڈبلیو ڈبلیو کے ذمے لگا دی

گئی ہے کیونکہ حکومت کو بھی بہرحال خدشہ ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس کے پیچھے آ سکتے ہیں اس لئے آپ بے فکر رہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر"....... ہیرالڈ نے کہا تو دوسری طرف سے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو ہیرالڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"اب آپ مطمئن ہیں"....... ہیرالڈ نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن آپ نے پاکیشیائی ایجنٹوں کی بات کیسے کر دی"۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ریڈ سپاٹ کے لئے کام کرنے والا ایک آدمی ٹونی میرا دوست ہے ۔ اس نے واقعی مجھے بتایا تھا کہ خطرناک پاکیشیائی ایجنٹ یہاں موجود ہیں"....... ہیرالڈ نے کہا۔

"اوہ ۔ پھر تو مجھے فوری طور پر اپنی پارٹی کو رپورٹ دینا ہو گی ورنہ یہ ایجنٹ کوئی کارروائی نہ کر دیں"....... ٹائیگر نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ تو آپ کا کام ہے کہ آپ کیا کرتے ہیں اور کیا نہیں ۔ مجھے اب اجازت دیں"....... ہیرالڈ نے اٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اور رافٹ بھی اٹھ کھڑے ہوئے ۔ پھر ہیرالڈ کو سی آف کر کے وہ واپس اپنے دفتر میں آ گئے ۔ ٹائیگر نے ایک لاکھ ڈالر کا چیک رافٹ کو دے دیا۔

"تھینک یو ٹائیگر ۔ تم واقعی اصول پسند آدمی ہو لیکن تم پاکیشیائی ایجنٹوں کا سن کر پریشان ہو گئے ہو ۔ کیا اس کی کوئی خاص

وجہ ہے"....... رافٹ نے چیک تہہ کر کے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

" میں صرف اس لئے پریشان ہو گیا تھا کہ مجھے اپنی پارٹی کو رپورٹ دینے میں دیر نہ ہو جائے ۔ اب میں فوری انہیں رپورٹ دے کر فارغ ہو جاؤں گا ۔ اس کے بعد پارٹی جانے اور اس کا کام ۔ اب مجھے اجازت ۔ تمہارے تعاون کا بے حد شکریہ"....... ٹائیگر نے کہا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا ۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر رافٹ کلب سے نکل کر ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھ گیا ۔ اسے معلوم تھا کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل گرانڈ میں ٹھہرا ہوا ہے اور وہ اب فوری طور پر یہ رپورٹ عمران تک پہنچانا چاہتا تھا اور اس سے اجازت لے کر یار کا جانا چاہتا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل گرانڈ کے ایک کمرے میں موجود تھا ۔ وہ سب پاکیشیا سے براہ راست ایک فلائٹ کے ذریعے یہاں پہنچے تھے ۔ راستے میں بھی گو جولیا نے عمران سے مشن کے بارے میں پوچھنے کی بے حد کوشش کی تھی لیکن عمران نے اسے یہ کہہ کر خاموش کرا دیا تھا کہ یہ انتہائی اہم مشن ہے اس لئے گریٹ لینڈ پہنچ کر بات ہو گی۔

" اب بتاؤ کیا مشن ہے"....... جولیا نے کافی کی پیالی سے آخری گھونٹ لے کر پیالی میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

" ایک ہوتا ہے تجاہل عارفانہ اور ایک ہوتا ہے تجاہل گلابانہ"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی ہنس پڑے۔

" تجاہل عارفانہ تو ہوتا ہے عمران صاحب ۔ یہ تجاہل گلابانہ کا کیا

مطلب ہوا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک سمجھ دار آدمی جب سب کچھ سمجھتے ہوئے بھی جان بوجھ کر لاعلم بن جائے تو اسے تجاہل عارفانہ کہا جاتا ہے اور جب ساری عمر بے چارہ بلبل اپنے محبوب گلاب کے پھول کو اپنے عشق کا قصہ سناتا رہے اور پھر گلاب پوچھے کہ قصہ کیا ہے تو اسے کہتے ہیں تجاہل گلابانہ"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیا مطلب ۔ یہ مثال کیوں دی ہے تم نے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن سب سمجھ رہے تھے کہ اس کا غصہ مصنوعی ہے اور وہ اصل بات کی تہہ تک پہنچ گئی ہے۔

"اسے کہتے ہیں تجاہل عارفانہ"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہم یہی بکواس سننے کے لئے آئے ہیں مس جولیا"...... تنویر سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔

"یہ بکواس نہیں ہے تنویر ساری عمر کا قصہ ہے ۔ وہ کیا کہتے ہیں شاعر کہ یہ ساری عمر کا قصہ ہے ۔ دو چار برس کی بات نہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"جب بھی تم سے مشن کے بارے میں پوچھا جائے تم اسی طرح بکواس شروع کر دیتے ہو"...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مشن کے بارے میں ہی تو بتا رہا ہوں ۔ اب تم خود سوچو کہ جولیا مجھ سے پوچھے کہ اب بتاؤ کیا مشن ہے تو تم خود بتاؤ کہ مجھے کیا جواب دینا چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تم سے تمہارا مشن نہیں پوچھا ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مشن پوچھا ہے ۔ سمجھے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس بار ہم صرف تفریح کرنے آئے ہیں ۔ میں نے تو چیف سے کہا تھا کہ تنویر کو ساتھ نہ بھیجے کیونکہ رقیب روسیاہ ۔ سوری ۔ رقیب روسفید کی موجودگی میں تفریح کیا خاک ہو گی اور تم سب دیکھ رہے ہو کہ میری بات سچ ثابت ہو رہی ہے لیکن چیف کو نجانے مجھ سے کیا پرخاش ہے کہ اس نے پھر بھی تنویر کو ساتھ بھیج دیا"۔ عمران نے کہا۔

"پھر وہی بکواس"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"فون سامنے پڑا ہے ۔ اٹھا کر چیف سے پوچھ لو"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے کہا تو ہے فون سامنے پڑا ہے ۔ اٹھا کر پوچھ لو تاکہ تمہاری تسلی ہو جائے ۔ البتہ میری طرف سے سفارش کر دینا کہ تنویر کو واپس بلا لیا جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا چند لمحے تو خاموش رہی پھر اس نے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کر دیا ۔ وہ بار بار اس طرح عمران کی طرف دیکھ رہی تھی جیسے اس کا خیال ہو کہ ابھی عمران اسے منع کر دے گا لیکن عمران اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔

"مس جولیا۔ہم ہوٹل میں ہیں"....... صفدر نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں صفدر۔ہوٹل ہے تو کیا ہوا۔جب کوئی مشن ہے ہی نہیں تو پھر ڈرنا کیسا"....... عمران نے کہا تو صفدر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور دارالحکومت کا رابطہ نمبر دیں"....... جولیا نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبرز بتا دیئے گئے۔جولیا نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔اس بار تنویر کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ایکسٹو"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں چیف۔ہوٹل گرانڈ گریٹ لینڈ سے۔عمران کا کہنا ہے کہ اس بار کوئی مشن نہیں ہے اور ہم یہاں صرف تفریح کے لئے آئے ہیں جبکہ ہم سب کی انتہائی کوشش کے باوجود وہ کچھ بتانے سے انکاری ہے اس لئے میں نے کال کیا ہے جناب"۔جولیا نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ چیف اس انداز میں کال کرنا پسند نہیں کرتا۔

"عمران درست کہہ رہا ہے۔تم اس بار تفریح کرو گے"۔دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا کے ہاتھ سے واقعی رسیور گر گیا اور سوائے عمران اور کیپٹن شکیل کے باقی سب کے چہرے حیرت کی شدت سے مسخ ہو رہے تھے۔البتہ کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ۔یہ کیسے ممکن ہے۔ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"....... جولیا نے رک رک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں ممکن نہیں ہے۔ہم طویل عرصہ سے مسلسل کام کر رہے ہیں اس لئے چیف کے خیال کے مطابق ہمارے اعصاب کسی بھی لمحے مسلسل کام کرنے کی وجہ سے جواب دے سکتے ہیں اس لئے چیف نے آئندہ کام دینے کی خاطر ہمیں تفریح پر بھیج دیا ہے"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات تھی تو پوری ٹیم کو یہاں آنا چاہئے تھا"۔صفدر نے کہا۔

"کیوں۔وہ تو ویسے بھی آرام کرتے رہتے ہیں۔ان کا کیا ہے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر واقعی ایسی بات ہے تو پھر ہمیں واپس جانا ہو گا۔ہم حکومت کا پیسہ اس طرح تفریح پر ضائع نہیں کر سکتے"....... جولیا نے کہا۔

"بے شک جاؤ۔میری طرف سے اجازت ہے لیکن میں نہیں

جاؤں گا ۔ مجھے مفت میں تفریح کرنے کا موقع مل رہا ہے ۔ میں کیوں موقع ضائع کروں"...... عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ اصل بات بتا دیں۔آپ کی مہربانی ہو گی"۔ صفدر نے کہا۔

" ابھی چیف کی بات سن کر بھی تمہیں یقین نہیں آ رہا"۔ عمران نے کہا۔

" کیپٹن شکیل ۔ تم بتاؤ ۔ تم اس شیطان کے دماغ میں جھانک لیتے ہو"...... جولیا نے کہا۔

" مس جولیا ۔ کیا آپ میری بات پر یقین کریں گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

" ہاں ۔ کیوں نہیں ۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مس جولیا ۔ ہم واقعی یہاں بظاہر تفریح کے لئے ہی آئے ہیں ۔ عمران صاحب سمیت ہم سب اصل چہروں میں ہیں ۔ اگر کوئی مشن ہوتا تو لامحالہ ہم میک اپ میں یہاں آتے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" لیکن تم نے لفظ بظاہر استعمال کیا ہے ۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... جولیا نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے مس جولیا کہ بظاہر یہ ہمارا مشن ہے اور عمران صاحب کسی تک یہ پیغام پہنچانا چاہتے ہیں ۔ ہم واقعی یہاں

سیر و تفریح کے لئے آئے ہیں اس لئے انہوں نے آپ کو خود ہی چیف کو فون کرنے کے لئے کہا ۔ لیکن جہاں تک میرا خیال ہے مشن بہرحال ہے لیکن وہ کوئی اور پورا کر رہا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے ۔ عمران کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

" اور کون ۔ تمہارا مطلب ہے صدیقی اور اس کے ساتھی"۔ جولیا نے کہا۔

" نہیں مس جولیا۔ میں نے اس پر سوچا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ مشن ٹائیگر کے ذمے لگایا گیا ہے کیونکہ جوزف اور جوانا عمران صاحب سے ہٹ کر کوئی مشن اپنے طور پر پورا نہیں کر سکتے اور صدیقی اور اس کے ساتھی کرتے تو لامحالہ مجھے معلوم ہو جاتا کیونکہ یہاں آنے سے پہلے میں صدیقی سے مل کر آیا ہوں اس لئے اب ایک ہی آدمی باقی رہ جاتا ہے اور وہ ہے ٹائیگر جو عمران صاحب کا شاگرد ہے اس لئے وہ یہ کام کر سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے باقاعدہ دلیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" کیا واقعی عمران ۔ کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیپٹن شکیل اپنی رائے دے رہا ہے اور رائے کے بارے میں اسے ہی معلوم ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" عمران صاحب ۔ اگر ہم واقعی تفریح کے لئے آئے ہیں تو پھر یہاں

کمرے میں کیوں بیٹھے ہیں ۔ پھر تو واقعی ہمیں تفریح کرنی چاہئے "۔ صفدر نے ایک اور پہلو سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" میں نے تمہیں منع تو نہیں کیا ۔ البتہ میری تفریح یہی ہے کہ کمرے میں بیٹھ جائے اور بس کیونکہ باہر جو تمہارے لئے دلچسپیاں ہو سکتی ہیں وہ میرے لئے نہیں ۔ میں تو ایک دروازے پر دستک دینے کا قائل ہوں "....... عمران نے جواب دیا تو جولیا کا چہرہ یکلخت گلنار سا ہو گیا ۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی کیونکہ اب وہ عمران کی باتوں میں پنہاں مخصوص اشاروں کو سمجھنے لگ گئی تھی۔

" لیکن مس جولیا تو ہمارے ساتھ جائیں گی ۔ پھر "....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ وہ بھی جولیا کی طرح عمران کی بات سمجھ گیا تھا۔

" کوئی بات نہیں ۔ شاعر کہتے ہیں کہ وصل سے فراق میں زیادہ لطف آتا ہے "....... عمران نے کہا تو اس بار سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب ۔ کیا ٹائیگر آپ کو رپورٹ دے گا "....... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب ایک بار پھر چونک پڑے۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تو تم اسی لئے یہاں بیٹھنا چاہتے ہو ۔ یہ ٹائیگر کیا کر رہا ہے ۔ بتاؤ "....... جولیا نے کہا۔

" وہ یہاں تفریح کے مواقع کی رپورٹ حاصل کر رہا ہے کیونکہ اصل تفریح تو نائٹ کلبوں میں ہوتی ہے "....... عمران نے جواب

دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ کیپٹن شکیل کی بات درست ہے ۔ ٹائیگر یہاں موجود ہے "....... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ لیکن نجانے کیپٹن شکیل کو کیسے معلوم ہو گیا ۔ اب واقعی مجھے اس کے ذہن سے خوف آنے لگا ہے "....... عمران نے کہا۔

" میں نے تو از خود تجزیہ کیا ہے عمران صاحب اور اس کی وجہ بھی بتا دی ہے "....... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پھر ۔ چیف نے کیوں کہا ہے کہ ہم تفریح کرنے یہاں آئے ہیں "....... جولیا نے کہا۔

" اب یہ بات واضح ہو گئی ہے مس جولیا کہ ہمیں صرف سامنے رکھنے کے لئے یہاں بھیجا گیا ہے تاکہ ایجنسیاں ہماری طرف متوجہ رہیں اور ٹائیگر کام کر جائے "....... صفدر نے کہا۔

" لیکن یہ تو سیکرٹ سروس کی توہین ہے کہ ایک عام آدمی مشن مکمل کرے اور ہم یہاں بیٹھے رہ جائیں "....... جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" چیف نے کچھ سوچ کر ہی فیصلہ کیا ہوگا ۔ نجانے کس قسم کے حالات ہیں کہ چیف کو اس فیصلے پر مجبور ہونا پڑا ہے "....... صفدر نے کہا۔

" تم بتاؤ ۔ کیا کر رہا ہے ٹائیگر "....... جولیا نے غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بتایا تو ہے کہ تمہاری تفریح کے لئے مناسب مواقع تلاش کر رہا ہے"....... عمران نے جواب دیا۔

"اس کی مخصوص فریکونسی کیا ہے۔وہ بتاؤ۔میں خود بات کرتی ہوں اس سے"....... جولیا نے کہا۔

"رہنے دیں مس جولیا۔اس طرح چیف کی پلاننگ کی خلاف ورزی بھی ہو سکتی ہے"....... صفدر نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔چند لمحوں بعد اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"....... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔اگر آپ اجازت دیں تو میں حاضر ہو جاؤں"....... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔لاؤڈر کا بٹن پریسڈ تھا اس لئے ٹائیگر کی آواز سب سن رہے تھے۔

"آ جاؤ"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"گڈ شو کیپٹن شکیل۔تمہارا تجزیہ سو فیصد درست ثابت ہوا ہے گڈ شو"....... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

"چیف نے اس بات کی اجازت کیسے دے دی کہ سیکرٹ سروس محض شو پیش بن کر سامنے رہے اور مشن ایک غیر متعلق آدمی مکمل کرے"....... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔آپ جانتی تو ہیں کہ چیف کا نظریہ صرف ملک کے مفاد میں رہتا ہے اور افراد اس کی نظروں میں کوئی اہمیت نہیں رکھتے انہوں نے یہ فیصلہ بھی ملک کے مفاد کو سامنے رکھ کر کیا ہو گا"۔صفدر نے جواب دیا۔

"لیکن اصل مسئلہ ہے کیا۔یہ تو پتہ چلے"....... اچانک تنویر نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"میرا خیال ہے کہ عمران صاحب سے پوچھنے کی بجائے ہمیں ٹائیگر کا انتظار کرنا چاہئے۔سارا مسئلہ خود بخود سامنے آ جائے گا"۔صفدر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیوں۔یہ کیوں نہیں بتا سکتا۔وجہ"....... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بتایا تو ہے کہ ہم تفریح کرنے آئے ہیں اور کیا بتاؤں"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ہونٹ بھینچ کر رہ گئے۔تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو صفدر نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو دروازے پر ٹائیگر اپنی اصل شکل میں موجود تھا۔

"آؤ"....... صفدر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور ٹائیگر صفدر کو سلام کر کے اندر داخل ہوا اور پھر اس نے سب کو سلام کیا اور عمران کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔سب ٹائیگر کی طرف اس طرح دیکھنے لگے جیسے ٹائیگر ابھی کھل جا سم سم کہے گا اور خزانے کا دروازہ کھل جائے گا۔

" باس۔ ایکس ون یہاں موجود نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" ایکس ٹو کے بارے میں معلوم کر لینا تھا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر کے ساتھ ساتھ سب ہی بے اختیار اچھل پڑے۔

" ایکسٹو۔ باس میں اس مشینی پرزے کی بات کر رہا ہوں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

" ایکسٹو بھی تو حکومت کا ایک پرزہ ہے اور پرزہ بھی مشینی جس میں جذبات ہے ہی نہیں۔ بس کام کرو کام۔ نہ تفریح کرو اور نہ تفریح کا سوچو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" آئی ایم سوری باس۔ اب مجھے اجازت دیں"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" بیٹھ جاؤ ٹائیگر اور ہمیں بتاؤ کہ یہ کیا سلسلہ ہے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران نہیں چاہتا کہ ان کے سامنے ٹائیگر اپنی رپورٹ دے اس لئے اس نے ایسی بات کی ہے اور ٹائیگر بھی عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا اس لئے اس نے فوری معذرت کرتے ہوئے واپس جانے کی اجازت طلب کر لی تھی۔

" مس جولیا۔ کوئی بات ہو تو بتاؤں۔ عمران صاحب نے ایک کام بتایا تھا جو میں نے کر دیا اور بس"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سنو۔ تم عمران کے شاگرد ہو گے لیکن ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اس لئے جو کچھ میں پوچھ رہی ہوں وہ سچ سچ بتا دو ورنہ بحیثیت ڈپٹی چیف اگر میں نے کوئی حکم دے دیا تو اس پر فوری عمل درآمد بھی ہو جائے گا اور عمران بھی کچھ نہ کر سکے گا"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں جانتا ہوں مس صاحبہ۔ لیکن"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے الجھے ہوئے انداز میں جواب دیا اور پھر وہ عمران کی طرف اس طرح دیکھنے لگا جیسے اس سے اجازت کا طلب گار ہو۔

" مس جولیا واقعی ڈپٹی چیف ہیں اس لئے جو یہ پوچھیں وہ بتا دو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو جولیا کے چہرے پر فاخرانہ مسکراہٹ ابھر آئی۔

" مس جولیا۔ یہاں گریٹ لینڈ میں ایک کلب ہے جس کا نام رافٹ کلب ہے۔ اس کا مالک رافٹ میرا واقف ہے۔ اس کے تعلقات یہاں کے بڑے لوگوں سے بے حد گہرے ہیں۔ باس نے میری ڈیوٹی لگائی تھی کہ میں اس رافٹ سے مل کر یہاں کی ایک خفیہ تنظیم ایکس ون کے بارے میں معلوم کروں۔ چنانچہ میں رافٹ سے ملا اور رافٹ نے مجھے بتا دیا کہ ایکس ون تنظیم یہاں گریٹ لینڈ میں نہیں ہے اور میں یہی رپورٹ دینے آیا تھا۔ باس نے کہا ہے کہ اگر ایکس ون یہاں موجود نہیں ہے تو اس کی کوئی ذیلی تنظیم ہو سکتی ہے۔ مجھے اس کا پتہ کرنا چاہئے تھا اور رپورٹ دینی

چاہیئے تھی اس لئے میں نے باس سے معذرت کی اور واپس جانے کی اجازت طلب کی تاکہ اس ذیلی تنظیم کے بارے میں معلوم کر سکوں"...... ٹائیگر نے بڑی تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کی تنظیم ہے یہ اور اس کا پاکیشیا سے کیا تعلق ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"مس صاحبہ۔ بقول باس کے یہ تنظیم دوسرے ممالک سے انتہائی قیمتی مشینری کے مخصوص پرزے چراتی ہے اور دوسری کمپنیوں کو فروخت کر دیتی ہے۔ اس تنظیم نے پاکیشیا سے ایک قیمتی پرزہ چرایا ہے اور کسی کو فروخت کر دیا ہے۔ میں نے اس تنظیم کو ٹریس کر کے وہ پرزہ حاصل کرنا تھا لیکن سرے سے یہاں اس نام کی تنظیم ہی نہیں ہے۔ ذیلی تنظیم کے بارے میں مجھے خیال نہ آیا تھا اب جا کر معلوم کروں گا"...... ٹائیگر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کس قسم کا پرزہ ہے یہ اور اس کی کیا تفصیل ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ تو باس کو معلوم ہو گا مس صاحبہ۔ مجھے تو باس نے اس تنظیم کو یہاں ٹریس کرنے کے لئے کہا تھا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی ایسا اطمینان تھا جیسے انہیں اب اصل بات کا علم ہو گیا ہو۔

"شکریہ ٹائیگر۔ ہاں عمران۔ اب تم بتاؤ کہ یہ کس پرزے کا

سلسلہ ہے"...... جولیا نے ٹائیگر کا شکریہ ادا کرنے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو مسلسل خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"ٹائیگر اب اصل بات بھی بتا دو۔ اب یہ سب مطمئن ہو گئے ہیں"...... عمران نے کہا تو سب چونک کر ٹائیگر کی طرف دیکھنے لگے۔

"یس باس۔ رافٹ کے ذریعے میں نے سپیشل سٹور کے انچارج ہیرالڈ کو ٹریس کیا۔ اسے بھاری رقم دے کر یہ معلومات ملی ہیں کہ ایکس ون نامی پرزہ حکومت گریٹ لینڈ نے شمالی بحر اکاہل میں واقع جزیرہ یارکا میں تیل تلاش کرنے والی ایکریمین اور گریٹ لینڈ کی مشترکہ کمپنی کرائس آئل ریسرچ کو بھجوا دیا ہے اور وہ فیکٹری بھی بند کر دی ہے جہاں یہ پرزہ تیار کیا جاتا تھا کیونکہ حکومت گریٹ لینڈ اس پرزے کی ٹیکنالوجی کو عام نہیں کرنا چاہتی۔ وہ اسے صرف اپنے ملک تک ریزرو رکھنا چاہتی ہے تاکہ دوسری کمپنیوں کے مقابلے میں مفادات حاصل کر سکے اور میں نے یہ بات سیکرٹری ڈیفنس کے ذریعے معلوم کر لی کہ پرزہ واقعی یارکا پہنچا دیا گیا ہے"...... ٹائیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ ٹائیگر نے انہیں مطمئن کرنے کے لئے پہلے غلط بیانی کر دی تھی۔

"تم۔ تم نے مجھ سے غلط بیانی کی ہے۔ کیوں"...... جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ ڈپٹی چیف ہیں مس صاحبہ ۔ اس لئے آپ کو وہی بتایا گیا ہے جو ڈپٹی کو بتایا جا سکتا ہے جبکہ عمران صاحب میرے چیف ہیں اس لئے چیف کو وہی کچھ بتایا گیا ہے جو چیف کو بتایا جا سکتا ہے"....... ٹائیگر نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو جولیا اس کے جواب پر بے اختیار ہنس پڑی۔

" تم اس شیطان کے شاگرد ہو لیکن یہ سن لو کہ آئندہ اگر تم نے مجھے ڈاج دینے کی کوشش کی تو نتیجہ تمہارے حق میں انتہائی برا نکلے گا"....... جولیا نے کہا۔

" یس مس صاحبہ ۔ میں سمجھتا ہوں"....... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" کیا یہ بات کنفرم ہے کہ پرزہ یارکا میں ہے"....... عمران نے کہا۔

" یس باس "....... ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر اس کے ساتھ ہی اس نے رافت، ہیرالڈ اور سیکرٹری سائنس سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

" تو اب تم کیا کرنا چاہتے ہو"....... عمران نے کہا۔

" میں آپ سے یارکا جانے کی اجازت طلب کرنے آیا تھا"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" تو ہم کیا کریں گے ۔ یہ بھی سوچا ہے تم نے "....... عمران نے کہا۔

" یس باس ۔ آپ یہاں تفریح کریں تاکہ ریڈ سپاٹ تنظیم جس

نے یہ پرزہ پاکیشیا سے حاصل کیا ہے وہ مطمئن رہے"....... ٹائیگر نے جواب دیا اور اس بار ٹائیگر کے جواب سے عمران کے سارے ساتھیوں کے چہروں پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے اب انہیں اصل بات کا علم ہوا ہو۔

" لیکن اب معاملات تبدیل ہو گئے ہیں ۔ یارکا جزیرہ ایکریمیا کے تحت ہے اور بقول تمہارے سیکرٹری سائنس نے بتایا ہے کہ اس جزیرے پر مشینری کی حفاظت کا کام ایکریمیا کی مخصوص ایجنسی کر رہی ہے اس لئے ریڈ سپاٹ کا تو اس کیس سے کوئی تعلق نہیں رہا"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یس باس ۔ جیسے آپ حکم دیں"....... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ تم جا سکتے ہو ۔ میں تمہیں خود ہی کال کر لوں گا"....... عمران نے کہا تو ٹائیگر اٹھا اور سلام کر کے دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ صفدر اٹھا اور اس نے ٹائیگر کے باہر جانے کے بعد دروازہ اندر سے لاک کیا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

" تم نے ٹائیگر کے ذمے یہ کام خود لگایا تھا یا چیف نے"۔ جولیا نے کہا۔

" میرے کہنے پر چیف نے ۔ کیونکہ پاکیشیا سے یہ پرزہ ریڈ سپاٹ نے حاصل کیا تھا اور ریڈ سپاٹ یہاں خاصی مؤثر ہے اس لئے میرے کہنے پر چیف نے ہمیں یہاں تفریح کے لئے بھیجا تاکہ ریڈ سپاٹ

ہمارے سلسلے میں الجھی رہے اور ٹائیگر اصل بات معلوم کر سکے اور وہی ہوا۔ ٹائیگر نے فوراً ہی اصل بات معلوم کر لی ورنہ ہم یہاں نجانے کہاں کہاں ٹکریں مارتے پھرتے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر اب کیا کرنا ہے۔ کیا ہمیں یارکا جانا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"چیف سے پوچھنا ہو گا"...... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا اور پھر اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں جناب"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی ٹائیگر سے ملنے والی تمام تفصیل دوہرا دی۔

"یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نہیں ہے اس لئے میں نے ممبران کو وہاں تفریح کے لئے بھجوایا تھا تاکہ ٹائیگر وہ پرزہ حاصل کر سکے لیکن اگر یہ پرزہ وہاں نہیں ہے تو اب یہ کیس ہماری طرف سے ختم ہو گیا اور تم سب واپس آجاؤ"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"بڑی مشکل سے تفریح کا موقع ملا تھا وہ بھی ختم"...... عمران نے سیور رکھ کر برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ ٹائیگر کے ساتھ یارکا جائیں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"مجھے کسی پاگل کتے نے تو نہیں کاٹا کہ میں بغیر کسی چیک اور خراجات کے دھکے کھاتا پھروں۔ اس لئے معاملہ ٹائیں ٹائیں فش۔ لکہ صحیح معنوں میں فنش"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے وئے کہا اور اس کے ساتھ ہی سب کے چہروں پر مایوسی کے تاثرات بھر آئے کیونکہ بغیر ہاتھ پیر ہلائے صرف آنے جانے میں ہی معاملہ ختم و گیا تھا۔

فلیسن اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور فلیسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" .... فلیسن نے کہا۔

"وکٹر بول رہا ہوں جناب" .... دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو فلیسن بے اختیار چونک پڑا۔

"یس ۔ کیا رپورٹ ہے ۔ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کر رہے تھے" .... فلیسن نے کہا۔

"باس ۔ عمران اور اس کے ساتھی واپس پاکیشیا چلے گئے ہیں" .... وکٹر نے کہا۔

"اوہ کیوں ۔ کیا مطلب" .... فلیسن نے چونک کر کہا۔

"عمران کا ایک شاگرد ہے جس کا نام ٹائیگر ہے ۔ اس نے رپورٹ دی ہے کہ کوئی پرزہ ایکس ون یہاں سے یارکا پہنچ گیا ہے

جس پر عمران نے فون کر کے سیکرٹ سروس کے چیف سے بات کی تو اس نے کہا یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نہیں ہے اس لئے وہ سب واپس آ جائیں اور پھر وہ سب واپس چلے گئے" .... وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ ۔ یہ انتہائی اہم بات ہے" .... فلیسن نے کہا تو وکٹر نے ٹائیگر کی آمد سے لے کر اس کے واپس جانے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

"ہونہہ ۔ ٹھیک ہے" .... فلیسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رافٹ کلب" .... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رافٹ سے بات کراؤ ۔ میں فلیسن بول رہا ہوں" .... فلیسن نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔ ہولڈ کریں" .... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"رافٹ بول رہا ہوں" .... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"فلیسن بول رہا ہوں رافٹ ۔ چیف آف ریڈ سپاٹ" .... فلیسن نے کہا۔

"اوہ آپ ۔ خیریت ۔ کیسے یاد کیا ہے آپ نے مجھے" .... رافٹ

نے کہا۔

" کیا تم نے کسی پاکیشیائی جس کا نام ٹائیگر ہے اس کی ملاقات سپیشل سٹور کے انچارج ہیرالڈ سے کرائی تھی"....... فلیسن نے کہا۔

"آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"....... رافٹ نے کہا۔

" مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ کیا ہوا اور کیا نہیں ۔ میں صرف کنفرم کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ ٹائیگر دراصل پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کا شاگرد ہے اور یہ گریٹ لینڈ کے ایک مشینی پرزے کے حصول کے لئے یہاں آئے تھے ۔ مجھے مکمل رپورٹ مل چکی ہے اور یہ لوگ مایوس ہو کر واپس بھی جا چکے ہیں لیکن میں کنفرم کرنا چاہتا ہوں"....... فلیسن نے کہا۔

" جی ہاں ۔ ملاقات ہوئی تھی"....... رافٹ نے کہا اور پھر اس نے ساری تفصیل بتا دی۔

" بس ٹھیک ہے ۔ میں بھی یہی معلوم کرنا چاہتا تھا"....... فلیسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" پی اے ٹو سیکرٹری سائنس "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" فلیسن بول رہا ہوں چیف آف ریڈ سپاٹ ۔ سیکرٹری صاحب سے اہم بات کرنی ہے"....... فلیسن نے کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس "....... چند لمحوں بعد سیکرٹری کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" فلیسن بول رہا ہوں جناب "....... فلیسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کیا بات ہے ۔ کیوں کال کی ہے"....... دوسری طرف سے سپاٹ لہجے میں کہا گیا۔

" آپ نے سپیشل سٹور انچارج ہیرالڈ کو فون پر بتایا ہے کہ ایکس ون پرزہ سٹور سے لے کر یارکا بھجوا دیا گیا ہے اور اب وہاں اس کی حفاظت ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسی ڈبلیو ڈبلیو کر رہی ہے"۔ فلیسن نے کہا۔

" آپ کو کیسے یہ معلوم ہوا ۔ کیا ہیرالڈ نے بتایا ہے"۔ سیکرٹری سائنس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں جناب ۔ یہ باتیں یہاں کے ایک رافٹ کلب کے مالک رافٹ نے ایک پاکیشیائی ایجنٹ کے لئے معلوم کرائی ہیں ۔ اس نے ہیرالڈ کو بلا کر اسے بھاری رقم دی اور اس نے اسے بتایا کہ یہ پرزہ یارکا چلا گیا ہے اور پھر ہیرالڈ نے آپ کو فون کر کے اسے کنفرم کرا لیا ۔ اب یہ لوگ لامحالہ یارکا جائیں گے جبکہ ہم یہاں انہیں آسانی سے گھیر سکتے تھے "....... فلیسن نے کہا۔

" تم فکر مت کرو۔ اب یہ لوگ کچھ بھی کر لیں ایکس ون حاصل نہیں کر سکتے ۔ ڈبلیو ڈبلیو بڑی طاقتور ایجنسی ہے اور یارکا جزیرے پر مکمل طور پر ایکریمین کنٹرول ہے اور حکومت گریٹ لینڈ کو حکومت

ایکریمیا نے سیکورٹی کی گارنٹی دی ہے"...... سیکرٹری سائنس نے کہا۔

" لیکن جناب۔ اگر یہ پرزہ وہاں سے چوری کر لیا گیا تو نقصان تو بہرحال حکومت گریٹ لینڈ کو ہی ہوگا"...... فلیپن نے کہا۔

" یہ تمہارے سوچنے کی بات نہیں ہے۔ یہ حکومت کے معاملات ہیں اور حکومت اپنے معاملات کو بہتر سمجھتی ہے دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو فلیپن نے منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ظاہر ہے اب وہ کر بھی کیا سکتا تھا اس لئے اس نے خاموشی میں ہی عافیت سمجھی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا اور اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

" اب کیا پروگرام ہے آپ کا عمران صاحب۔ کیا آپ یارکا سے یہ پرزہ واپس حاصل کریں گے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

" بشرطیکہ یہ واقعی یارکا میں ہو"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔ عمران کی بات سن کر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کیا مطلب۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ ٹائیگر کو باقاعدہ ڈرامہ کر کے چکر دیا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" میرا خیال یہی ہے لیکن میں ساتھیوں سمیت اس لئے واپس آگیا تھا کہ اگر ہم وہاں رہتے تو لامحالہ دوسرے معاملات میں الجھ جاتے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن آپ کو شک کیسے ہو گیا جبکہ سیکرٹری سائنس نے اسے کنفرم کر دیا ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس لئے کہ سیکرٹری نے بتایا ہے کہ اس کی حفاظت ڈبلیو ڈبلیو کر رہی ہے جبکہ مجھے معلوم ہے کہ ڈبلیو ڈبلیو نامی ایکریمین ایجنسی کا دائرہ کار یکسر مختلف ہے۔ وہ ایکریمیا میں ایسی تنظیموں کو ٹریس کرتی ہے جن سے ایکریمیا کے سائنسی مفادات مجروح ہوتے ہوں جبکہ اس ایکس ون کا کوئی تعلق سائنسی مفادات سے نہیں ہے۔ یہ ایک مشینری کا پرزہ ہے۔ تیل تلاش کرنے والی مشینری کا۔ کسی دفاعی مشینری کا نہیں ہے"....... عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ پرزہ وہیں سٹور میں ہی ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ پرزہ وہاں سے واپس لے لیا گیا ہو۔ بہر حال وہ گریٹ لینڈ سے باہر نہیں گیا"....... عمران نے کہا۔

"کیا آپ نے اس بات کو کنفرم بھی کیا ہے یا صرف آپ کے خدشات ہیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"کنفرم تو نہیں کیا لیکن میرا خیال ہے کہ میرے خدشات درست ہیں"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"....... دوسری طرف سے کہا گیا لیکن بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران نے ایکریمیا کی انکوائری کو کال کیا ہے۔

"ویسٹ وے کلب کا نمبر دیں"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ویسٹ وے کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایکسل یاسٹن کلب کا کیا نمبر ہے"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کون ہیں"....... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں"....... چند لمحوں بعد آواز سنائی دی۔

"لائن پر نہیں بلکہ کرسی پر بیٹھا ہوا ہوں۔ اگر ایکریمیا میں کرسی کو لائن کہا جاتا ہے تو یہ اور بات ہے"....... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"اوکے۔ آپ بات کر سکتے ہیں"....... لڑکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نمبر بتا دیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسل یاسٹن کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں ۔ چیف کرز سے بات کراؤ"....... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس"....... تھوڑی دیر بعد کہا گیا۔

"پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا"....... عمران نے کہا۔

"کون پرنس آف ڈھمپ"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا مطلب ۔ کیا پرنس آف ڈھمپ اور بھی ہیں ۔ اب تک میں اسی خوش فہمی میں تھا کہ کنگ آف ڈھمپ کا میں اکلوتا بیٹا ہوں"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب آپ ۔ کیسے فون کیا ہے ۔ کوئی خاص بات ۔ اس بار دوسری طرف سے ہنستے ہوئے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہاری ایجنسی یارکا میں کام کر رہی ہے ۔ جہاں گریٹ لینڈ کی کوئی کمپنی تیل کی تلاش پر مامور ہے"....... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ کیوں"....... کرز نے چونک کر کہا۔

"کمپنی تو گریٹ لینڈ کی ہے ناں"....... عمران نے کہا۔

"آپ کا کیا مسئلہ ہے ۔ آپ بتائیں"....... کرز نے کہا۔

"گریٹ لینڈ سے تیل کی تلاش کرنے والی مشینری کا ایک پرزہ جس کا کوڈ نام ایکس ون ہے وہاں بھیجا گیا ہے ۔ میں اسے کنفرم کرنا چاہتا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"آپ کا اس پرزے سے کیا تعلق ہے"....... کرز نے کہا۔

"وہ پرزہ پاکیشیا سے حاصل کیا گیا ہے"....... عمران نے کہا۔

"آپ مجھے آدھے گھنٹے کا وقفہ دے دیں میں کنفرم کرا لیتا ہوں"....... کرز نے کہا۔

"اوکے"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کرز کیا ڈبلیو ڈبلیو کا چیف ہے"....... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں"....... عمران نے جواب دیا۔

"کیا یہ درست جواب دے گا کیونکہ یہ پرزہ اگر وہاں موجود ہے تو پھر یقیناً وہ سمجھ جائے گا کہ آپ اسے واپس حاصل کرنا چاہیں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ خود ہی وہ پرزہ وہاں سے حاصل کر کے مجھے بھجوا دے گا کیونکہ اتنی سمجھ اس میں ہے کہ ایک پرزے کی خاطر اس کی ایجنسی بھی ختم ہو جائے گی اور خود وہ بھی"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ پھر آدھے گھنٹے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر کے کرز سے رابطہ کیا۔

"کیا رپورٹ ہے کرز"....... عمران نے کہا۔

"وہاں اس نام کا کوئی پرزہ نہیں پہنچا ۔ وہاں کے مشینری انچارج واسٹن نے حکومت گریٹ لینڈ کو کہا تھا کہ ایکس ون اسے بھجوا دیا جائے لیکن حکومت نے انکار کر دیا ہے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق اس پرزے کو ایکریمیا حاصل کر سکتا ہے اور اگر یہ پرزہ

ایکریمیا کے ہاتھ لگ گیا تو پھر گریٹ لینڈ کی مناپلی ختم ہو جائے گی"...... کرز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ حکومت گریٹ لینڈ اس پرزے کو کیوں اس قدر اہمیت دے رہی ہے ۔بہرحال اسے سٹور میں رکھنے کے لئے تو نہیں بنایا گیا ہو گا۔کہیں نہ کہیں تو یہ کام آئے گا ہی سہی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔پی اے ٹو چیف سیکرٹری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ خالصتاً گریٹ لینڈ کا ہی تھا۔

"پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی ۔ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں ۔لارڈ صاحب سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کس موضوع پر بات کرنا چاہتے ہیں ۔لارڈ صاحب بے حد مصروف ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں ان کی وصیت کے بارے میں کنفرم کرنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی ۔ڈی ایس سی (آکسن) آپ کا اصلی بھتیجا

بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"تم ناٹی بوائے ۔کیسے فون کیا ہے ۔کیا کوئی خاص بات ہے"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"آپ اتنے بڑے ملک کے چیف سیکرٹری ہیں ۔کیا آپ کو معلوم ہے کہ سمندر میں تیل کی تلاش کرنے والی مشینری کی مزید کامیابی کے لئے حکومت گریٹ لینڈ نے ایک خاص پرزہ ایجاد کیا ہے جسے ایکسن ون کہا جاتا ہے اور اسے آپ کی حکومت نے ممنوعہ فہرست میں رکھا ہے لیکن ایک کمپنی نے یہ پرزہ حاصل کر کے پاکیشیا بھجوا دیا تاکہ پاکیشیائی کمپنی اپنے ملک کے سمندر سے تیل کی تلاش میں کامیاب ہو سکے لیکن گریٹ لینڈ کی ایک ایجنسی ریڈ سپاٹ کے ایجنٹوں نے یہاں آکر اس کمپنی کے چیف انجینئر کو ہلاک کیا اور اس کے روپ میں یہ پرزہ واپس حاصل کر لیا اور میری معلومات کے مطابق اسے وزارت سائنس کے سپیشل سٹور میں رکھا گیا ہے جس کا انچارج ایک آدمی ہیرالڈ ہے اور پھر اسے کہا گیا ہے کہ یہ پرزہ جزیرہ یارکا میں کام کرنے والی گریٹ لینڈ کی کمپنی کو بھجوا دیا گیا ہے جس کی حفاظت ایکریمین ایجنسی ڈبلیو ڈبلیو کے ذمے ہے لیکن میں نے اصل بات معلوم کر لی ہے کہ یہ پرزہ ابھی تک سپیشل سٹور میں ہے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم کیا چاہتے ہو ۔میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی"۔لارڈ بارٹن نے کہا۔

"میں اس لئے یہ سب کچھ آپ کو بتا رہا ہوں کہ ہم نے یہ پرزہ باقاعدہ خریدا ہے اس لئے یہ اب پاکیشیا کی ملکیت ہے اور مجھے معلوم ہے کہ آپ اصول پسند ہیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ یہ پرزہ پاکیشیا کو واپس بھجوا دیں ورنہ دوسری صورت میں آپ کو پھر مجھ سے کوئی گلا نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں ۔ یہ پرزہ خریدا نہیں گیا کیونکہ یہ ممنوعہ فہرست میں ہے اس لئے یہ فروخت ہو ہی نہیں سکتا ۔ اسے پہلے غیر قانونی طور پر حاصل کیا گیا تھا اور اب پھر تم اسے غیر قانونی طور پر حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہو ۔ بہرحال مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ پرزہ کہاں ہے لیکن یہ بات طے سمجھو کہ یہ گریٹ لینڈ کی ملکیت ہے اس لئے اسے تمہیں واپس نہیں کیا جا سکتا"...... لارڈ بارٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ معلوم تو کریں کہ کیا یہ پرزہ واقعی تیل کی تلاش میں کام آتا ہے یا یہ پرزہ اٹیمک وارہیڈز کی چیکنگ میں کام آتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ خود ہی بتا رہے ہو کہ یہ پرزہ تیل کی تلاش کرنے والی مشینری کا پرزہ ہے اور خود ہی یہ بات کر رہے ہو ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... لارڈ بارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن عمران ان کا لہجہ سن کر سمجھ گیا کہ یہ حیرت سراسر مصنوعی ہے اور لارڈ بارٹن کو اس بارے میں بہت کچھ معلوم ہے۔

"لارڈ صاحب ۔ آپ پرانے دور کے آدمی ہیں جبکہ دنیا بہت آگے جا چکی ہے ۔ آپ معلوم تو کریں ۔ پھر آپ کو خود ہی معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"اگر ایسا ہے بھی سہی جو تم بتا رہے ہو تو پھر تم کیا چاہتے ہو"۔ لارڈ بارٹن نے کہا۔

"اس پرزے کے ذریعے پاکیشیا کے وارہیڈز کی چیکنگ کی گئی ہو گی ۔ میں وہ فلم چاہتا ہوں ورنہ یہ فلم اگر کافرستان کے ہاتھ لگ گئی تو پھر میرے ملک کا دفاع شدید خطرے میں پڑ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ بہرحال میں معلوم کرتا ہوں ۔ تم مجھے ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کرنا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب ۔ یہ آپ نے کیا کہہ دیا ہے ۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں ممکن نہیں ہو سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ پرزہ تو باقاعدہ چکر دے کر حاصل کیا گیا تھا اور پھر ایجنسی کے ذریعے واپس لے جایا گیا اور یہاں اسے باقاعدہ استعمال کر کے کام میں لایا گیا ۔ اگر یہ اس انداز کا پرزہ ہوتا تو لازماً یہاں کے چیف

انجنیئر کو بھی معلوم ہو جاتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ابھی سب کچھ سامنے آجائے گا۔ گھبراؤ نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ایک گھنٹے بعد اس نے ایک بار پھر گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری لارڈ بارٹن سے رابطہ کیا۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

" آئی ایم سوری عمران۔ یہ سب کچھ میرے علم میں لائے بغیر کیا گیا ہے۔ بہرحال میں نے حالات کو کنٹرول کر لیا ہے۔ وہ فلم سر سلطان کو بھجوا دی جائے گی۔ میں نے ایسا بندوبست کر لیا ہے کہ آئندہ اس پرزے کو پاکیشیا کے خلاف استعمال نہیں کیا جائے گا"۔ لارڈ بارٹن نے کہا۔

" شکریہ۔ آپ واقعی اصول پسند ہیں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ بلیک زیرو کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" حیرت ہے عمران صاحب۔ آپ کو اصل بات کا علم کیسے ہوا۔ کچھ بتائیں تو سہی"...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" گریٹ لینڈ کا اصل آدمی اسسٹنٹ انجنیئر تھا۔ اس نے یہ ساری کارروائی کی ہے اور وہ پکڑا جا چکا ہے۔ یہ سب کچھ اس نے بتایا ہے اور چیف انجنیئر کو بھی اس لئے ہلاک کیا گیا کہ اسے بھی اصل

بات کا علم ہو چکا تھا لیکن مسئلہ تھا کہ اس فلم کی واپسی کا۔ اگر ہم وہاں جا کر ریڈ کرتے تو لامحالہ اس فلم کا راز کھل جاتا اس لئے مجھے مجبوراً لارڈ بارٹن کو درمیان میں لانا پڑا"...... عمران نے کہا۔

" لیکن حکومت گریٹ لینڈ نے ایسا کیوں کیا۔ اس کا ہمارے ملک کے وارہیڈز سے کیا تعلق۔ وہ تو ہمارا گہرا دوست ملک ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" سیکرٹری سائنس صاحب کافرستان سے ملے ہوئے تھے۔ یہ ساری سازش کافرستان نے تیار کی تھی۔ میں نے سیکرٹری سائنس کے بارے میں انکوائری کرائی تھی اور مجھے معلوم ہے کہ وہ اکثر کافرستان نجی دورے پر آتا جاتا رہتا ہے اور کافرستان کے چند خاص لوگ بھی اس سے ملتے جلتے رہتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن یہاں سے اس پرزے کو گئے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ کہیں اس فلم کی کاپی کافرستان نہ پہنچ گئی ہو"...... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ وہاں ناٹران کو میں نے الرٹ کیا ہوا تھا"...... عمران نے کہا۔

" مطلب ہے مشن ختم ہو گیا۔ عجیب و غریب مشن تھا یہ"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" مشن کیسے ختم ہو گیا۔ کافرستان دوبارہ بھی تو کوشش کر سکتا ہے۔ سمندر میں تیل کی تلاش تو بہرحال ہوتی ہی رہتی ہے"۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہو فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چیف۔ میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ کافرستان کی پاور ایجنسی کا نیا چیف گریٹ لینڈ میں کافرستان کے خصوصی ایجنٹ کرنل جگدیش کو بلا کو بنایا گیا ہے۔ وہ اس سارے کھیل کے پیچھے تھا اس نے گریٹ لینڈ کے سیکرٹری دفاع کو بھی بھاری رقم دے کر پاکیشیا کے اٹیمک وارہیڈز کی فلم تیار کرانے کی منصوبہ بندی کی لیکن ابھی ابھی اسے اطلاع دی گئی ہے کہ وہ پرزہ اور فلم گریٹ لینڈ کی مرکزی حکومت نے اپنے قبضہ میں لے لئے ہیں اور اب وہ پرزہ اور فلم کافرستان کو روانہ نہیں کی جا سکتی۔ سیکرٹری سائنس نے معذرت کر لی ہے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"پھر کرنل جگدیش کا کیا ردعمل ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اس نے پرائم منسٹر کو باقاعدہ رپورٹ دی ہے کہ کافرستان کا مشن ناکام رہا ہے جبکہ پرائم منسٹر نے یہ پرزہ خود حاصل کرنے کی بات کی تو کرنل جگدیش نے انہیں بتایا کہ یہ آلہ جس سائنس دان

کی ایجاد ہے وہ ہلاک ہو چکا ہے اس لئے اب اسے حاصل نہیں کیا جا سکتا جبکہ گریٹ لینڈ میں جو ایکس ون تیار کئے جا رہے ہیں ان میں یہ صلاحیت نہیں ہے کہ سیٹلائٹ کے ذریعے وارہیڈز کی کوئی فلم بنا سکیں۔ وہ عام سے ایکس ون ہیں۔ اس سائنس دان نے صرف ایک ہی ایکس ون تیار کیا تھا جسے سیکرٹری سائنس نے حاصل کر لیا اور یہ سائنس دان روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا۔ لیکن اب یہ ایکس ون مرکزی حکومت کی تحویل میں جا چکا ہے"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال تم نے الرٹ رہنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ گریٹ لینڈ کی مرکزی حکومت سے اس آلے کو حاصل کرنے کی کوشش کریں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سپورٹس کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لیڈی ایون سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ایون بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی

آواز سنائی دی لیکن لہجہ اور آواز بتا رہی تھی کہ بولنے والی ادھیڑ عمر ہے۔

" کیا علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) لیڈی ایون کو سلام پیش کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" تمہیں کیا ضرورت آن پڑی ہے کہ مجھے فون کرنا پڑا ہے مطلبی آدمی"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" مفلس اور قلاش آدمی کی تو ایک ہی ضرورت ہوتی ہے۔وہ ہے دولت اور یہاں پاکیشیا میں دولت حاصل کرنے کا سب سے آسان طریقہ تو یہی ہے کہ کسی مالدار بیوہ سے شادی کر لی جائے لیکن اب کیا کیا جائے۔تم نے تو قسم کھا رکھی ہے کہ شادی ہی نہیں کرنی"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ میں نے شادی کر لی ہے۔ پیٹر سمتھ سے۔جانتے ہو پیٹر سمتھ کو تم"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

" ارے۔ارے۔تو اس بار قرعہ فال بے چارے پیٹر سمتھ کے نام نکلا ہے۔ مجھے اب اس کو باقاعدہ ہمدردی کا کارڈ بھیجنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

" بکواس مت کرو۔میں نے اسے اچھی طرح پرکھ لیا ہے۔وہ دولت کا بھوکا نہیں ہے۔بہرحال تم بتاؤ کہ کیسے فون کیا ہے"۔ لیڈی ایون نے کہا۔

" ایک سائنسی پرزہ ہے جس کا کوڈ نام ایکس ون ہے۔اسے چیف سیکرٹری لارڈ بارٹن نے اپنے سیکرٹری وزارت سائنس سے حاصل کیا ہے۔صرف اتنا معلوم کرنا ہے کہ چیف سیکرٹری نے یہ پرزہ کہاں بھجوایا ہے"...... عمران نے کہا۔

" وہ تو تمہارا انکل ہے۔اس سے خود ہی پوچھ لو۔مجھے کیوں فون کیا ہے"...... لیڈی ایون نے کہا۔

" وہ بے حد اصول پسند آدمی ہیں اس لئے مجبوری ہے ورنہ خرچہ کرنا ہی نہ پڑتا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے لیڈی ایون بے اختیار ہنس پڑی۔

" ٹھیک ہے۔ ایک لاکھ ڈالر تیار رکھو۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" تو اب آپ خود یہ پرزہ حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔یہ ضروری ہے ورنہ پاکیشیا کے دفاع کو ہر وقت خطرہ لاحق رہ سکتا ہے۔اس بار تو معلوم ہو گیا لیکن آئندہ ہمیں معلوم ہی نہ ہو سکے گا"...... عمران نے کہا۔

" لیکن یہ پرزہ غائب ہونے پر لارڈ بارٹن سمجھ نہیں جائیں گے کہ آپ نے ایسا کیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" سمجھتے رہیں۔ہمیں اپنے ملک کو دیکھنا ہے ان کی سمجھ کو نہیں

دیکھنا"...... عمران کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد عمران نے لیڈی ایون سے دوبارہ رابطہ کیا۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے لیڈی ایون"...... عمران نے کہا۔

"ایک لاکھ ڈالر سے بڑھ کر فیس دو لاکھ ڈالر ہو گئی ہے۔ بولو"۔ دوسری طرف سے لیڈی ایون نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ اگر تم اس طرح فیس بڑھاتی رہیں تو مجھے مجبوراً عید مبارک والے نوٹ تمہارے اکاؤنٹ میں جمع کرانے پڑیں گے"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ عید مبارک والے نوٹوں کا کیا مطلب ہوا"۔ لیڈی ایون نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے ہاں عید کے موقع پر ایسے کرنسی نوٹ چھاپے جاتے ہیں جو بالکل اصل کی طرح ہوتے ہیں لیکن ان پر عید مبارک لکھا ہوا ہوتا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے لیڈی ایون کے بے اختیار ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"بینک والے مجھ پر مقدمہ کر دیں گے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ تمہارے معاملات کو دیکھنے کے لئے مجھے بھاری رقومات خرچ کرنا پڑتی ہیں۔ صرف ایک گھنٹے کے اندر مجھے ڈیڑھ لاکھ ڈالر خرچ کرنا پڑے ہیں تب جا کر مکمل معلومات ملی ہیں"...... لیڈی ایون نے کہا۔

"چلو شکر ہے معاملہ ڈیڑھ لاکھ تک ہی رہ گیا ورنہ تمہارا کیا ہے

تم تو پچاس لاکھ بھی خرچ کر سکتی تھیں۔ ٹھیک ہے لے لینا ڈیڑھ لاکھ"...... عمران نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا مطلب۔ میرے پچاس ہزار ڈالر کہاں گئے"...... لیڈی ایون نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارے پچاس ہزار ڈالر تمہارے خاوند پیٹر سمتھ کو بھجوا دوں گا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم نے اسے صرف گنتی کرنے پر ہی رکھا ہوا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے لیڈی ایون بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"وہ خود کسی لارڈ سے کم نہیں ہے۔ بہرحال سنو۔ جس آلے کی تم بات کر رہے ہو اور جس کا نام تم نے ایکس ون بتایا ہے اس نے واقعی گریٹ لینڈ کی مرکزی حکومت کو چکرا کر رکھ دیا ہے۔ بظاہر یہ عام سا مشینی پرزہ ہے جس کی تجارتی سطح پر کوئی اہمیت ہو تو ہو سائنسی سطح پر نہیں ہے لیکن تم نے چیف سیکرٹری لارڈ بارٹن کو فون کر کے چونکا دیا تھا کیونکہ انہیں علم ہے کہ تم جیسا شخص ایک عام سے پرزے کے لئے اس قدر تگ و دو نہیں کر سکتا۔ اس لئے انہوں نے یہ پرزہ حاصل کر کے سب سے پہلے اس کی چیکنگ کے لئے سی سائنس ریسرچ لیبارٹری میں اسے بھجوا دیا اور وہاں سے جو رپورٹ آئی اس نے سب کو حیرت زدہ کر دیا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق یہ پرزہ صرف سمندر میں تیل کی تلاش میں استعمال ہونے والا مشینری کا پرزہ نہیں ہے بلکہ اس میں ایسے آلات نصب ہیں جو اس

مشینری سے جس میں یہ نصب ہوتا ہے، طاقت لے کر قریب ترین کسی ایسے سیٹلائٹ سے رابطہ کرتا ہے جس میں اٹیمک وارہیڈز کو تلاش کرنے کی مشینری موجود ہوتی ہے اور پھر اس سیٹلائٹ کی مدد سے یہ اس ملک کی جہاں یہ نصب ہوتا ہے وارہیڈز کی موجودگی اور اس کے گردو نواح کی مکمل فلم تیار کر لیتا ہے ۔ یہ پرزہ گریٹ لینڈ کے ایک سائنس دان ڈاکٹر رینالڈ کی ایجاد ہے ۔ انہوں نے یہ آلہ فیکٹری سے لے کر اس میں تبدیلیاں کر کے اسے خفیہ طور پر تیار کیا تھا ۔ پھر وہ ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے اور یہ آلہ واپس سٹور میں بھجوا دیا گیا۔ وہاں سے اسے پاکیشیا لے جایا گیا۔ پھر واپس لایا گیا اور اس میں پاکیشیا کے وارہیڈز کی فلم موجود تھی جو لارڈ بارٹن نے اپنے قبضہ میں کر لی اور اس آلے کو مزید ریسرچ کے لئے سپر سائنس لیبارٹری میں بھجوا دیا تاکہ اس پر مزید کام کر کے اسے دفاعی طور پر مزید فائدہ مند بنایا جا سکے"...... لیڈی ایون نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" گڈ ۔ اس تفصیل سے پتہ چلتا ہے کہ تم نے واقعی ڈیڑھ لاکھ ڈالر خرچ کئے ہیں ورنہ دو گھنٹوں میں اس قدر تفصیل حاصل نہیں ہو سکتی ۔ لیکن تم نے یہ نہیں بتایا کہ وہ فلم کہاں ہے اور اس کی کاپیاں کی گئی ہیں یا نہیں"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" مجھے تمہاری فطرت کا بخوبی اندازہ ہے اس لئے میں نے اس

بارے میں بھی معلومات حاصل کی ہیں ۔ فلم لارڈ بارٹن کی کسٹڈی میں تھی اور انہوں نے اسے پاکیشیا کے سیکرٹری خارجہ سر سلطان کو سرکاری طور پر بھجوانے کے احکامات دے دیئے ہیں اور پھر وہ فلم ایک خصوصی میسنجر کے ذریعے پاکیشیا بھجوا دی گئی ۔ اس خصوصی میسنجر کا نام سمتھ ہے اور وہ چیف سیکرٹری آفس کا ملازم ہے اور اس کی ڈیوٹی ہی یہی ہے کہ وہ حکومتی چیزوں کو دوسروں تک پہنچاتا ہے اور اس سلسلے میں اسے خصوصی ٹریننگ دی گئی ہے"...... لیڈی ایون نے جواب دیا۔

" کیا وہ وہاں سے روانہ ہو چکا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" ہاں ۔ ابھی دو گھنٹے پہلے اس کی فلائٹ روانہ ہوئی ہے اور وہ آج رات کو کسی بھی وقت پاکیشیا پہنچ جائے گا"...... لیڈی ایون نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ اب اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بینک کے بارے میں بتا دو"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی تو عمران نے ایک بار پھر شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

" میرا خیال ہے کہ اس سمتھ کی نگرانی کی جائے یا اس سے ایئر پورٹ سے ہی یہ فلم لے لی جائے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیوں ۔ یہ خیال کیوں تمہارے ذہن میں آیا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے کہ آپ نے اس سلسلے میں کافرستان کا حوالہ دیا ہے۔ یقیناً کافرستان کے ایجنٹوں کو معلوم ہو گیا ہو گا اور وہ اس سمت سے یہ فلم حاصل کر سکتے ہیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی۔ ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ ٹھیک ہے۔ میں خود ایئر پورٹ چلا جاؤں گا"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

پاور ایجنسی کا نیا چیف کرنل جگدیش لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک تھا۔ کرنل جگدیش کا تعلق بظاہر فارن سروس سے تھا اور وہ گریٹ لینڈ میں کافرستانی سفارت خانے میں بطور ملٹری اتاشی کام کرتا تھا لیکن اصل میں کرنل جگدیش انتہائی منجھا ہوا ایجنٹ تھا اور اس نے گریٹ لینڈ، ایکریمیا اور کارمن میں انتہائی سخت ٹریننگ لے رکھی تھی۔ گریٹ لینڈ میں کافرستان کے مفادات کے سلسلے میں کرنل جگدیش نے ایسے ایسے کارنامے سرانجام دیئے تھے کہ کافرستان کے اعلیٰ حکام اس کے گرویدہ ہو گئے۔ خاص طور پر پرائم منسٹر صاحب اس کے بے حد مداح تھے کیونکہ کرنل جگدیش نے پرائم منسٹر صاحب کے ذاتی معاملات کے سلسلے میں بھی گریٹ لینڈ میں خاصے کام کئے تھے اس لئے پرائم منسٹر صاحب نے صدر صاحب سے بات کر کے کرنل جگدیش کو پاور ایجنسی کا سربراہ مقرر کر دیا۔ صدر

صاحب بھی کرنل جگدیش کے کارناموں سے واقف تھے اس لئے انہوں نے بھی بخوشی اس تعیناتی کی منظوری دے دی تھی اور کرنل جگدیش گزشتہ دو ماہ سے پاور ایجنسی کا چیف بن چکا تھا۔ اس نے چیف بنتے ہی پاور ایجنسی میں نہ صرف تنظیمی تبدیلیاں کی تھیں بلکہ اس نے ملٹری انٹیلی جنس سے بھی چیدہ چیدہ افراد کو پاور ایجنسی میں شفٹ کرا کر ایک سپیشل گروپ تیار کر لیا تھا جس کا نام اس نے بلیک گروپ رکھا تھا۔ کرنل جگدیش اس وقت اپنے آفس میں بڑی بے چینی کے انداز میں ٹہل رہا تھا۔ وہ بار بار مڑ کر میز پر پڑے ہوئے فون کو دیکھتا اور پھر سامنے دیوار پر لگے ہوئے کلاک کو دیکھتا اور ایک بار پھر ٹہلنا شروع کر دیتا۔ چند لمحوں بعد اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل جگدیش نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... کرنل جگدیش نے تیز لہجے میں کہا۔

"بھنڈر داس بول رہا ہوں باس"....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کہاں سے بول رہے ہو۔ کیا رپورٹ ہے"....... کرنل جگدیش نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں تارکی سے بول رہا ہوں۔ فلائٹ نے یہاں دو گھنٹوں کے لئے رکنا تھا اس لئے ہم یہاں سمتھ کے انتظار میں تھے اور پھر سمتھ جیسے ہی ایئر پورٹ لاؤنج میں پہنچا ہم اسے ایک طرف لے گئے اور پھر اسے ہلاک کر دیا گیا۔ اس کی تلاشی لینے پر ایک چھوٹا سا

ڈبہ مل گیا جس پر سر سلطان سیکرٹری وزارت خارجہ لکھا ہوا تھا اور بھیجنے والے کا نام چیف سیکرٹری گریٹ لینڈ۔ میں نے ایئر پورٹ پر اطلاع دے دی کہ سمتھ صاحب تارکی میں ڈراپ ہو گئے ہیں اس لئے فلائٹ ان کے بغیر پاکیشیا چلی گئی۔ اس کے بعد میں آپ کو فون کر رہا ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کسی نے تمہیں چیک تو نہیں کیا"....... کرنل جگدیش نے پوچھا۔

"نہیں باس۔ ہم نے ہر طرح سے احتیاط کی ہے"....... بھنڈر داس نے جواب دیا۔

"تم تیز رفتار طیارہ چارٹرڈ کرا کر جس قدر جلد ممکن ہو سکے کافرستان پہنچو۔ اس پیکٹ کا خصوصی طور پر خیال رکھنا"....... کرنل جگدیش نے کہا۔

"یس باس۔ میں چار گھنٹوں میں پہنچ جاؤں گا"....... بھنڈر داس نے کہا تو کرنل جگدیش نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر پہلے جیسی بے چینی نہیں تھی لیکن اب اسے چار گھنٹے گزارنے مشکل ہو رہے تھے۔ اس نے الماری سے شراب کی بوتل نکالی اور شراب پینے میں مصروف ہو گیا اور پھر ایک ایک لمحہ اس نے مشکل سے کاٹتے ہوئے ساڑھے چار گھنٹے گزار دیئے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل جگدیش نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... کرنل جگدیش نے کہا۔

"پی تھری بھنڈر داس یہاں آفس میں موجود ہے باس"۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"اسے فوراً میرے پاس بھیجو"....... کرنل جگدیش نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں کرنل جگدیش کو سلام کیا۔

"آؤ بیٹھو بھنڈر داس۔ تم نے ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ کافرستان تم پر ہمیشہ فخر کرتا رہے گا"....... کرنل جگدیش نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب آپ کی مہربانی ہے باس۔ آپ نے ہماری ٹریننگ ہی ایسی کی ہے"....... بھنڈر داس نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیب سے ایک چھوٹا سا پیکٹ نکال کر اس نے کرنل جگدیش کے سامنے رکھ دیا کرنل جگدیش نے جھپٹ کر پیکٹ اٹھایا اور الٹ پلٹ کر اسے غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ اس کا چہرہ جذبات کی حدت سے سرخ ہو رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو"....... کرنل جگدیش نے کہا تو بھنڈر داس اٹھ کر کھڑا ہوا اور سلام کر کے واپس مڑ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد کرنل جگدیش نے باکس اٹھا کر جیب میں رکھا اور ڈائریکٹ فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پرائم منسٹر ہاؤس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف آف پاور ایجنسی کرنل جگدیش بول رہا ہوں۔ پرائم منسٹر صاحب سے ایک ایمرجنسی بات کرنی ہے"....... کرنل جگدیش نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"....... چند لمحوں بعد پرائم منسٹر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کرنل جگدیش بول رہا ہوں سر۔ انتہائی اہم ترین مسئلے پر آپ سے بات کرنی ہے۔ چند لمحے عنایت کر دیں"....... کرنل جگدیش نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسئلہ کیا ہے"....... پرائم منسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انتہائی اہم ترین مسئلہ ہے۔ ملک کے مفاد کا سر"....... کرنل جگدیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ آ جاؤ"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل جگدیش نے رسیور رکھا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار پرائم منسٹر ہاؤس کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ کچھ ضروری اندراجات کے بعد وہ پرائم منسٹر کے مخصوص آفس میں داخل ہو رہا تھا۔ اس نے اندر داخل ہوتے ہی باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ

کیا۔

" آؤ بیٹھو کرنل جگدیش "....... پرائم منسٹر نے سنجیدہ لہجے میں کہ
تو کرنل جگدیش مؤدبانہ انداز میں میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی
کرسی پر بیٹھ گیا۔اس نے جیب سے وہی باکس نکالا جو بھنڈر داس
نے لا کر دیا تھا اور پرائم منسٹر کے سامنے رکھ دیا۔

" یہ کیا ہے "....... پرائم منسٹر نے چونک کر کہا اور باکس کو اٹھ
کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔

" سر سلطان سیکرٹری خارجہ پاکیشیا۔ کیا مطلب۔ کیا ہے یہ "۔
پرائم منسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ۔ یہ جناب۔ پاکیشیا کے ایٹمی وارہیڈز کے بارے میں تفصیلی
فلم اس میں موجود ہے "....... کرنل جگدیش نے کہا تو پرائم منسٹر بے
اختیار اچھل پڑا۔اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے
تھے۔

" پاکیشیا کے ایٹمی وارہیڈز کی تفصیل۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہہ
رہے ہو تم "....... پرائم منسٹر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے انہیں
کرنل جگدیش کی بات پر یقین نہ آرہا ہو۔

" سر۔ میں نے گریٹ لینڈ میں عمر گزاری ہے اس لئے وہاں کے
بے شمار گروپس سے میرے قریبی تعلقات ہیں۔ گریٹ لینڈ کی
وزارت سائنس کے سیکرٹری آرتھر بھی میرے انتہائی قریبی دوست
رہے ہیں۔ویسے وہ شخص دولت کا پجاری بھی ہے اور عیاش طبع آدمی

بھی۔اس نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ گریٹ لینڈ کے ایک سائنس
دان نے ایک ایسا آلہ تیار کیا ہے جس کی مدد سے کسی بھی ملک کے
ایٹمی وارہیڈز کے بارے میں تفصیلی فلم اس انداز میں تیار کی جا سکتی
ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو سکے اور یہ ایسی بات تھی کہ
میں چونک پڑا۔ پھر میں نے اسے مزید کریدا تو معلوم ہوا کہ گریٹ
لینڈ کا ایک سائنس دان رینالڈ نامی تھا جس نے تیل کی تلاش میں
کام کرنے والی مشینری کے ایک پرزے جسے ایکس ون کہا جاتا ہے،
میں ایسی تبدیلیاں کی ہیں کہ ایکس ون کے تیل کی تلاش میں کام
کرنے کے ساتھ ساتھ اس علاقے میں اپنا رابطہ کسی ایسے سیٹلائٹ
سے بھی کر لیتا ہے جس میں ایٹمی وارہیڈز کی تلاش کے سلسلے میں
مشینری موجود ہو۔ ہر ملک اپنے ایٹمی وارہیڈز کو ایسے سیاروں میں
موجود مشینری سے چھپانے کے لئے ان پر ایسی مخصوص کوٹنگ کرا
دیتے ہیں کہ باوجود کوشش کے ان کی فلم نہیں بن سکتی لیکن
سائنس دان رینالڈ نے جو آلہ تیار کیا تھا وہ ایسے سگنلز استعمال کرتا
تھا کہ ہر صورت میں یہ فلم تیار ہو جاتی تھی لیکن یہ فلم تیار ہونے
میں چار پانچ ماہ کا وقفہ چاہئے تھا۔ویسے بظاہر یہ عام سا پرزہ ہے جو
سمندر میں تیل کی تلاش کرنے والی مشینری کی کارکردگی کو مزید
بڑھاتا ہے۔اس پر میں نے سوچا کہ اسے پاکیشیا کے ایٹمی وارہیڈز کی
فلم بنانے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔چنانچہ میں نے اس کے
لئے ایک گہری گیم کھیلی۔ پاکیشیا کی ایک کمپنی تیل کی تلاش کا کام

کر رہی تھی ۔ میں نے اس کے چیف انجنیئر اور اسسٹنٹ انجنیئر
بھاری دولت دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ اس پرزے ایکم
ون کو گریٹ لینڈ سے اسمگل کرائے ۔ چنانچہ میری کوشش کامیاب
رہی اور یہ پرزہ غیر قانونی طور پر پاکیشیا پہنچ گیا اور مشینری میں نصب
ہو گیا ۔ چیف انجنیئر ایسا آدمی تھا جو بے حد وطن پرست تھا جبکہ
اسسٹنٹ انجنیئر میرے ڈھب کا آدمی تھا اس لئے میں نے اسسٹنٹ
انجنیئر کو بھاری رقم دے کر اس آلے کے اس مخصوص حصے
آپریٹ کرا دیا اور فلم تیار ہونے لگ گئی ۔ چار پانچ ماہ گزر گئے تو میں
نے سیکرٹری سائنس کو جا کر بتایا تو اس نے گریٹ لینڈ کی ایجنسی
کے ذریعے یہ پرزہ واپس منگوا لیا ۔ اب صرف سیکرٹری سائنس
بھاری رقم دے کر یہ پرزہ میں نے حاصل کرنا تھا کہ اچانک گریٹ
لینڈ کے چیف سیکرٹری صاحب نے یہ پرزہ ان سے طلب کر لیا اور
انہوں نے کسی سپر سائنس لیبارٹری میں اس پرزے کو بھجوا دیا جہاں
یہ معلوم ہو گیا کہ اس میں کیا ڈیوائس استعمال کی گئی ہے اور وہ فلم
حاصل کر لی گئی جو میں نے تیار کرائی تھی ۔ گریٹ لینڈ کے چیف
سیکرٹری انتہائی بااصول آدمی ہیں اس لئے انہوں نے یہ فلم پاکیشیا
کے سیکرٹری خارجہ سر سلطان کو بھجوانے کے احکامات جاری کر دیئے
چیف سیکرٹری آفس میں ایک سپیشل مینجر ہے جس کا نام سمتھ ہے
وہ اس فلم کو اس باکس میں پیک کر کے گریٹ لینڈ سے پاکیشیا
روانہ ہو گیا ۔ اس طیارے نے تارکی میں دو گھنٹے رکنا تھا اور میرے

آدمی اتفاق سے وہاں موجود تھے ۔ میں نے انہیں کہا کہ اس سمتھ نامی
سپیشل مینجر کو ہلاک کر کے باکس اس سے اڑا لیا جائے ۔ چنانچہ
میرے آدمیوں نے ایسے ہی کیا ۔ اس آدمی کی لاش غائب کر دی گئی
اور پرزہ حاصل کر لیا گیا اور ایئر پورٹ حکام کو یہی اطلاع دی گئی کہ
وہ آدمی تارکی میں ڈراپ ہو گیا ہے کیونکہ اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے اس
لئے کسی نے پرواہ نہ کی ۔ میرا آدمی فوراً ہی ایک چارٹرڈ فلائٹ سے
کافرستان پہنچ گیا اور اس نے باکس لا کر مجھے دیا جو میں نے آپ کی
خدمت میں پیش کر دیا ہے ۔ کرنل جگدیش نے تفصیل سے سب کچھ
بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ ویری سٹرینج ۔ اس قدر گہرا منصوبہ آپ نے اپنے طور
پر بنایا اور پھر اس میں کامیابی بھی حاصل کر لی ۔ اوہ ۔ حیرت انگیز ۔
انتہائی حیرت انگیز ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا انتخاب درست ثابت
ہوا ہے ۔ اس کا آپ کو خصوصی انعام دیا جائے گا"...... پرائم منسٹر
نے کہا۔

"جناب ۔ یہ میرے لئے انتہائی معمولی بات ہے اور کافرستان کی
خاطر تو میں اس سے بھی بڑے بڑے منصوبوں کو کامیاب کر سکتا
ہوں"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ آپ جائیں ۔ میں ابھی جا کر صدر صاحب سے بات
کرتا ہوں ۔ پھر اس فلم کو چیک کیا جائے گا ۔ اس کے بعد آپ سے
بات ہو گی"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر"...... کرنل جگدیش نے کہا اور اٹھ کر اس نے ایک
بار پھر فوجی انداز میں سیلوٹ کیا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس
کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے
معلوم تھا کہ اس نے واقعی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے ا
یقیناً اسے اس کا اس کے تصور سے بھی بڑا انعام ملے گا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو
حسب عادت احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔
"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا لیکن اس کے لہجے
میں موجود سنجیدگی کو محسوس کر کے بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا
تھا۔
"کیا ہوا ہے عمران صاحب۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔
بلیک زیرو نے دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
"ہاں ۔لارڈ بارٹن کا بھیجا ہوا سپیشل میسنجر تارکی میں ڈراپ ہو
گیا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔
"کیوں ۔وجہ"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"میں نے ایئرپورٹ پر فون کر کے اس سمتھ کے بارے میں
معلومات حاصل کیں اور پھر تارکی میں فارن ایجنٹ عاصم کو کہہ دیا

ہے کہ وہ اس سمتھ کو ٹریس کر کے یہاں کال کرے"....... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ کیوں ڈراپ ہوا ہے۔ اس کی وجہ"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"لارڈ بارٹن کے آفس سے اس سمتھ کے بارے میں جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق یہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے اور آج تک اس نے کبھی اپنے کام میں معمولی سی کوتاہی نہیں کی اس لئے میرا خیال ہے کہ اسے۔ ڈراپ کرایا گیا ہے"....... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کس نے ایسا کیا ہوگا"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے یہ کام کافرستان والوں کا ہے۔ بہرحال ابھی فون آنے پر معلوم ہو جائے گا"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"تارکی سے عاصم بول رہا ہوں جناب"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"....... عمران نے کہا۔

"سر۔ اس سمتھ کی لاش ایئرپورٹ کے ایک گٹر میں پھنسی ہوئی پولیس کو دستیاب ہوئی ہے۔ اسے بے ہوشی کے عالم میں گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ اس کی جیبوں سے کوئی فلم رول، باکس یا فائل

کچھ نہیں ملا"....... عاصم نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی موت کا کیا وقت معلوم کیا گیا ہے"....... عمران نے کہا۔

"پوسٹ مارٹم کے مطابق تقریباً یہ وہی وقت تھا جب وہ فلائٹ سے تارکی میں ڈراپ ہوا تھا"....... عاصم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"قاتلوں کے بارے میں کوئی سراغ ملا ہے"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ پولیس کو صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ دو ایشیائی اس سے ملتے دیکھے گئے۔ پھر سمتھ ان دونوں ایشیائیوں کے ساتھ لاؤنج سے ایک طرف چلا گیا۔ اس کے بعد ان میں سے ایک ایشیائی نے ہی ایئرپورٹ حکام کو اطلاع دی کہ سمتھ تارکی میں ڈراپ ہو گیا ہے۔ اب پولیس ان ایشیائیوں کو تلاش کر رہی ہے"....... عاصم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے ایئرپورٹ سے معلومات حاصل کی ہیں کہ وہ ایشیائی دوبارہ آئے تھے"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے ایئرپورٹ پر انکوائری کی ہے۔ ان میں سے ایک ایشیائی کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا جانے والی فلائٹ کے آدھے گھنٹے بعد اس نے کافرستان کے لئے جیٹ طیارہ چارٹرڈ کرایا اور وہ اکیلا اس میں سوار ہو کر کافرستان چلا گیا۔ پولیس کو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا"....... عاصم نے کہا۔

" اس طیارے کے بارے میں تفصیلات کیا ہیں "....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیلات بتا دی گئیں۔

" اس ایشیائی کا حلیہ اور اس کے قدوقامت کے بارے میں کیا تفصیل ہے "....... عمران نے پوچھا۔

" ایئرپورٹ پر اس کے کاغذات کے مطابق اس کا نام بھنڈر داس ہے اور وہاں کے لوگوں سے اس کا جو حلیہ معلوم ہوا ہے وہ میں بتا دیتا ہوں "....... عاصم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔

" ٹھیک ہے ۔ اتنا ہی کافی ہے "....... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ناٹران بول رہا ہوں "....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

" تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی "....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یہاں سب اوکے ہے سر ۔ میں نے ہر طرف سے معلوم کر لیا ہے "....... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ایک آدمی کا حلیہ اور قدوقامت نوٹ کرو "....... عمران نے کہا اور پھر اس نے عاصم کی بتائی ہوئی تفصیلات دوہرا دیں۔

" یہ آدمی تارکی سے چارٹرڈ جیٹ طیارے کے ذریعے کافرستان پہنچا ہے ۔ کاغذات کی رو سے اس کا نام بھنڈر داس ہے ۔ تم اس کے

بارے میں معلومات حاصل کر کے فوراً رپورٹ دو ۔ میں تمہاری رپورٹ کا انتظار کروں گا "....... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ آپ کا اندازہ درست تھا اور اس گیم کے پیچھے کافرستان ہے "....... بلیک زیرو نے کہا۔

" پاکیشیائی اٹیمک وارہیڈز میں سب سے زیادہ دلچسپی انہیں ہی ہو سکتی ہے "....... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو "....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" ناٹران بول رہا ہوں جناب "....... دوسری طرف سے ناٹران کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" یس ۔ کیا رپورٹ ہے "....... عمران نے کہا۔

" باس ۔ یہ آدمی بھنڈر داس ایئرپورٹ سے سیدھا پاور ٦ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر گیا ۔ وہاں پاور ٦ ایجنسی کے نئے چیف کرنل جگدیش سے ملا اور پھر واپس اپنی رہائش گاہ پر چلا گیا اور اب بھی وہیں ہے ۔ البتہ یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ بھنڈر داس سے ملاقات کے بعد کرنل جگدیش فوری طور پر پرائم منسٹر ہاؤس گیا اور اس نے پرائم منسٹر سے ملاقات کی ۔ اس کے بعد وہ واپس اپنے ہیڈ کوارٹر آ گیا جبکہ پرائم منسٹر ہاؤس سے معلوم ہوا ہے کہ پرائم منسٹر کرنل جگدیش سے

ملاقات کے بعد فوری طور پر پریذیڈنٹ ہاؤس چلے گئے ۔ میں نے وہاں سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن یہ ملاقات انتہائی خفیہ رکھی گئی ہے ۔ البتہ اتنا معلوم ہوا ہے کہ صدر صاحب نے اس ملاقات کے بعد کافرستان کے معروف ایٹمی سائنس دان ڈاکٹر پردیپ کو کال کیا اور اس سے خفیہ میٹنگ کی ۔ اس کے بعد ڈاکٹر پردیپ واپس ایٹمی مرکز میں چلے گئے اور اب تک وہاں ہیں"۔ ناٹران نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اس بھنڈر داس کو گھیر کر معلوم کرو کہ کیا اس نے تارکی میں گریٹ لینڈ کے سپیشل مینجر سمتھ کو ہلاک کر کے اس سے کوئی فلم حاصل کی ہے یا نہیں ۔ اگر کی ہے تو یہ فلم اس نے کیا کرنل جگدیش کو دی ہے اور اس کے ساتھ ہی پریذیڈنٹ ہاؤس سے معلوم کرو کہ ڈاکٹر پردیپ نے صدر صاحب کو کیا رپورٹ دی ہے"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ سارا کام پاور ایجنسی نے کیا ہے حالانکہ پہلے تو پاور ایجنسی اتنی فعال نہ تھی"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلے پاور ایجنسی کی چیف مادام ریکھا تھی اور وہ اوسط ذہانت کی مالک تھی اس لئے میں اسے اور شاگل کو زندہ چھوڑ دیا کرتا تھا لیکن پھر جولیا نے مادام ریکھا کو ہلاک کر دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کی

جگہ اب یہ آدمی کرنل جگدیش سامنے آگیا اور جو رپورٹ ناٹران نے دی ہے اس کے مطابق کرنل جگدیش مادام ریکھا سے بہرحال زیادہ ذہین اور بہتر ثابت ہو رہا ہے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جولیا نے مادام ریکھا کو اس لئے ہلاک کر دیا ہو گا کہ اس نے آپ کو اس میں دلچسپی لیتے دیکھ لیا ہو گا"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے ۔ یہ کیا بات ہوئی ۔ میں آزاد آدمی ہوں جس میں چاہوں دلچسپی لوں جس میں چاہوں نہ لوں"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ واقعی آزاد آدمی ہیں ۔ اسی لئے تو جولیا کو مادام ریکھا کو گولی مارنا پڑی تاکہ آپ کی آزادی مزید آگے نہ بڑھ سکے"....... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری بات سن کر مجھے ایک لطیفہ یاد آگیا ہے ۔ جب پاکیشیا آزاد ہوا تو ایک آدمی سڑک پر اپنی چھڑی گھماتا ہوا جا رہا تھا ۔ اچانک اس کی چھڑی قریب سے گزرتے ہوئے ایک آدمی کی ناک سے ٹکرائی اس نے جب احتجاج کیا تو چھڑی گھمانے والے نے کہا کہ اب تم احتجاج نہیں کر سکتے کیونکہ اب آزادی ہے ۔ اس پر دوسرے آدمی نے کہا کہ تمہاری یہ آزادی اس حد تک ہے جس حد تک میری ناک شروع نہیں ہوتی"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس نے درست کہا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سر۔ آپ سے ایک درخواست ہے"...... دوسری طرف سے جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہید مت باندھا کرو۔ بات کرو"...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا تھا۔

"سر۔ سیکرٹ سروس کے ممبران چند روز کے لئے کسی تفریحی مقام پر جانے کی اجازت چاہتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"کیا پوری سیکرٹ سروس جانا چاہتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جولیا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا مطلب۔ ہو سکتا ہے اس مشن پر ٹیم کو کافرستان جانا پڑے"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ضرورت پڑی تو انہیں کال کر لیا جائے گا"...... عمران نے

جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ اس بھنڈر داس نے زبان کھول دی ہے۔ وہ پاور ایجنسی میں نئے بنائے جانے والے خصوصی گروپ جسے بلیک گروپ کہا جاتا ہے کا ممبر ہے۔ اس نے سمتھ کو تارکی ایئرپورٹ پر اپنے ساتھی کے ساتھ ہلاک کر دیا اور اسے ہلاک کر کے اس کے پاس سے ایک چھوٹا سا باکس حاصل کیا جس پر سر سلطان سیکرٹری وزارت خارجہ پاکیشیا کا ایڈریس اور دوسری طرف چیف سیکرٹری گریٹ لینڈ کا ایڈریس درج تھا۔ اس نے تارکی سے کرنل جگدیش کو رپورٹ دی تو کرنل جگدیش نے اسے جیٹ طیارہ چارٹرڈ کرا کر کافرستان پہنچنے کی ہدایت کی اور وہ طیارہ چارٹرڈ کرا کر فوری طور پر کافرستان پہنچا اور اس نے وہ باکس کرنل جگدیش کے حوالے کر دیا"۔ ناٹران نے کہا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس سے کیا رپورٹ ملی ہے"...... عمران نے بغیر کوئی تبصرہ کئے پوچھا۔

"باس ۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر پردیپ نے صدر صاحب کو خصوصی فون پر رپورٹ دی ہے کہ فلم بے حد اہم ہے مگر واضح نہیں ہے اس لئے اس پر کام کرنے کے لئے اسے کسی ایسے آدمی کے پاس بھیجا جائے یا اس آدمی کو ان کے پاس بھیجا جائے جو پاکیشیا کے پہاڑی علاقوں کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہو ۔ البتہ انہوں نے یہ کنفرم کر دیا ہے کہ فلم میں پاکیشیائی اٹیمک وار ہیڈز کے بارے میں تفصیل موجود ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"یہ ڈاکٹر پردیپ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جناب ۔ یہ کافرستان کے ایٹمی مراکز ایریئے کے اندر رہتا ہے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"کیا باہر سے وہاں اس کے ساتھ رابطہ ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر ۔ وہاں کی ایکس چینج کا فون نمبر تو مجھے معلوم ہے لیکن ڈاکٹر پردیپ بات کرے یا نہ کرے یہ اس کی مرضی ہے جناب"۔ ناٹران نے کہا۔

"کیا نمبر ہے ۔ بتاؤ"...... عمران نے کہا تو ناٹران نے نمبر بتا دیا۔

"اس بھنڈر داس کا کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"اسے ہلاک کرنا پڑا ہے سر"...... ناٹرن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر

اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں"...... عمران نے کافرستان کے صدر کے ملٹری سیکرٹری کے لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔ فرمایئے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"پریذیڈنٹ صاحب ڈاکٹر پردیپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر ۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر ۔ میں ڈاکٹر پردیپ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔

"ڈاکٹر پردیپ ۔ پاکیشیائی وار ہیڈز کی فلم آپ پاور ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر بھجوا دیں"...... عمران نے اس بار کافرستان کے صدر کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"جی ۔ آپ کیا فرما رہے ہیں ۔ آپ کے حکم پر یہ فلم ملٹری جغرافیکل سروے کے پاکیشیائی ڈیسک کے انچارج کرنل سلہوترا کو بھجوا دی گئی ہے اور ابھی تھوڑی دیر پہلے ان کا فون بھی آیا ہے کہ فلم ان تک پہنچ گئی ہے"...... ڈاکٹر پردیپ نے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ملٹری جنرل ایکس چینج کا نمبر دیں"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ملٹری جنرل ایکس چینج"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد خشک تھا۔

"اٹیمک مراکز سے ڈاکٹر پردیپ بول رہا ہوں۔ ملٹری جغرافیکل سروے کے پاکیشیائی ڈیسک کے انچارج کرنل سلہوترا سے بات کرا دیں"....... عمران نے ڈاکٹر پردیپ کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے اس بار نرم اور مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ شاید اٹیمک مراکز کا حوالہ مؤثر ثابت ہوا تھا۔

"کرنل سلہوترا بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر پردیپ بول رہا ہوں۔ اٹیمک مراکز سے"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ فرمائیے"....... دوسری طرف سے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"صدر صاحب کے حکم پر جو مائیکرو فلم آپ کو بھیجی گئی ہے وہ
پ کو موصول ہو گئی ہے"....... عمران نے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کی کیا پوزیشن ہے۔ کب تک آپ اس پر کام مکمل کر لیں
ے کیونکہ یہ انتہائی اہم اور نازک ملکی معاملہ ہے اور صدر صاحب
ں سلسلے میں بے حد بے چین ہیں"....... عمران نے کہا۔

"سر۔ میں نے اسے سرسری طور پر دیکھ لیا ہے۔ یہ مدھم ہے۔ ہم
ے خصوصی طریقہ سے انلارج کریں گے اور پھر اس کے پس منظر
نقشوں اور پہاڑوں کی مدد سے چیک کیا جائے گا۔ اس طرح اس پر
م مکمل ہونے میں ایک ہفتہ بہرحال لگ جائے گا"۔ کرنل سلہوترا
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے شک کام دو ہفتوں میں مکمل کریں لیکن
ائج سو فیصد درست ہونے چاہئیں"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ مجھے احساس ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو
ران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر
یس کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز
نائی دی۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ملٹری جغرافیکل سروے کے پاکیشیائی ڈیسک انچارج کر
سلہوترا کے پاس پاکیشیائی اٹیمک وارہیڈز کی فلم موجود ہے۔
فوری طور پر اس آفس کے بارے میں معلومات حاصل کرو اور
کہ کیا یہ کام تم کر سکتے ہو یا پاکیشیا سے ٹیم بھیجی جائے"....... عمر
نے مخصوص لہجے میں کہا۔
" یس سر۔ میں معلومات حاصل کر کے ابھی اطلاع دیتا ہو
سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔
" آپ نے تو یہاں بیٹھے بیٹھے سارا کیس ہی حل کر دیا ہے
بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑ
" میں نے سوچا کہ ٹیم تو تفریح کے پروگرام بنا رہی ہے اس۔
اسے کیا تکلیف دی جائے۔ مجھے تو وہی چھوٹا سا چیک ہی ملنا
ناں"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔
"آپ نے سرکاری فون استعمال کیا۔ معلومات حاصل کرنے
لئے جو معاوضہ دیا جائے گا وہ بھی ہم دیں گے اور آپ نے صر
آوازیں بدلنے اور کریڈل، لنک نمبر پریس کرنے کے علاوہ اور کیا
کیا ہے کہ آپ کو چیک دیا جائے"....... بلیک زیرو نے کہا تو عمر
بے اختیار اچھل پڑا۔
" ارے۔ ارے۔ کیا مطلب۔ پوری ٹیم وہاں جاتی تو ظاہر
آنے جانے کے اخراجات، رہائش اور کھانے پینے کے اخراجات
بن جاتے۔ وہ بھی بچ گئے۔ پھر بھی تم کنجوسی کا مظاہرہ کر رہے ہ

یں تو مجھے ڈبل چیک دینا چاہئے تھا"....... عمران نے منہ بناتے
ئے کہا۔
" آپ ڈبل کیا ٹرپل چیک لے لیں لیکن ہوں گے خالی"۔ بلیک
رو نے کہا۔
" تم اور کچھ نہ کرنا صرف اس پر بطور چیف دستخط کر دینا۔ باقی
یف کرنے کی ضرورت نہیں۔ اتنا کام تو میں بھی کر ہی سکتا ہوں
اس پر رقم کا اندارج کر لوں"....... عمران نے جواب دیا تو بلیک
رو ہنستا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔
" چیک کی بجائے آپ کو چائے پیش کی جا سکتی ہے۔ بہرحال
نوں کا آغاز " چ " سے ہی ہوتا ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔
" واہ۔ اسے کہتے ہیں چام کے دام چلانا مطلب ہے چمڑے کے سکے
انا۔ یعنی جبراً کام لینا"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو
یک زیرو ہنستا ہوا کچن کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد
ن کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
" ایکسٹو "....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔
" ناٹران بول رہا ہوں جناب "....... دوسری طرف سے ناٹران کی
از سنائی دی۔
" یس۔ کیا رپورٹ ہے"....... عمران نے کہا۔
" جناب۔ جغرافیکل سروے کے پاکیشیائی ڈیسک کے انچارج
نل سلہوترا کو صدر صاحب کے حکم پر فوری طور پر مع ان کے

خصوصی سامان کے اٹیمک مراکز میں شفٹ کر دیا گیا ہے ۔جب
آدمی وہاں پہنچا تو وہ خصوصی جیپوں میں سوار ہو کر جا چکے تھے
ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" اس اچانک تبدیلی کی کوئی وجہ بھی معلوم ہوئی ہے"۔ ع
نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔
"جی۔یہی معلوم ہوا ہے کہ اچانک صدر صاحب کا براہ راست
آیا اور پھر فوری طور پر عمل درآمد بھی کر دیا گیا"...... ناٹران
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوکے "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
" یہ کیا ہوا عمران صاحب ۔کیا انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ
نے فون کیا ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا
" نہیں ۔انہیں اتنی جلدی کیسے معلوم ہو سکتا ہے ۔لیکن بہ
کچھ نہ کچھ ہوا ہے اور تمہاری بھی تمنا پوری ہو گئی کہ اب ٹیم کو
جانا پڑے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا

کافرستان کے صدر اپنے آفس میں بیٹھے ایک فائل کے مطالعہ میں
مصروف تھے کہ پاس پر رکھے ہوئے کئی رنگوں کے فونز میں سے سرخ
رنگ کے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو صدر نے چونک کر فون کی
طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"لیس "...... صدر نے سرد لہجے میں کہا۔
" سر۔ اٹیمک مراکز سے ڈاکٹر پردیپ فوری بات کرنا چاہتے
ہیں"...... دوسری طرف سے ان کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی
دی تو صدر بے اختیار چونک پڑے۔
" کراؤ بات "...... صدر نے کہا۔
" سر ۔ میں ڈاکٹر پردیپ بول رہا ہوں ۔ ڈسٹرب کرنے پر
معذرت خواہ ہوں"...... ڈاکٹر پردیپ نے بڑے معذرت خواہانہ
لہجے میں کہا۔

" فرمائیے ۔کیوں کال کیا ہے"....... صدر نے کہا۔

" جناب ۔آپ شاید میرے کسی لفظ سے ناراض ہو گئے ہیں اس لئے آپ نے رابطہ اچانک ختم کر دیا ۔میں انتہائی معذرت خواہ ہوں جناب ۔میں معافی چاہتا ہوں"....... ڈاکٹر پردیپ نے کہا تو صدر بے اختیار چونک پڑے۔

" کیا مطلب ۔میں آپ کی بات سمجھا نہیں ۔وضاحت سے بات کریں"....... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جناب ۔آپ نے خود ہی فون کر کے مجھے حکم دیا تھا کہ میں پاکیشیائی وارہیڈز کی فلم ملٹری جغرافیکل سروے کے پاکیشیائی ڈیسک انچارج کرنل سلہوترا کو بھجوا دوں اور میں نے فوری طور پر آپ کے حکم کی تعمیل کر کے وہ فلم بھجوا دی لیکن پھر آپ نے فون کیا اور مجھ سے اس فلم کے بارے میں پوچھا کہ اس کی کیا پوزیشن ہے تو میں نے بتایا کہ آپ نے پہلے جو حکم دیا تھا اس کی تعمیل کر دی گئی ہے اور فلم ملٹری جغرافیکل سروے کے پاکیشیائی ڈیسک انچارج کرنل سلہوترا کو بھجوا دی گئی ہے تو آپ نے غصے میں پھر ٹھیک ہے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا تھا اس لئے جناب میں نے معذرت کے لئے فون کیا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر کے ذہن میں یکلخت بگولے سے ناچ اٹھے۔

" مگر میں نے تو آپ کو دوبارہ فون نہیں کیا"....... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" آپ نے فون کیا تھا جناب ۔میں آپ کی آواز کو اچھی طرح پہچانتا ہوں جناب"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر کے ذہن میں یکلخت دھماکہ سا ہوا۔

" اوہ ۔اوہ ۔ویری بیڈ ۔اس کا مطلب ہے کہ یہ فون پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران نے کیا ہو گا ۔اس میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ دوسروں کی آواز اور لہجے کی نقل اس انداز میں کرتا ہے کہ کوئی اسے پہچان ہی نہیں سکتا ۔ویری بیڈ ۔ملٹری جغرافیکل سروے تو عام سی عمارت ہے ۔یہ لوگ تو وہاں سے فلم حاصل کر لیں گے"....... صدر نے کہا۔

" جناب ۔یہ "....... ڈاکٹر پردیپ نے حیرت بھرے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

" ڈاکٹر پردیپ ۔آپ ایٹمی مراکز کے داخلی دروازے پر احکامات دے دیں ۔میں ڈاکٹر کرنل سلہوترا کو ان کے سامان کے ساتھ آپ کے پاس فوری طور پر شفٹ ہونے کے احکامات دے رہا ہوں ۔آپ خود داخلی گیٹ پر پہنچ جائیں اور انہیں سامان سمیت رسیو کر کے اندر لے جائیں اور انہیں کام کرنے کے لئے کوئی جگہ انہیں دے دیں ۔فوراً ۔اٹ از مائی آرڈرز"....... صدر نے اس کی بات کاٹتے ہوئے اپنے منصب سے ہٹ کر چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھا اور پھر سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ملٹری جغرافیکل سروے کے پاکیشیائی ڈیسک کے انچارج کرنل سلہوترا سے میری بات کرائیں"...... صدر نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صدر نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر نے کہا۔

"کرنل سلہوترا لائن پر موجود ہیں جناب"...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں کرنل سلہوترا عرض کر رہا ہوں سر"...... چند لمحوں بعد ایک انتہائی سہمی ہوئی اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ صدر سے بات کرتے ہوئے اس کی زبان کانپ رہی ہے۔

"کرنل سلہوترا۔ آپ کے پاس اٹیمک مراکز سے جو فلم پہنچی ہے وہ آپ کے پاس موجود ہے"...... صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ابھی ڈاکٹر پردیپ صاحب کا فون بھی آیا تھا سر۔ انہوں نے بھی اس فلم کے بارے میں پوچھا تھا۔ میں نے انہیں بھی تفصیل بتائی تھی کہ اس پر کام مکمل ہونے میں ایک ہفتہ لگ جائے گا سر"...... اس بار کرنل سلہوترا نے قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا تو صدر صاحب ایک بار پھر چونک پڑے۔

"کتنی دیر پہلے کال آئی تھی"...... صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب آپ کی کال سے پانچ منٹ پہلے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"میرا حکم سنو۔ تم وہ فلم اور اسے چیک کرنے کا تمام سامان لے کر زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ کے اندر یہاں سے نکل کر ایٹمی مراکز کے مین گیٹ پر پہنچو۔ وہاں ڈاکٹر پردیپ بذات خود موجود ہوں گے فوری روانہ ہو جاؤ۔ اٹ از مائی آرڈر۔ اور اب تم نے فلم کی مکمل چیکنگ تک وہیں رہنا ہے"...... صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو صدر نے رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر شدید تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ اس طرح بار بار ہونٹ بھینچ رہے تھے جیسے انہیں خود بھی سمجھ نہ آ رہی ہو کہ کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے والا ہے۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس عمران نے پہلے میری آواز اور لہجے میں ڈاکٹر پردیپ سے بات کی اور پھر ڈاکٹر پردیپ کی آواز اور لہجے میں کرنل سلہوترا سے بات کی۔ ویری بیڈ۔ یہ تو سارا معاملہ ہی اوپن ہو گیا۔ اگر ڈاکٹر پردیپ مجھے کال نہ کرتا تو یہ لوگ آسانی سے فلم حاصل کر لیتے۔ ویری بیڈ"...... صدر نے خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد انہوں نے ایک بار پھر ملٹری سیکرٹری سے کہا کہ ایٹمی مراکز میں ڈاکٹر پردیپ سے ان کی بات کرائی جائے اور پھر انہوں نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد

گھنٹی بج اٹھی تو صدر نے رسیور اٹھالیا۔

"یس" .... صدر نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"ڈاکٹر پردیپ لائن پر ہیں جناب" .... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ڈاکٹر پردیپ بول رہا ہوں جناب" .... چند لمحوں بعد ڈاکٹر پردیپ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر پردیپ ۔ کرنل سلہوترا پہنچ گئے ہیں یا نہیں" .... صدر نے کہا۔

"یس سر ۔ پندرہ منٹ پہلے پہنچے ہیں اور میں نے انہیں مرکز میں ایک سیکشن علیحدہ دے دیا ہے تاکہ وہاں وہ اطمینان سے کام کر سکیں" .... ڈاکٹر پردیپ نے کہا۔

"اوکے ۔ اب آپ میرے احکامات سن لیں ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ نے اب اٹیمک مراکز میں اس وقت تک ریڈ الرٹ رکھنا ہے جب تک کہ فلم پر کام مکمل ہو کر ہمارے پاس نہ پہنچ جائے ۔ دوسری بات یہ کہ اس دوران پورے ایٹمی مراکز میں کسی کے باہر جانے اور اندر آنے پر مکمل پابندی ہو گی چاہے وہ آپ کی حیثیت کا کیوں نہ ہو اور تیسری بات یہ کہ آپ اپنے اور کرنل سلہوترا کے فون کے ساتھ وائس چیکر کمپیوٹر منسلک کر دیں ۔ اس میں یقیناً میری آواز فیڈ ہو گی اور آپ نے مجھ سے بات کرنے سے پہلے آواز کو چیک کرنا ہے" ۔ صدر نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر ۔ آپ کے احکامات کی مکمل اور لازمی تعمیل ہو گی" ۔ ڈاکٹر پردیپ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔ اور کوئی خلاف محل بات ہو تو آپ نے مجھے رپورٹ دینی ہے" .... صدر نے کہا۔

"یس سر ۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر" .... دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا ۔ پھر وہ سامنے موجود فائل کی طرف متوجہ ہوئے ہی تھے کہ اچانک ان کے ذہن میں ایک خیال آیا تو انہوں نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور ملٹری سیکرٹری کو ہدایات دیں کہ سیکرٹ سروس کے چیف شاگل اور پاور ایجنسی کے چیف کرنل جگدیش کے ساتھ ساتھ پرائم منسٹر صاحب کو بھی فوری میٹنگ کے لئے کال کیا جائے اور ان کے آنے کے بعد انہیں اطلاع دی جائے اور پھر رسیور رکھ کر وہ فائل پر جھک گئے ۔ اب ان کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے ۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" .... صدر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ چیف شاگل اور کرنل جگدیش دونوں میٹنگ ہال میں موجود ہیں جبکہ پرائم منسٹر صاحب بھی سپیشل آفس میں پہنچ چکے ہیں" .... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے" .... صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھے اور تیز تیز

قدم اٹھاتے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جہاں سے وہ سپیشل آفس میں پہنچ سکتے تھے ۔ پرائم منسٹر سپیشل آفس میں موجود تھے اور صدر صاحب پہلے ان سے معاملات ڈسکس کرنا چاہتے تھے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ سپیشل آفس میں داخل ہوئے تو وہاں موجود پرائم منسٹر ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ۔

" تشریف رکھیں ۔ آپ کو اس طرح ایمرجنسی کال کرنے پر معذرت خواہ ہوں لیکن معاملہ ایسا ہے کہ مجبوراً ایسا کرنا پڑا ہے " ۔ صدر نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے ۔

" کیا معاملہ ہے سر " .... پرائم منسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صدر نے انہیں ڈاکٹر پردیپ کی کال آنے سے لے کر اب تک کئے جانے والے تمام اقدامات کی تفصیل بتا دی ۔

" اوہ سر ۔ پھر تو پاکیشیائی ایجنٹ لازماً معلوم کر لیں گے کہ کرنل سلہوترا ایٹمک مراکز میں موجود ہیں اور وہ وہاں ریڈ کریں گے ۔ اس طرح ہمارے ایٹمی مراکز خطرے کی زد میں آ جائیں گے " .... پرائم منسٹر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا ۔

" ایٹمک مراکز کا حفاظتی نظام ناقابل شکست ہے ۔ یہ لوگ وہاں کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتے اس لئے آپ یہ خدشہ ذہن سے نکال دیں " .... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" یہ تو مجھے بھی معلوم ہے سر ۔ لیکن یہ پاکیشیائی ایجنٹ بے حد

خطرناک ہیں " .... پرائم منسٹر نے کہا ۔

" ہاں ۔ اسی لئے تو میں نے کرنل سلہوترا کو ایٹمک مراکز میں بھجوایا ہے ورنہ ہم انہیں کافرستان میں کہیں بھی بھجوا دیتے ۔ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں بھی پہنچ جاتے " .... صدر نے کہا ۔

" ٹھیک ہے سر ۔ یہ واقعی سب سے بہتر مقام ہے لیکن پاکیشیائی ایجنٹوں کو روکنے کے سلسلے میں بھی کچھ کرنا چاہئے " .... پرائم منسٹر نے کہا ۔

" میں نے سیکرٹ سروس کے چیف شاگل اور پاور ایجنسی کے چیف کرنل جگدیش کو کال کی ہے اور وہ دونوں سپیشل میٹنگ روم میں موجود ہیں " .... صدر نے کہا ۔

" سر ۔ ایک بات عرض کروں اگر آپ ناراض نہ ہوں " ۔ پرائم منسٹر نے کہا تو صدر بے اختیار چونک پڑے ۔

" ہاں فرمائیں ۔ کھل کر بات کریں ۔ آپ اور میں ہم دونوں کافرستان کے مفادات کے محافظ ہیں " .... صدر نے کہا ۔

" جناب ۔ سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کو اس کام سے علیحدہ رکھا جائے تو بہتر ہے ۔ وہ جذباتی آدمی ہیں اس لئے معاملات اکثر ان کی وجہ سے بگڑ جاتے ہیں جبکہ کرنل جگدیش بہترین آدمی ہیں اور یہ فلم انہوں نے جس طرح گہری اور پیچیدہ پلاننگ کر کے حاصل کی ہے اس سے ان کی ذہنیت کا اندازہ ہوتا ہے اس لئے اس بار پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں صرف کرنل جگدیش کو آگے بڑھایا

جائے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

" شاگل جذباتی ضرور ہے لیکن جس قدر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو وہ سمجھتا ہے اتنا کوئی اور نہیں سمجھتا اور کرنل جگدیش کے لئے یہ پہلا موقع ہو گا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرائے اور یہ فلم اس قدر اہم ہے کہ میں کوئی رسک نہیں لے سکتا"...... صدر نے کہا۔

" جناب ۔اس بات کا تو کوئی فائدہ نہیں کہ پاکیشیائی ایجنٹ اپنا مشن مکمل کر لیں اور ہم شاگل کا کورٹ مارشل کرتے رہ جائیں"۔ پرائم منسٹر اپنی بات پر اڑے ہوئے تھے۔

" شاگل کا دو تین بار کورٹ مارشل ہوا ہے لیکن آپ نے دیکھا کہ سب کورٹ مارشلز میں وہ صاف بچ گئے کیونکہ بظاہر سارا قصور اس کا نظر آتا ہے لیکن جب تفصیلی انکوائری کی جاتی ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ قصور شاگل کا نہیں تھا۔بہرحال اگر آپ کہتے ہیں تو ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن پھر ایسا نہ ہو کہ فلم بھی ہاتھ سے نکل جائے اور کرنل جگدیش کو بھی کورٹ مارشل کا سامنا کرنا پڑے"...... صدر نے کہا۔

" جناب ۔ میرے ذہن میں ایک آئیڈیا ہے ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس سلسلے میں بات کروں"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

" میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ آپ کھل کر بات کریں"...... صدر نے کہا۔

" جناب ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو لازماً یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ

کرنل سلہوترا اس فلم سمیت اٹیمک مراکز میں موجود ہیں اور وہ ایٹمی مراکز پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کریں گے لیکن اگر ہم خفیہ طور پر کرنل سلہوترا کو وہاں سے نکال کر زیرو ہاؤس پہنچا دیں تو اس طرح کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ وہ کہاں گئے ہیں جبکہ شاگل اور کرنل جگدیش دونوں کو یہ بتا دیا جائے کہ وہ ایٹمی مراکز میں ہی ہیں تو لازماً یہ دونوں وہیں ایکشن کریں گے اور اس طرح لامحالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی یہی سمجھے گی کہ فلم ایٹمی مراکز میں موجود ہے جبکہ اس پر کام ایک دو ہفتے کا ہی ہو گا اور یہ وقت آسانی سے گزر جائے گا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

" آپ کی تجویز بہترین ہے لیکن اب تک تو یہی تجربہ ہوا ہے کہ جن باتوں کو پاکیشیائی ایجنٹوں سے جتنا خفیہ رکھا جائے اتنی ہی آسانی سے وہ معلوم کر لیتے ہیں"...... صدر نے کہا۔

" جناب ۔ یہ بات آپ اور میرے درمیان ہو گی ۔ پھر کیسے یہ لوگ معلوم کر لیں گے ۔جب کرنل جگدیش اور شاگل کو بھی معلوم نہیں ہو گا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

" لیکن کرنل سلہوترا کو تو وہاں سے نکلنے کے لئے کام ہو گا"۔ صدر نے کہا۔

" یس سر۔آپ ڈاکٹر پردیپ کو حکم دے دیں ۔وہ انہیں سپیشل وے سے باہر بھجوا دیں گے جہاں ملٹری انٹیلی جنس کے چیف موجود ہوں گے ۔وہ انہیں زیرو ہاؤس میں پہنچا دیں گے ۔اس طرح کسی کو

بھی معلوم نہ ہو سکے گا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔آپ کی تجویز زیادہ بہتر ہے ۔اوکے ۔اب میٹنگ ہال میں چیف شاگل اور کرنل جگدیش سے بھی بات کر لی جائے"...... صدر نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے ۔ پرائم منسٹر کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ان کی تجویز مان لی گئی تھی ۔ وہ بھی اٹھے اور پھر آگے پیچھے چلتے ہوئے وہ دونوں بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

عمران نے کار ہوٹل شوبرا کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی اور پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوسری منزل پر واقع ایک کمرے کے بند دروازے کے ساتھ موجود تھا اور دروازے کے ساتھ لگی ہوئی نیم پلیٹ کے مطابق کمرے میں رہنے والے کا نام امجد سیٹھانی تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

" کون ہے "...... ڈور فون سے ایک بلغم زدہ کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن)"...... عمران نے جواب دیا لیکن اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

" اوہ اچھا "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد دروازہ

کھلا تو ایک خاصی بڑی عمر کا آدمی دروازے پر موجود تھا۔ وہ سر سے گنجا تھا اور اس کے چہرے پر جھریاں کافی تعداد میں موجود تھیں لیکن اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی اور اس نے نائٹ گاؤن پہنا ہوا تھا۔

" اندر آ جاؤ "....... اس بوڑھے نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو عمران اندر داخل ہو گیا۔ اس نے دروازہ بند کرنے کے ساتھ ساتھ سوئچ پینل پر موجود ایک سرخ رنگ کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" تم آج بے حد سنجیدہ ہو۔ کیا مسئلہ ہے "....... بوڑھے نے اندر ایک کمرے میں جا کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" میں نے تمہیں فون پر بتایا تو تھا کہ اس بار کافرستان کے ایٹمی مراکز کے سلسلے میں مشن سامنے آیا ہے اور تم بھی جانتے ہو اور میں بھی کہ اس مرکز کی حفاظت کیسے کی جاتی ہے "....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہارا مشن کیا ہے ۔ یہ تو بتاؤ ۔ کیا تم نے اسے تباہ کرنا ہے "....... بوڑھے نے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ ایسا تو سوچا بھی نہیں جا سکتا ورنہ تو باقاعدہ دونوں ممالک کے درمیان جنگ بھی چھڑ سکتی ہے ۔ میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں "....... عمران نے کہا اور پھر اس نے تفصیل بتا دی۔

" ہونہہ ۔ یہ کرنل سلہوترا اب ایٹمی مرکز میں ہے اور تم نے اس سے فلم حاصل کرنی ہے ۔ بس "....... امجد سیٹھانی نے کہا۔

" ہاں ۔ مجھے معلوم ہے کہ جو پارٹی ایٹمی مرکز میں سائنسی سامان

سپلائی کرتی ہے اس سے تمہارے گہرے تعلقات ہیں اور اس پارٹی کا اصل سربراہ ایٹمی مرکز کا چیف سیکورٹی آفیسر کرنل جوشی ہے اس لئے تم اگر چاہو تو یہ کام ہو سکتا ہے اور تمہیں بہرحال یہ کام کرنا ہو گا "....... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو امجد سیٹھانی بے اختیار مسکرا دیا۔

" عمران صاحب ۔ میں جرائم پیشہ ضرور ہوں اور اب بھی بہرحال پاکیشیا اور کافرستان دونوں ملکوں میں خصوصی اسلحے کی اسمگلنگ کے کام میں ملوث ہوں لیکن جو کچھ آپ نے بتایا ہے وہ انتہائی خوفناک ہے ۔ اگر پاکیشیائی وارہیڈز اور ان کے بارے میں کوئی تفصیل کافرستان کے پاس پہنچ گئی تو یہ لوگ کسی بھی لمحے پاکیشیا پر حملہ کر سکتے ہیں اور پاکیشیا میرا اصل وطن ہے اور میں وطن کی تباہی کیسے برداشت کر سکتا ہوں "....... امجد سیٹھانی نے کہا۔

" مجھے سب کچھ معلوم ہے اس لئے تو میں نے تم سے رابطہ کیا ہے ورنہ اس سے پہلے کافرستان میں ہم نے سینکڑوں مشن مکمل کئے ہیں لیکن مجھے تمہاری ٹپ کی ضرورت نہیں پڑی لیکن اس بار مسئلہ ہی ایسا آن پڑا ہے کہ مجھے تمہاری مدد کی ضرورت پڑی ہے "....... عمران نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں ۔ جو کچھ مجھ سے ہو سکا میں ضرور کروں گا لیکن ایک خلش ہے میرے ذہن میں ۔ آپ پلیز اس بارے میں مجھے بتا دیں "....... امجد سیٹھانی نے کہا۔

"کیا"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ پاکیشیائی وارہیڈز جہاں موجود ہیں وہاں سے ہٹا دیئے جائیں۔ ایسی صورت میں کافرستان اس فلم سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکے گا"....... امجد سیٹھانی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہارا خیال ہے کہ جس قسم کا اسلحہ تم سپلائی کرتے ہو یہ ایٹمی وارہیڈز بھی اسی قسم کا اسلحہ ہے کہ اسے ایک سٹور سے اٹھا کر دوسرے سٹور میں رکھوا دیا جائے گا۔ یہ بات نہیں اور چونکہ میں کوئی تفصیل نہیں بتا سکتا کیونکہ یہ تفصیل بھی حکومتی سیکرٹ ہے۔ اتنا بتا دوں کہ ان کی جگہ کو تبدیل کرنے کے لئے کم از کم چھ سات ماہ چاہئیں کیونکہ ایٹمی وارہیڈز کو مخصوص میزائلوں میں لیس کرنے اور انہیں فائر کرنے کے لئے جنگ کے دوران وقت نہیں ہوا کرتا۔ جو ملک پہلے ایٹمی اسلحہ فائر کرے وہ جیت گیا"....... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ ٹھیک ہے۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے میری خلش دور کر دی ہے۔ اب آپ بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے"....... امجد سیٹھانی نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ وقت تیزی سے گزر رہا ہے اس لئے ہم پر ایک ایک لمحہ گراں گزر رہا ہے"....... عمران نے خشک لہجے میں کہا تو امجد سیٹھانی اٹھا اور اس نے الماری کھول کر اس کے ایک خفیہ خانے سے ایک سیٹلائٹ وائرلیس فون پیس نکال کر میز پر رکھ دیا اور پھر

اس کو آن کر کے اس کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے خود ہی فون کے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"مہاتما کلب"....... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سپیشل فون پر مہاتما سے بات کراؤ۔ بلیک ماسٹر بول رہا ہوں"....... امجد سیٹھانی نے آواز اور لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ مہاتما بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"بلیک ماسٹر بول رہا ہوں"....... امجد سیٹھانی نے کہا۔

"جی فرمائیے۔ کیا حکم ہے"....... دوسری طرف سے اس بار نرم لہجے میں کہا گیا۔

"کرنل جوشی سے میری بات کراؤ۔ سپیشل فون پر"....... امجد سیٹھانی نے کہا۔

"دس منٹ بعد فون کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو امجد سیٹھانی نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا کرنل جوشی تمہیں جانتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"وہ مجھے نہیں بلکہ بلیک ماسٹر کو جانتا ہے اور اسے معلوم ہے کہ

اگر بلیک ماسٹر چاہے تو اس سمیت اس کی پوری ٹیم زمین میں دفن ہو سکتی ہے"...... امجد سیٹھانی نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو تم گورکن ہو اصل میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو امجد سیٹھانی بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیا کرنل جوشی تمہارے ساتھ سچ بولے گا"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہاں ۔ یہ اس کی مجبوری ہے عمران صاحب"...... امجد سیٹھانی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ پھر دس منٹ بعد امجد سیٹھانی نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"مہاتما کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

"سپیشل فون پر مہاتما سے بات کراؤ ۔ بلیک ماسٹر بول رہا ہوں"...... امجد سیٹھانی نے ایک بار پھر آواز اور لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو ۔ مہاتما بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد مہاتما کی آواز سنائی دی۔

"بلیک ماسٹر بول رہا ہوں ۔ کرنل جوشی سے رابطہ ہوا یا نہیں"۔

امجد سیٹھانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر ۔ بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ کرنل جوشی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک اور بھاری سی آواز سنائی دی ۔

"بلیک ماسٹر بول رہا ہوں کرنل جوشی ۔ کیا فون محفوظ ہے یا نہیں"...... امجد سیٹھانی نے کہا۔

"یس سر ۔ آپ کا نام سامنے آنے پر ایسا پہلے ہی کیا جا چکا ہے ۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے نرم لہجے میں کہا گیا۔

"ایٹمی مرکز میں ملٹری جغرافیکل سروے کے پاکیشیائی ڈیسک کا انچارج کرنل سلہوترا موجود ہے ۔ اسے کور کرنا ہے"...... امجد سیٹھانی نے کہا۔

"سر ۔ کرنل سلہوترا صدر صاحب کے حکم پر یہاں آئے تھے اور انہیں علیحدہ سیکشن دے دیا گیا تھا لیکن پھر پرائم منسٹر صاحب کے خصوصی حکم پر انہیں خفیہ طور پر سپیشل وے سے باہر بھجوا دیا گیا اور میں بحیثیت چیف سیکورٹی آفیسران کے ساتھ گیا تھا ۔ باہر ملٹری انٹیلی جنس کے چیف بذات خود موجود تھے ۔ وہ انہیں اور ان کا سامان لے کر چلے گئے"...... دوسری طرف سے کرنل جوشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو کرنل جوشی ۔ مجھے کرنل سلہوترا سے انتہائی ضروری ذاتی کام ہے اس لئے میں اس سے ہر صورت میں بات کرنا چاہتا ہوں"۔ امجد

سیٹھانی نے کہا۔

"آپ کو میں نے درست بتایا ہے اور گو ایٹمی مرکز میں پرائم منسٹر اور صدر صاحب کی انتہائی سخت ہدایات ہیں کہ ہم ان کے باہر جانے کی بات اوپن نہ کریں کیونکہ پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ ان کے خلاف کام کر رہے ہیں لیکن آپ نہ تو پاکیشیائی ہیں اور نہ ہی آپ کا کوئی تعلق پاکیشیائی ایجنٹوں سے ہے اس لئے میں نے آپ کو اصل بات بتا دی ہے اور ہمیں واقعی نہیں معلوم کہ وہ کہاں گئے ہیں"۔ دوسری طرف سے کرنل جوشی نے کہا تو امجد سیٹھانی نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اب تم بتاؤ کہ مزید کیا کیا جا سکتا ہے"...... امجد سیٹھانی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے جو کچھ کر دیا ہے یہی بہت ہے۔ باقی کام ہم کر لیں گے۔ اب مجھے اجازت"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو"...... میں نے تمہاری کوئی خدمت نہیں کی"...... امجد سیٹھانی نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے جلدی ہے۔ پھر کبھی آؤں گا تو گپ شپ رہے گی"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ہوٹل کے بیرونی برآمدے میں انٹرنیشنل کال بوتھ موجود تھا۔ اس نے بوتھ میں داخل ہو کر کافرستان فون کرنے کے لئے مخصوص سکے ڈالے اور پھر لائٹ آن ہونے پر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر

پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ملٹری جغرافیکل سروے کے پاکیشیائی ڈیسک انچارج کرنل سلہوترا کو ایٹمی مرکز کے سپیشل وے سے خفیہ طور پر باہر نکال کر ملٹری انٹیلی جنس کے سپرد کیا گیا ہے جو اسے اپنے ساتھ لے گئے ہیں اور یہ تمام کارروائی پرائم منسٹر کے حکم پر ہوئی ہے۔ تم ایسا کرو کہ پرائم منسٹر ہاؤس سے یہ معلومات کراؤ اور ملٹری انٹیلی جنس آفس سے بھی۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم کراؤ کہ پاور ایجنسی اور سیکرٹ سروس کیا کر رہی ہے۔ یہ سب تفصیل جس قدر جلد ممکن ہو سکے معلوم کر کے رپورٹ دو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں معلوم کر کے رپورٹ دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے فون آف کر کے لوکل کال کا بٹن آن کر کے اور سکے ڈالے اور لائٹ آن ہونے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے مخصوص لہجے میں کہا گیا۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ میں نے ایک خاص آدمی سے معلوم کر لیا ہے کہ کرنل سلہوترا کو خفیہ طور پر ایٹمی مرکز سے باہر کسی اور

خفیہ جگہ پر بھجوا دیا گیا ہے ۔ میں نے بطور چیف ناٹران کو حکم دے دیا ہے کہ وہ اس بارے میں معلومات کر کے رپورٹ دے"۔ عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ کیا آپ کا پروگرام کافرستان جانے کا نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پروگرام تو ہے ۔ کیوں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" آپ نے ٹیم کو تیار رہنے کے لئے نہیں کہا اس لئے پوچھ رہا تھا"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

" سیکرٹ سروس تو تفریح کرنے گئی ہوئی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

" تو کیا ہوا ۔ انہیں ٹرانسمیٹر پر کال کیا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

" نہیں ۔ اس بار انہیں تفریح کرنے دو۔ میں ٹائیگر کو ساتھ لے جاؤں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ یہ انتہائی تیز رفتار مشن ہے ۔ زیادہ سے زیادہ چند روز کا ۔ اگر اس دوران کرنل سلہوترا نے فلم کی ریڈنگ درست کر لی تو ہمارے لئے یہ مشن مکمل کرنا نہ کرنے کے برابر ہو جائے گا اور فوری طور پر ایٹمی وار ہیڈز کو کسی اور جگہ منتقل بھی نہیں کیا جا سکتا جبکہ

ٹیم کے ساتھ جانے پر وہاں کام اس تیزی سے نہ ہو سکے گا جس تیزی سے اسے ہونا چاہئے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ جیسے آپ مناسب سمجھیں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھا اور تیزی سے مڑ کر بوتھ سے باہر آ گیا۔

شاکل اپنے آفس میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"...... شاکل نے رسیور اٹھا کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

"راجیش بول رہا ہوں باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا مسئلہ ہے"...... شاکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں ایک اہم بات بتانی ہے جو فون پر نہیں بتائی جا سکتی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لعنت بھیجو ان پر۔ مجھے اب ان سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ کرنل جگدیش جانے اور پاکیشیائی ایجنٹ"...... شاکل نے غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"ہونہہ۔ کام بھی کرو اور کورٹ مارشل بھی کراؤ۔ اب خود

نمٹیں گے ان سے تو سمجھ آجائے گی"...... شاکل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ ایک کیس میں ناکامی کے بعد صدر نے اس کو قصور وار گردانتے ہوئے کورٹ مارشل کا حکم دے دیا۔ گو ایک اور کیس میں پہلے بھی اس کا کورٹ مارشل ہو چکا تھا لیکن چونکہ اس وقت کے پرائم منسٹر اس کے خیر خواہ تھے اس لئے انہوں نے جان بوجھ کر ان لوگوں پر مشتمل کورٹ بنائی تھی جو شاکل کے لئے نرم گوشہ رکھتے تھے اس لئے اسے بری کر دیا گیا تھا لیکن اس بار ایسا نہیں ہوا تھا اور ملٹری کورٹ نے پوری سنجیدگی سے انکوائری کی اور پھر یہ تو شاکل کی اپنی خوش قسمتی اس کے آڑے آ گئی کہ ملٹری کورٹ نے اسے کوئی بڑی سزا دینے کی بجائے صرف وارننگ کی سزا دی تھی لیکن شاکل کا دل تب سے کھٹا سا ہو گیا تھا۔ اس نے اب فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل نہیں آئے گا۔ یہی وجہ تھی کہ گو صدر اور پرائم منسٹر نے ایک خصوصی میٹنگ میں ان کے ذمے ڈیوٹی لگائی تھی کہ ایٹمی مرکز پر پاکیشیائی ایجنٹوں کے ریڈ کا خطرہ ہے کیونکہ پاکیشیائی ایٹمی وارہیڈز کے خلاف ایک فلم ایٹمی مرکز میں رکھی گئی ہے اس لئے وہ باہر رہ کر ان لوگوں کے خلاف کام کریں لیکن شاکل نے اپنی عادت کے مطابق کوئی دلچسپی نہ لی اور اپنی سروس کے ایک گروپ کو ایٹمی مرکز کے باہر نگرانی پر لگا دیا تھا۔ ویسے بھی اس میٹنگ میں صدر اور پرائم منسٹر نے پاور ایجنسی کے نئے چیف کرنل جگدیش کی جس طرح تعریفیں کی تھیں

اور کرنل جگدیش نے بھی جس طرح بڑھ چڑھ کر پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کے دعوے کئے تھے شاگل نے اسی وقت فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ سامنے نہیں آئے گا تاکہ کرنل جگدیش کو بھی معلوم ہو جائے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا ہے ۔یہی وجہ تھی کہ اس نے راجیش کی کال میں کوئی دلچسپی نہ لی تھی لیکن تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

" یس "....... شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" سر ۔راجیش آفس میں موجود ہے ۔آپ سے انتہائی ضروری کام کے لئے ملاقات چاہتا ہے"....... دوسری طرف سے آفس انچارج کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یہاں آگیا ہے وہ ۔ ٹھیک ہے ۔ بھیج دو اسے "....... شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا ۔ یہ راجیش تھا ۔ پاور ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کا کلرک جو سیکرٹ سروس کے لئے مخبری کرتا تھا ۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" بیٹھو اور جلدی بتاؤ کہ کیا مسئلہ ہے "....... شاگل نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ مجبوراً اس کی بات سن رہا ہو۔

" جناب ۔ کرنل سلہوترا کو خفیہ طور پر ایٹمی مرکز سے نکال کر زیرو ہاؤس بھجوا دیا گیا ہے"....... راجیش نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا"....... شاگل نے اس بار چونک کر کہا اور اس کے چہرے پر پہلی بار جوش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" جناب ۔ آپ کو بتا دیتا ہوں اس لئے میں فون پر بات نہیں کرنا چاہتا تھا ۔ پرائم منسٹر صاحب نے براہ راست فون کر کے کرنل جگدیش کو بتایا اور انہیں کہا کہ وہ چند افراد کو ایٹمی مرکز پر رہنے دیں تاکہ چیف آف سیکرٹ سروس کو اس کا علم نہ ہو سکے ۔ اپنا خصوصی گروپ جسے بلیک گروپ کہا جاتا ہے اسے زیرو ہاؤس کی نگرانی پر لگا دیا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو چونکہ یہی معلوم ہو گا کہ کرنل سلہوترا ایٹمی مرکز میں ہے اس لئے وہ لامحالہ ایٹمی مرکز پر پہنچے گی اور وہاں سیکرٹ سروس سے ان کا مقابلہ ہو گا جبکہ مشن اس دوران مکمل ہو جائے گا اور وہ صدر صاحب کو سفارش کریں گے کہ یہ مشن کرنل جگدیش کی خدمات کی وجہ سے مکمل ہوا ہے اس لئے اسے دونوں سروسز کا چیف بنا دیا جائے"....... راجیش نے کہا۔

" یہ ساری بات تمہارے نوٹس میں کیسے آئی"....... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" جناب ۔ مجھے سروس کے لئے مخبری کرنا پڑتی ہے اس لئے میں نے خصوصی سیٹ اپ قائم کیا ہوا ہے ۔ فون پر ہونے والی تمام گفتگو میں نے خود سنی ہے"....... راجیش نے کہا۔

" یہ تو ہمارا فائدہ کیا ہے پرائم منسٹر نے کہ ہمیں موقع دیا پاکیشیا

سیکرٹ سروس سے ٹکرانے کا۔ ٹھیک ہے۔ تم نے واقعی کام کیا ہے تمہیں خصوصی انعام ملے گا۔ خصوصی انعام"...... شاگل نے کہا اور میز کی دراز کھول کر ایک کارڈ نکال کر اس پر رقم لکھ کر نیچے دستخط کئے اور کارڈ راجیش کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ واقعی قدر شناس ہیں جناب۔ آپ انتہائی گہرائی میں سوچتے ہیں"...... راجیش نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور کارڈ لے کر اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"ہونہہ۔ تو پرائم منسٹر اس کرنل جگدیش کو کریڈٹ دینا چاہتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کیسے دیتے ہیں یہ کریڈٹ"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر فون پیس کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"میں کافرستان سے بول رہا ہوں۔ عمران کہاں ہے"...... شاگل نے آواز اور لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ تو موجود نہیں ہیں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو۔ اسے پیغام دے دینا کہ اصل معاملہ ایٹمی مرکز کی بجائے زیرو ہاؤس منتقل کر دیا گیا ہے اور پاور ایجنسی وہاں موجود ہے۔ زیرو ہاؤس ساگرام پہاڑی کے اندر ایک خفیہ اڈا ہے"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اب میں دیکھوں گا کہ کیسے کرنل جگدیش کریڈٹ حاصل کرتا ہے۔ ہونہہ۔ نانسنس"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ ایٹمی مرکز کے باہر موجود اپنے سیکشن کو چیک کر سکے۔ اسے معلوم تھا کہ اس طرح حکومت کے پاس یہ رپورٹ جائے گی کہ شاگل بے حد مستعد ہے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیر
احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔
" بیٹھو "....... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپ
مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔
" ناٹران نے کوئی رپورٹ دی ہے "....... عمران نے کہا۔
" جی ہاں ۔ ابھی چند لمحے پہلے اس کی کال آئی تھی ۔ اس نے بتا
ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس کے پاس کسی قسم کی کوئی اطلاع موجو
نہیں ہے اور نہ ہی پاور ایجنسی اور سیکرٹ سروس میں اس بار
میں کوئی اطلاع موجود ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے پرائم منس
ہاؤس سے بھی معلومات حاصل کی ہیں ۔ وہاں سے بھی ایسی کو
اطلاع نہیں ملی کہ کرنل جوشی کو ایٹمی مرکز سے شفٹ کیا گیا ہے ا
اس کے ساتھ ساتھ اس نے بتایا ہے کہ پاور ایجنسی اور سیکر

روس دونوں علیحدہ علیحدہ ایٹمی مرکز کی بیرونی نگرانی انتہائی
ستعدی سے کر رہے ہیں "....... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے
ئے کہا۔
" یہ بات تو طے ہے کہ اسے وہاں سے نکال لیا گیا ہے لیکن اصل
سئلہ یہ ہے کہ اسے کہاں بھیجا گیا ہے "....... عمران نے ہونٹ
باتے ہوئے کہا۔
" آپ کو کیسے معلوم ہے "....... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے
ے امجد سیٹھانی سے ملاقات اور کرنل جوشی کے ساتھ ہونے والی
ام گفتگو بتا دی۔
" یہ کون ہے امجد سیٹھانی ۔ آج سے پہلے تو آپ نے کبھی اس کا
ر نہیں کیا "....... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" مجھے بھی اس کے بارے میں معلوم نہیں تھا ۔ یہ کام ٹائیگر نے
یا ہے ۔ اسے اس کے بارے میں معلوم ہوا تو اس نے ساری
صیل معلوم کی اور پھر مجھے اس کے بارے میں آگاہ کیا لیکن چونکہ
ارا کوئی تعلق اسلحہ ڈرگ بزنس سے نہیں ہے اس لئے میں نے
جہ نہ دی لیکن پھر ایک بار ہوٹل میں اتفاق سے اس سے ملاقات
 گئی تو میں نے اسے پہچان لیا ۔ وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کا ماتحت رہ
ا ہے اور اب بظاہر ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہا ہے ۔ بہرحال وہ
نکہ مجھے اچھی طرح جانتا تھا اس لئے اس سے میں نے ٹائیگر کی بتائی
ئی تفصیل ڈسکس کی تو اس نے مجھے بتایا کہ وہ پاکیشیا کے لئے

کافرستان میں ہر قسم کا کام کرنے کے لئے تیار ہے۔اس نے مجھے اپ
بارے میں بھی تفصیل بتا دی اس لئے میں نے اس سے ایسا سودا ک
تھا اور مجھے کرنل جوشی نے بھی جس لہجے میں بتایا ہے اس سے بھ
میں سمجھتا ہوں کہ وہ سچ بول رہا تھا"...... عمران نے تفصیل بتا
ہوئے کہا۔

" پھر تو کافرستان ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو گھیرنا ہو گا۔وہ
بتا سکتا ہے کہ اس نے کرنل سلہوترا کو کہاں پہنچایا ہے"...... بلیک
زیرو نے کہا۔

"یہی تو اصل مسئلہ ہے جس سے بچنے کے لئے میں یہاں بھاگ
دوڑ کر رہا ہوں کہ مجھے ٹارگٹ کا علم ہو جائے اور میں وہاں فوراً پہ
سکوں۔اب اگر میں پہلے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو گھیروں، ا
سے معلومات حاصل کروں اور پھر وہاں ریڈ کروں تو اس وقت تک
مسئلہ ہی ختم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" اب بھی تو وقت بہرحال یہاں لگ رہا ہے"...... بلیک زی
نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور کی طرف ہا
بڑھایا ہی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سلیمان بول رہا ہوں۔صاحب ہیں یہاں"...... دوسری طرف
سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

" عمران بول رہا ہوں۔کیا بات ہے۔کیوں کال کی ہے"

عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" صاحب۔ابھی ایک فون آیا ہے۔بولنے والے نے بتایا ہے کہ
وہ کافرستان سے بول رہا ہے اور اس نے کہا ہے کہ اصل معاملہ ایٹمی
مرکز کی بجائے زیرو ہاؤس منتقل ہو چکا ہے اور زیرو ہاؤس ساگرام
پہاڑی میں ایک خفیہ اڈا ہے۔اس نے کہا ہے کہ آپ کو بتا دیا
جائے اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون بند کر دیا"...... سلیمان نے
کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اس نے اپنا نام نہیں بتایا"...... عمران نے کہا۔

" نہیں جناب۔اس نے فوراً ہی فون بند کر دیا تھا"...... سلیمان
نے جواب دیا۔

" اس نے کیا الفاظ بولے تھے۔سوچ کر لفظ بلفظ بتاؤ"۔ عمران
نے کہا۔

" صاحب۔کافرستان کا نام آتے ہی میں نے اسے ٹیپ کر لیا تھا۔
میں ٹیپ فون پر سنوا دیتا ہوں۔آپ سن لیں"...... دوسری طرف
سے کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" ٹھیک ہے۔سنواؤ"...... عمران نے کہا اور پھر لائن پر خاموشی
طاری ہو گئی۔چند لمحوں بعد کٹک کی آواز کے ساتھ ہی ایک بھاری
سی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔اس کی آنکھوں میں
تیز چمک ابھر آئی۔وہ خاموشی سے ٹیپ سنتا رہا اور پھر کٹک کی آواز
کے ساتھ ہی آواز آنا بند ہو گئی۔

"آپ نے ٹیپ سن لی ہے صاحب"....... سلیمان نے کہا۔

"ویری گڈ سلیمان ۔ تم نے اسے ٹیپ کر کے واقعی عقلمندی کا ثبوت دیا ہے ۔ ویری گڈ"....... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"سلیمان واقعی بے حد تیز ہوتا جا رہا ہے ۔ لیکن یہ کون تھا جس نے یہ اطلاع دی ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل"....... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ۔ یہ شاگل تھا ۔ لیکن اسے کیا ضرورت تھی اپنے خلاف اطلاع دینے کی"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"اسی لئے تو میں اسے ہلاک ہونے سے بچانے کی کوشش کرتا رہتا ہوں ۔ لازماً اس زیرو ہاؤس کی نگرانی پر پاور ایجنسی کو تعینات کیا گیا ہو گا اور شاگل کو نظرانداز کر دیا گیا ہو گا ۔ شاید سابقہ مشن کے بعد اس کے خلاف کورٹ مارشل ہونے کی وجہ سے ایسا ہوا ہو گا لیکن شاگل جیسا جذباتی آدمی اسے کیسے برداشت کر سکتا تھا اس لئے اس نے لہجہ اور آواز بدل کر اطلاع دے دی اور دیکھو یہ ہے اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت کہ جو کچھ ہم معلوم کرنے کے لئے ٹکریں مار رہے تھے وہ دشمنوں کی طرف سے معلوم ہو گیا"....... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ واقعی عمران صاحب ۔ لیکن اب کیا آپ ٹیم کو ساتھ لے جائیں گے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا ہوا ہے کہ تم ٹیم کو ساتھ لے جانے کے لئے بے حد بے چین ہو رہے ہو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں صرف معلوم کرنا چاہتا ہوں تاکہ ٹیم کو واپس بلا لیا جائے اور وقت ضائع نہ ہو"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں ۔ میں نے پہلے تمہیں بتایا ہے کہ اس مشن میں ٹائیگر کام کرے گا"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اپنے سامنے رکھ کر اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ عمران کالنگ ۔ اوور"....... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس ۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں ۔ اوور"....... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"تم اس وقت کہاں ہو ۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

"ریڈ کلب میں باس ۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو ۔ تم نے میرے ساتھ کافرستان ایک انتہائی اہم اور تیز رفتار مشن پر جانا ہے اس لئے ساری مصروفیات کینسل کر کے اپنے ہوٹل پہنچ جاؤ ۔ میں انتظامات کر کے تمہیں کال کروں گا ۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس ۔ میں تیار ہوں باس ۔ اوور"....... دوسری طرف سے ٹائیگر کی مسرت بھری آواز سنائی دی تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر

ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" لائبریری سے کافرستان کا تفصیلی نقشہ لے آؤ تاکہ ساگرام پہاڑی کو چیک کیا جا سکے "....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک رول شدہ نقشہ اٹھائے واپس آیا اور اس نے رول کو کھول کر میز پر پھیلا دیا۔ عمران نقشے پر جھک گیا۔

" عمران صاحب۔ کیا شاگل کی بات پر اعتبار کیا جا سکتا ہے "۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ اس نے ہمیں ڈاج دینے کے لئے یہ کال کی ہے "....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ایسا ہو تو سکتا ہے۔ وہ لاکھ جذباتی سہی لیکن بہرحال سیکرٹ سروس کا چیف ہے اور اسے معلوم ہے کہ یہ مشن چند روز کے اندر اگر مکمل ہو سکا تو ہو سکے گا ورنہ نہیں اس لئے اس نے جان بوجھ کر آپ کو دوسرے پوائنٹ کی طرف متوجہ کر دیا تاکہ آپ وہاں ٹکریں مارتے رہیں اور کافرستان کا مشن مکمل ہو جائے "....... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" گڈ شو۔ تم نے واقعی انتہائی گہری بات کی ہے لیکن دو باتوں کی وجہ سے میرا خیال ہے کہ یہ کال غلط نہیں ہو گی۔ ایک تو یہ کہ مجھے امجد سیٹھانی کے ذریعے پہلے سے ہی یہ معلوم ہے کہ کرنل سلہوترا کو ایٹمی مرکز سے باہر بھجوا دیا گیا ہے جبکہ امجد سیٹھانی کا کوئی لنک

شاگل کے ساتھ نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ کرنل جگدیش کی وجہ سے شاگل جذباتی ہو رہا ہو گا لیکن اس کے باوجود اسے چیک کرنا ضروری ہے "....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ ملٹری جنرل ایکس چینج "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" شاگل بول رہا ہوں۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس "۔ عمران نے شاگل کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ حکم سر "....... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

" زیرو ہاؤس کا نمبر دیں "....... عمران نے کہا۔

" سوری سر۔ زیرو ہاؤس کا نمبر پرائم منسٹر صاحب کے حکم پر دو ہفتوں کے لئے آف کر دیا گیا ہے "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کیوں "....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" معلوم نہیں جناب۔ خصوصی حکم کے تحت ایسا ہوا ہے "۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" وہ نمبر بتاؤ جو آف کیا گیا ہے "....... عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

" اوکے "....... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف

سے کوئی گھنٹی نہ بجی تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" اب تو تم مطمئن ہو کہ اصل معاملہ زیرو ہاؤس پہنچ چکا ہے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے بلیک زیرو سے کہا۔

" ہاں ۔ آپ نے واقعی انتہائی انوکھے انداز میں چیکنگ کی ہے ۔ میرے تو ذہن میں بھی یہ آئیڈیا نہیں تھا "....... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم اپنے دماغ کو صرف چیک لکھنے پر ہی مرکوز رکھا کرو ۔ باقی کام ہم کر لیا کریں گے "....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا اور عمران دوبارہ نقشے پر جھک گیا اور پھر اس نے ایک طرف پڑے ہوئے قلمدان سے پنسل اٹھا کر نقشے پر ایک جگہ دائرہ لگا دیا۔

" تو یہ ہے ساگرام پہاڑی ۔ یہاں تک تو اگر کافرستان کے دارالحکومت جا کر پہنچا جائے تو ایک ہفتہ تو ویسے ہی لگ جائے گا "....... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب ۔ کہاں ہے پہاڑی "....... بلیک زیرو نے کرسی سے اٹھ کر نقشے پر جھکتے ہوئے کہا۔

" یہ دیکھو ۔ یہ ہے ساگرام پہاڑی "....... عمران نے ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا جہاں اس نے پنسل سے دائرہ لگایا تھا۔

" اوہ ہاں ۔ واقعی ۔ لیکن یہ پہاڑی پاکیشیائی سرحد کے قریب ہے آپ وہاں سے داخل ہو جائیں "....... بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں ۔ اس سرحد پر دونوں اطراف میں ملٹری اور ایئر فورس کے اڈے پھیلے ہوئے ہیں کیونکہ یہ دونوں ملکوں میں سب سے زیادہ حساس سرحد ہے "....... عمران نے کہا۔

" آپ نے پہاڑی راستوں سے داخل ہونا ہے ۔ بائی ایئر تو نہیں جانا "....... بلیک زیرو نے کہا۔

" یہی تو اصل مسئلہ ہے کہ ان راستوں سے جانے کا مطلب وہی ایک ہفتہ ۔ یہ پہاڑیاں انتہائی دشوار گزار ہیں "....... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ بات تو یہی ہے "....... بلیک زیرو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اب صورت یہ ہے کہ میں اور ٹائیگر سرحد کے آخری حصے میں واقع سراب درے سے گزر کر کافرستانی سرحد میں داخل ہوں اور پھر وہاں سے کوئی ہیلی کاپٹر اڑا کر سیدھے زیرو ہاؤس پر جا اتریں "۔ عمران نے کہا۔

" لیکن عمران صاحب ۔ اس درے کی حفاظت تو خصوصی طور پر ہوتی ہو گی "....... بلیک زیرو نے کہا۔

" ظاہر ہے ۔ لیکن اس کے علاوہ اور کوئی راستہ بھی نہیں ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ مجھے ماؤنٹین کور کے جنرل پاشا سے ڈسکس کرنا ہو گی "....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"....... دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"سرسلطان سے بات کراؤ"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"سرسلطان۔ ماؤنٹین کور کے جنرل پاشا سے میں نے بات کرنی ہے۔ وہ میرے بارے میں جانتے ہیں۔ آپ صرف اتنا معلوم کریں کہ وہ اس وقت کس نمبر پر ہیں"....... عمران نے کہا۔

"کیا ہوا ہے۔ تم اس قدر سنجیدہ کیوں ہو۔ کیا کوئی پریشانی والا مسئلہ ہے"....... سرسلطان نے کہا۔

"اٹیمک وار ہیڈز والا مسئلہ ہے اور وقت بے حد کم ہے اس لئے میں عام راستے کی بجائے کافرستان کے پہاڑی علاقے سے جانا چاہتا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں معلوم کر کے بتاتا ہوں۔ کہاں سے کال کر رہے ہو"....... سرسلطان نے پوچھا۔

"دانش منزل سے"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ایکسٹو"....... عمران نے رسیور اٹھا کر مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران سے بات کرنی ہے"....... دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"یہاں عمران تو موجود نہیں ہے البتہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بنفس نفیس بلکہ انتہائی نفیس موجود ہے"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"پہلے تو تم نے بڑی سنجیدگی سے فون کیا تھا۔ اب کیا ہو گیا ہے تمہیں"....... سرسلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس وقت مجھے جلدی تھی اور اب آپ کو ہو گی"....... عمران نے جواب دیا تو سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہارے ذہن واقعی شیطان کا کارخانہ ہے"....... سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اور اس کارخانے میں سرکاری سر تیار ہوتے ہیں"۔ عمران بھلا کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

"سوچ کر بات کیا کرو۔ تمہارے ڈیڈی کے پاس بھی سر کا خطاب موجود ہے۔ بہرحال نمبر نوٹ کرو"....... سرسلطان نے کہا اور پھر نمبر بتا کر انہوں نے بغیر کوئی بات کئے رابطہ ختم کر دیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے سرسلطان کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

"یس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جنرل پاشا سے بات کرائیں میں علی عمران بول رہا ہوں۔

نمائندہ خصوصی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"جنرل پاشا بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے کہا۔

"تم عمران۔ کیا ہوا۔ کوئی خاص بات"...... جنرل پاشا نے سلام کا جواب دیتے ہوئے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف تو خود بات کرنا چاہتے تھے لیکن میں نے انہیں روک دیا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ چیف صاحب بڑے مشتعل مزاج واقع ہوئے ہیں اس لئے ایسا نہ ہو کہ جنرل پاشا جنرل تماشہ بن جائے"...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو مسکرا دیا۔

"لیکن مسئلہ کیا ہے"...... جنرل پاشا نے کہا۔ ظاہر ہے اس نے عمران کی بات کو سنی ان سنی کر دیا تھا۔ وہ شاید چیف کے خلاف کوئی ریمارکس پاس نہ کرنا چاہتا تھا۔

"پاکیشیائی ساجورا پہاڑی کی دوسری طرف کافرستانی علاقے میں ایک پہاڑی ہے جس کا نام ساگرام پہاڑی ہے۔ اس پہاڑی کے اندر

کوئی عمارت ہے جس کا نام زیرو ہاؤس ہے اور زیرو ہاؤس میں کافرستان کے ملٹری جغرافیکل سروے کے پاکیشیائی ڈیسک کا انچارج کرنل سلہوترا ایک ایسی فلم سمیت موجود ہے جس میں پاکیشیائی ایٹمی وارہیڈز کا محل وقوع موجود ہے لیکن چونکہ محل وقوع کسی نئے آلے سے سیٹلائٹ سے حاصل کیا گیا ہے اس لئے وہ بے حد مدھم ہے اور یہ کرنل سلہوترا اسے انلارج کر کے معلوم کرنا چاہتا ہے کہ یہ محل وقوع کہاں ہے جبکہ ہم نے اسے بہرحال ایسا کرنے سے روکنا ہے تاکہ پاکیشیا کا ایٹمی دفاع کافرستان کے سامنے اوپن نہ ہو سکے اور وقت بے حد کم ہے۔ اگر ہمیں دیر ہو گئی تو کرنل سلہوترا کام کر گزرے گا اور تمام مشن فنش ہو جائے گا اس لئے چیف نے حکم دیا ہے کہ ہم عام راستوں سے جانے کی بجائے پہاڑی علاقے سے ہو کر وہاں پہنچ جائیں۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہ پہاڑی سرحد انتہائی حساس ہے اور یہاں دونوں اطراف میں ملٹری اور ایئر فورس کے اڈے موجود ہیں۔ پہاڑیوں کے اندر سے جانے سے بھی خاصا عرصہ لگ جائے گا اس لئے یہ طے کیا گیا کہ اب ہم سراب درہ کراس کر کے کافرستان میں داخل ہوں لیکن ہمیں اس تمام علاقے کے بارے میں کوئی تازہ ترین معلومات حاصل نہیں ہیں اس لئے آپ سے رابطہ کیا گیا ہے"...... عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے جنرل پاشا اس طرح درست معلومات مہیا کر سکتا تھا۔

" اوہ ۔ یہ تو واقعی انتہائی اہم ترین مشن ہے ۔ کتنے آدمیوں نے وہاں جانا ہے "....... جنرل پاشا نے کہا۔

" میں اور میرا ایک ساتھی "....... عمران نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ تم دونوں ملٹری ایئرپورٹ نمبر ٹو پر پہنچ جاؤ ۔ میں خود وہاں پہنچ رہا ہوں ۔ وہاں سے ایک ہیلی کاپٹر تمہیں سرحد پر ایک خصوصی علاقے ساگوما میں پہنچا دے گا ۔ میں بھی اس ہیلی کاپٹر میں تمہارے ساتھ جاؤں گا ۔ اس علاقے سے ایک کریک کافرستانی سرحد میں جاتا ہے جس کے بارے میں کافرستان کو علم نہیں ہے ۔ ہمارے ایجنٹ اس کریک سے آتے جاتے رہتے ہیں ۔ میں تمہارے ساتھ ایک آدمی بھجوا دوں گا ۔ وہ تمہیں اس کریک کے راستے کافرستانی سرحد میں پہنچا آئے گا ۔ وہاں سے ساگرام پہاڑی زیادہ دور نہیں ہے اور وہ آدمی تمہیں وہاں کے بارے میں تمام تفصیلات بھی مہیا کر دے گا کیونکہ وہ ان علاقوں میں آتا جاتا رہتا ہے ۔ اس طرح تم جلدی اور آسانی سے وہاں پہنچ جاؤ گے "....... جنرل پاشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ ہم پہنچ رہے ہیں "....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

کرنل جگدیش ساگرام پہاڑی سے تقریباً پانچ سو گز دور ایک اور پہاڑی پر موجود تھا ۔ یہاں پاور ایجنسی نے باقاعدہ کیمپ لگا رکھا تھا اور یہاں کرنل جگدیش نے پاور ایجنسی کا خصوصی گروپ جسے بلیک گروپ کہا جاتا تھا، تعینات کر رکھا تھا ۔ اس گروپ کے آدمی ساگرام پہاڑی کے گرد ہر طرف موجود تھے ۔ کرنل جگدیش نے یہاں کے ماؤنٹین کور کے کمانڈر کرنل سوبھاش کو باقاعدہ تفصیلات بتا دی تھیں اور انہیں بھی الرٹ رہنے کے لئے کہا تھا اس لئے وہ مطمئن تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ایٹمی مرکز پر ہی ساری توانائیاں ضائع کرتے رہیں گے جبکہ یہاں کے بارے میں تو انہیں معلوم ہی نہیں ہو سکتا ۔ اس کے باوجود وہ اس کے ساتھی یہاں ہر طرح سے الرٹ تھے ۔ یہاں وائرلیس فون موجود تھا اور اس وائرلیس فون سے رابطہ کرنے والے خصوصی ٹرانسمیٹر بلیک گروپ کے تمام آدمیوں کے

پاس موجود تھے اور گروپ کے ارکان کی تعداد دس تھی اور ان کا انچارج میجر درشن تھا۔ میجر درشن یہاں سے قریب ہی ایک چٹان کے پیچھے موجود تھا۔ ان سب کی توجہ وادی میں بنی ہوئی خاکی رنگ کی ایک بڑی سی عمارت پر تھی جس کے گرد باقاعدہ ملٹری کا پہرہ تھا۔ یہ زیرو ہاؤس تھا جو ملٹری کے خصوصی آپریشنز کے لئے بنایا گیا تھا اور یوں تو یہ زیرو ہاؤس ساگرام پہاڑی کے دامن میں تھا لیکن چاروں طرف سے دوسری پہاڑیاں بھی لگتی تھیں اور سوائے ساگرام پہاڑی کے کسی طرف سے بھی نیچے وادی میں جانے کا کوئی راستہ نہ تھا۔ چونکہ کمانڈر کرنل سوبھاش کو الرٹ کر دیا گیا تھا اس لئے اس پورے ایریئے کو ہائی الرٹ کر دیا گیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ حکم دے دیا گیا تھا کہ اس علاقے پر ہیلی کاپٹروں اور جنگی طیاروں کی پرواز ممنوع قرار دے دی گئی ہے اس لئے بھی کرنل جگدیش مطمئن تھا کہ اگر کسی طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہاں کا علم بھی ہو جائے تب بھی وہ یہاں کسی صورت نہیں پہنچ سکتے۔ وہ کیمپ میں کرسی پر اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا کہ سامنے رکھے ہوئے وائرلیس فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"یس"...... کرنل جگدیش نے تیز لہجے میں کہا۔

"سیتا رام بول رہا ہوں باس۔ ایٹمی مرکز سے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل جگدیش بے اختیار چونک پڑا۔

"یس۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے وہاں"...... کرنل جگدیش نے چونک کر کہا۔

"نہیں باس۔ البتہ کافرستان سیکرٹ سروس کے افراد بھی یہاں موجود ہیں اور وہ نگرانی وغیرہ میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ انہیں ڈیوٹی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ البتہ چیف شاگل یہاں دو بار آ چکے ہیں"...... دوسری طرف سے سیتا رام نے جواب دیا۔

"تو پھر فون کیوں کیا ہے۔ ظاہر ہے وہ ہماری وجہ سے دلچسپی نہیں لے رہے ہوں گے۔ صرف ڈیوٹی دے رہے ہوں گے"۔ کرنل جگدیش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اصل بات یہ ہے کہ سیکرٹ سروس کے یہاں تعینات افراد میں سے ایک آدمی میرا بے حد گہرا دوست بھی ہے۔ میں نے جب علیحدگی میں اس سے دلچسپی نہ لینے کی وجہ پوچھی تو اس نے ایک عجیب سی بات کی کہ اصل ٹارگٹ تو یہاں نہیں ہے۔ وہ تو یہاں صرف وقت گزار رہے ہیں۔ میں یہ بات سن کر چونک پڑا اور میں نے جب اسے مزید کریدا تو معلوم ہوا کہ چیف شاگل نے انہیں بتایا ہے کہ اصل ٹارگٹ ساگرام پہاڑی میں منتقل کر دیا گیا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی اس کا علم ہو چکا ہے اس لئے وہ لازماً وہاں پہنچیں گے۔ یہاں نہیں آئیں گے"...... سیتا رام نے کہا تو کرنل جگدیش بے اختیار اچھل پڑا۔

"شاگل کو کیسے اس ساری بات کا علم ہو گیا اور پھر اسے یہ کیسے علم ہو گیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی اس بارے میں علم ہو چکا ہے"...... کرنل جگدیش نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس ۔ہو سکتا ہے کہ کافرستان سیکرٹ سروس کے مخبر پاکیشیا سیکرٹ سروس میں ہوں اور وہاں سے انہیں کوئی رپورٹ ملی ہو"...... سیتا رام نے کہا۔

"ہاں ۔ایسا ہو سکتا ہے ۔ٹھیک ہے ۔بہرحال تم وہاں ہوشیار رہنا۔ہم یہاں ہوشیار ہیں"...... کرنل جگدیش نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔چند لمحے وہ خاموش بیٹھا رہا پھر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف پاور ایجنسی کرنل جگدیش بول رہا ہوں ۔چیف شاگل سے بات کرائیں"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"یس سر۔ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس بول رہا ہوں"......چند لمحوں بعد شاگل کی آواز سنائی دی۔

"کرنل جگدیش بول رہا ہوں چیف شاگل"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"اوہ آپ ۔فرمائیں"...... شاگل نے چونک کر کہا۔

"مجھے رپورٹ ملی ہے کہ آپ کے آدمی ایٹمی مرکز کی نگرانی میں دلچسپی نہیں لے رہے ۔کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے ۔ورنہ کافرستان سیکرٹ سروس کے لوگ تو بے حد تربیت یافتہ ہیں"۔ کرنل جگدیش نے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ ۔دراصل جب وہاں آپ کے آدمی موجود ہیں تو پھر انہیں دلچسپی لینے کی کیا ضرورت ہے ۔البتہ ایک رپورٹ مجھے بھی ملی ہے کہ آپ کا خصوصی بلیک گروپ وہاں موجود نہیں ہے ۔کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... شاگل نے کہا تو کرنل جگدیش اس کی عیاری پر حیران رہ گیا۔

"وہ ایک اور مشن پر کام کر رہا ہے"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"کیا یہ مشن ساگرام پہاڑی میں واقع زیرو ہاؤس کے سلسلے میں ہے"...... شاگل نے کہا۔

"ہاں ۔آپ کو کیسے معلوم ہوا"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں کرنل جگدیش ۔کوئی گھسیارہ نہیں ہوں کہ مجھے ایسی اطلاعات نہ مل سکیں ۔کافرستان میں اڑتی ہوئی مکھی بھی میری نظروں سے بچ نہیں سکتی"...... شاگل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کھل کر بات ہو جانی چاہئے ۔مجھے رپورٹ ملی ہے کہ آپ نے اپنے آدمیوں سے کہا ہے کہ اصل ٹارگٹ زیرو ہاؤس میں منتقل ہو چکا ہے اور آپ نے انہیں یہ بھی بتایا ہے کہ

پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی اس کا علم ہو چکا ہے۔ کیا آپ بتائیں گے کہ یہ سب واقعات کی رپورٹ آپ کو کیسے مل گئی۔ خاص طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں۔ کیا آپ کا ان سے کوئی رابطہ ہے"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"کرنل جگدیش۔ ابھی آپ نئے نئے چیف بنے ہیں اور کافرستان میں بھی آپ کی آمد کو زیادہ عرصہ نہیں ہوا جبکہ میں طویل عرصے سے سیکرٹ سروس کا چیف ہوں اور پاکیشیا میں بھی کافرستانی سیکرٹ سروس کا کافی بڑا نیٹ ورک موجود ہے۔ مجھے اطلاع ملی کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیائی پہاڑی علاقے میں دیکھا گیا ہے تو میں نے وہاں سے فوری معلومات حاصل کرنے کا حکم دیا تو مجھے اطلاع دی گئی کہ ان کا ٹارگٹ ساگرام پہاڑی میں واقع زیرو ہاؤس ہے لیکن چونکہ میرا کوئی تعلق زیرو ہاؤس سے نہیں تھا اس لئے میں خاموش ہو گیا لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ آپ اپنے بلیک گروپ کے ساتھ وہاں موجود ہیں۔ تب میں سمجھ گیا کہ ٹارگٹ ایٹمی مرکز سے شفٹ ہو چکا ہے لیکن چونکہ مجھے یہ بات سرکاری طور پر نہیں بتائی گئی تھی اس لئے میں خاموش ہو گیا"...... شاگل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کو غلط رپورٹ دی گئی ہے"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ لیکن آپ کی اور آپ کے بلیک گروپ کی وہاں موجودگی سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اطلاع درست ہے لیکن یہ آپ کا دردسر ہے کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے وہاں نمٹتے رہیں۔ البتہ

اگر وہ ایٹمی مرکز میں آئے تو ہم ان سے نمٹ لیں گے"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل جگدیش نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اسے رسیور رکھے چند ہی لمحے ہوئے تھے کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور اس نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"سر۔ پوائنٹ تھری سے پنڈت بول رہا ہوں۔ سرنگا پہاڑی پر دو اجنبی آدمی اچانک نمودار ہوئے ہیں۔ وہ چٹان کے پیچھے موجود ہیں"...... پنڈت نے کہا۔

"اجنبی افراد۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"باس۔ وہ نہ ملٹری یونیفارم میں ہیں اور نہ ہی وہ اس راستے سے نمودار ہوئے ہیں جہاں ملٹری پہرہ دے رہی ہے۔ ان کے لباس سادہ ہیں اور دونوں کی پشت پر سیاہ رنگ کے بیگ موجود ہیں اس لئے میں نے انہیں اجنبی کہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا وہ زیرو ہاؤس تک پہنچ سکتے ہیں"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"نہیں باس۔ اس کے لئے انہیں دوسری پہاڑیاں کراس کرنا ہوں گی"...... پنڈت نے کہا۔

"کیا تم انہیں بے ہوش کر سکتے ہو"...... کرنل جگدیش نے

کہا۔

" بے ہوش ۔ لیکن اگر وہ دشمن ہیں تو انہیں ہلاک کیوں نہ کیا جائے ۔ وہ ہمارے ٹارگٹ میں ہیں باس "....... پنڈت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم انہیں بے ہوش کر کے یہاں کیمپ میں لے آؤ ۔ میں پہلے پوری تسلی کرنا چاہتا ہوں ۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ صرف ڈاج دینے کے لئے آئے ہوں ۔ اگر ایسا ہے تو ان سے سیکرٹ سروس کے بارے میں پوری پلاننگ معلوم ہو سکتی ہے جبکہ سیکرٹ سروس کا پورا گروپ ہوتا ہے ۔ دو آدمی نہیں ہوتے "....... کرنل جگدیش نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر ۔ ٹھیک ہے سر ۔ میں کارروائی کرتا ہوں "....... پنڈت نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل جگدیش نے رسیور رکھ دیا ۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب باہر سے تیز تیز قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو کرنل جگدیش چونک پڑا ۔ چند لمحوں بعد پنڈت اور اس کا ایک ساتھی اندر داخل ہوئے ۔ ان دونوں کے کاندھوں پر دو آدمی لدے ہوئے تھے اور ان کے پاس دو سیاہ رنگ کے بیگ تھے اور پھر انہوں نے دونوں آدمیوں کو وہاں فرش پر بچھی ہوئی دری پر لٹا دیا ۔ یہ دونوں بے ہوش تھے ۔

" ان بیگز میں کیا ہے پنڈت "....... کرنل جگدیش نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" میں نے چیک کیا ہے ۔ بے ہوش کرنے والے گیس پسٹل اور مشین پسٹل ہیں "....... ایک آدمی نے جواب دیا۔

" ان دونوں کو رسیوں سے اس طرح باندھ دو کہ یہ حرکت بھی نہ کر سکیں اور پھر انہیں ہوش میں لا کر تم دونوں واپس نگرانی پر پہنچ جاؤ "....... کرنل جگدیش نے کہا۔

" یس باس ۔ لیکن اگر آپ کہیں تو میں میجر درشن کو یہاں بھجوا دوں "....... پنڈت نے کہا۔

" کیوں ۔ تم نے یہ بات کیوں سوچ لی "....... کرنل جگدیش نے سخت لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ اگر وہ واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں تو یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اور آپ یہاں اکیلے ہوں گے "....... پنڈت نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ بھجوا دو میجر درشن کو "....... کرنل جگدیش نے کہا تو پنڈت اور اس کے ساتھی نے ان دونوں کو رسیوں سے باندھا اور پنڈت اور اس کا ساتھی دونوں باہر چلے گئے ۔ وہ دونوں سیاہ بیگ وہیں چھوڑ گئے تھے ۔ تھوڑی دیر بعد ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا یہ بلیک گروپ کا انچارج میجر درشن تھا۔

" یہ کون ہیں باس "....... آنے والے نے کہا تو کرنل جگدیش نے اسے تفصیل بتا دی۔

" باس ۔ انہیں ہوش میں لانے کی بجائے اسی حالت میں ہلاک کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے ۔ ان کا تعلق لازماً پاکیشیا سیکرٹ سروس

سے ہو گا"...... میجر درشن نے کہا۔

" بندھے ہوئے افراد سے بھی ڈر رہے ہو۔ نانسنس۔ انہیں ہوش میں لے آؤ"...... کرنل جگدیش نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" باس۔ یہ یقیناً میک اپ میں ہوں گے اس لئے کیوں نہ پہلے ان کا میک اپ چیک کر لیا جائے"...... میجر درشن نے کہا۔

" ہاں۔ ٹھیک ہے۔ چیکنگ ہونی چاہئے"...... کرنل جگدیش نے کہا تو میجر درشن کیمپ میں موجود ایک لوہے کی الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اندر سے ایک جدید میک اپ واشر نکالا اور پھر اس نے میک اپ واشر سے باری باری دونوں کا میک اپ چیک کیا لیکن جدید میک اپ واشر کے استعمال کے باوجود ان کے چہرے پہلے جیسے ہی تھے۔

" یہ میک اپ میں نہیں ہیں باس"...... میجر درشن نے کہا۔

" کیا تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کو دیکھا ہوا ہے"۔ کرنل جگدیش نے کہا۔

" صرف عمران کو دیکھا ہوا ہے اور کسی کو نہیں۔ ان میں سے ایک کا قدوقامت عمران جیسا ہے لیکن چہرہ مختلف ہے"...... میجر درشن نے کہا۔

" کس کا قدوقامت"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

" اس آدمی کا"...... میجر درشن نے بے ہوش پڑے ہوئے ایک آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ اب انہیں ہوش میں لے آؤ"...... کرنل جگدیش نے کہا تو میجر درشن ایک بار پھر الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری سے ایک بوتل نکالی اور الماری بند کر کے وہ زمین پر پڑے ہوئے ان دونوں بے ہوش افراد کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس نے بوتل کا ڈھکن کھول کر باری باری ان دونوں کی ناک سے بوتل کا دہانہ لگایا اور پھر آخر میں ڈھکن بند کر کے اس نے بوتل کو واپس الماری میں رکھ دیا۔

عمران کے تاریک ذہن میں روشنی پھیلی تو اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں ۔اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی تو اسے محسوس ہوا کہ وہ رسیوں سے بندھا فرش پر پڑا ہوا ہے ۔اس کے ذہن میں فوراً ہی بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر گھوم گیا جب وہ اور ٹائیگر دونوں گائیڈ کے ذریعے ایک کریک سے گزر کر کافرستانی حدود میں داخل ہوئے اور گائیڈ کو انہوں نے واپس بھجوا دیا تھا ۔اس کے بعد وہ ایک چٹان کے پیچھے رک کر ماحول کا جائزہ لے رہے تھے کہ اچانک ان کے عقب میں کٹک کی آواز ابھری اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے ان کے ذہنوں پر تاریک پردہ سا پھیلتا چلا گیا۔

" ان دونوں کو دیوار کے ساتھ پشت لگا کر بٹھا دو میجر درشن تا کہ ان سے بات چیت آسانی سے ہو سکے"...... عمران کو ایک بھاری سی

آواز سنائی دی۔

" یس کرنل"...... دوسری آواز سنائی دی اور پھر کسی نے جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور گھسیٹ کر ایک طرف کر کے اسے ایک جھٹکے سے اٹھا کر بٹھا دیا۔اس کی پشت کپڑے سے بنی ایک دیوار کے ساتھ تھی ۔ عمران چونکہ ہوش میں آ چکا تھا اس لئے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا ۔اب وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا ۔اس نے دیکھا کہ وہ ایک خیمے میں موجود ہے ۔یہاں ایک کرسی پر ایک بھاری لیکن انتہائی ورزشی جسم کا آدمی موجود تھا۔اس کے سامنے ایک چھوٹی سی میز تھی جس پر ایک وائرلیس فون موجود تھا۔اسی لمحے اس کی نظریں دوسرے آدمی پر پڑیں ۔یہ لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تھا ۔وہ اب ٹائیگر کو گھسیٹ کر دیوار کی طرف لا رہا تھا ۔ یہ دونوں ملٹری یونیفارم میں تھے ۔ان میں سے ایک کرنل تھا اور دوسرا میجر اور اس کے ساتھ ہی عمران کے ذہن میں جھماکا ہوا اور وہ سمجھ گیا کہ یہ کرسی پر بیٹھا ہوا پاور ایجنسی کا نیا چیف کرنل جگدیش ہے اور یہ میجر اس کا کوئی ساتھی ہو گا۔میز پر دو سیاہ بیگ بھی ایک طرف رکھے ہوئے تھے
عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اپنے آپ کو ذرا سا آگے کر لیا تا کہ اس کے عقب میں بندھے ہوئے دونوں ہاتھ حرکت کر سکیں ۔ اس نے اپنی انگلیوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا تا کہ ناخنوں میں موجود بلیڈ نکال کر وہ رسی کاٹ سکے ۔ ٹائیگر بھی ہوش میں آ گیا تھا لیکن وہ خاموش تھا۔

"تم کون ہو"....... کرنل جگدیش نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ نے ہم پر کیوں ہاتھ ڈالا ہے کرنل صاحب"....... عمران نے مقامی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"تم مجھے پہچانتے ہو ۔ کیا مطلب ۔ کون ہو تم"....... کرنل جگدیش نے چونک کر کہا۔

"ہمارا تعلق کافرستان سیکرٹ سروس سے ہے ۔ ہمیں یہاں چیکنگ کے لئے بھیجا گیا تھا"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیکنگ ۔ کیسی چیکنگ"....... کرنل جگدیش نے چونک کر کہا۔

"چیف شاگل کو اطلاع ملی تھی کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں نے یہاں زیرو ہاؤس کی پکٹنگ کی ہوئی ہے جبکہ اصل ٹارگٹ ایٹمی مرکز پر تھا ۔ چیف نے ہمیں بھیجا کہ ہم یہاں چیکنگ کر کے انہیں رپورٹ دیں کہ یہاں کیا ہو رہا ہے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"....... کرنل جگدیش نے کہا۔

"رائے پردیپ"....... عمران نے کہا۔

"جبکہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے عمران ہو ۔ تم سمجھ رہے ہو کہ میں شاگل کی طرح احمق ہوں ۔ میری پوری زندگی اسی طرح کے کاموں میں گزری ہے ۔ سمجھے"....... کرنل جگدیش نے انتہائی غصیلے

لہجے میں کہا۔

"آپ میری بات چیف شاگل سے کرا دیں تاکہ آپ کو ہماری طرف سے اطمینان ہو جائے"....... عمران نے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے بات کرانے کی ۔ اگر تم دونوں سیکرٹ سروس کے افراد ہو تو تمہاری یہاں مداخلت بھی جرم ہے اس لئے تمہیں گولی بھی ماری جا سکتی ہے"....... کرنل جگدیش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر ۔ میں کیا کر سکتا ہوں جناب"....... عمران نے قدرے مایوسانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔ البتہ اس نے اب ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسیاں کاٹ لی تھیں جبکہ اس کے دونوں پیروں میں بدستور رسیاں بندھی ہوئی تھیں اور چونکہ اس کی دونوں ٹانگیں سامنے کی طرف تھیں اس لئے ظاہر ہے وہ انہیں کھول نہ سکتا تھا۔

"سنو ۔ تمہارے پاس یہ سیاہ تھیلے تھے ۔ ان میں بے ہوش کرنے والے گیس پسٹل اور مشین پسٹل بھی موجود ہیں اس لئے تم کافرستان سیکرٹ سروس نہیں بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ہو ۔ تمہارے باقی ساتھی کہاں ہیں"....... کرنل جگدیش نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کو سب کچھ بتانا ہو گا"....... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو کرنل جگدیش بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب ۔ سب کچھ کا کیا مطلب ہوا"....... کرنل جگدیش نے

چونک کر کہا۔

" ہاں ۔ لیکن آپ یہ بات چیف شاگل کو نہیں بتائیں گے ۔ چیف شاگل نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے بے ہوش کر دیں اور پھر آپ کو ہلاک کر دیں ۔ ہمارا مشن یہی تھا"....... عمران نے کہا تو کرنل جگدیش کے چہرے پر یکلخت غصے کا الاؤ سا جل اٹھا۔

" باس ۔ یہ جھوٹ بول رہا ہے ۔ یہ ہمیں چکر دے رہا ہے"۔ اچانک ساتھ کھڑے دوسرے آدمی نے کہا۔

" نہیں ۔ یہ شاگل ہے ہی ایسا آدمی ۔ ٹھیک ہے ۔ اب ان دونوں کا خاتمہ کر دو ۔ پھر آگے کی بات سوچیں گے"....... کرنل جگدیش نے اپنے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہم سرکاری آدمی ہیں جناب ۔ ہماری یہاں ہلاکت آپ کے لئے مسئلہ بن جائے گی"....... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" جو کچھ ہے تمہیں ہلاک ہونا پڑے گا"....... کرنل جگدیش نے کہا اور اسی لمحے عمران کی ٹانگیں سمٹیں اور دوسرے لمحے وہ مینڈک کی طرح اچھل کر پہلے سیدھا ہوا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر دوسرے آدمی سے ٹکرایا اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر کرنل جگدیش سے جا ٹکرایا ۔ اسی لمحے ٹائیگر بھی اچھل کر کھڑا ہو گیا ۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے اس دوسرے آدمی کے ہاتھ سے نکل کر اس کے قریب گرنے والا مشین پسٹل جھپٹ لیا۔

" خبردار ۔ کسی نے حرکت کی تو"....... ٹائیگر نے مشین پسٹل کا رخ ان دونوں کی طرف کرتے ہوئے کہا جبکہ عمران تیزی سے جھک کر پیروں میں موجود رسیاں کھولنے لگا لیکن دوسرے لمحے دوسرا آدمی اچھل کر ٹائیگر سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی کرنل جگدیش نے یکلخت جمپ لگایا اور بجلی کی سی تیزی سے وہ کیمپ سے باہر غائب ہو گیا جبکہ ٹائیگر کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر دور جا گرا تھا اور وہ دونوں ایک دوسرے سے لپٹ گئے تھے ۔ عمران نے رسی کھولی اور پھر وہ اس کیمپ کے بیرونی حصے کی طرف دوڑ پڑا ۔ ٹائیگر کی اسے فکر نہ تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ٹائیگر لڑائی بھڑائی میں خاصا ماہر ہے اور وہ اسے سنبھال لے گا ۔ لیکن باہر پہنچ کر وہ بے اختیار رک گیا کیونکہ کرنل جگدیش غائب ہو چکا تھا ۔ عمران تیزی سے واپس مڑا تو اس نے ٹائیگر کو اپنے پیروں پر جھکے ہوئے دیکھا جبکہ دوسرے آدمی کی لاش ساتھ ہی پڑی ہوئی تھی ۔ اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی ۔ عمران نے آگے بڑھ کر اپنا بیگ اٹھا لیا۔

" جلدی آؤ ۔ کرنل جگدیش نکل گیا ہے ۔ آؤ"....... عمران نے کہا اور ایک بار پھر باہر کی طرف دوڑ پڑا ۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر بھی اس کیمپ سے باہر آ گیا ۔ ایک سیاہ بیگ اس کے ہاتھ میں تھا اور پھر وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے لیکن ابھی وہ تھوڑا سا ہی آگے بڑھے تھے کہ اچانک سائیں کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں نے بیک وقت غوطے مارے اور ایک چٹان کے

پیچھے ہو گئے جبکہ ایک میزائل ان سے آگے ایک چٹان سے ٹکرا کر ایک دھماکے سے پھٹ گیا۔

" میرے پیچھے آؤ۔ ہمیں ابھی گھیر لیا جائے گا"....... عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں اسی طرح جھکے جھکے انداز میں دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد عمران کو ایک کریک سا نظر آیا تو وہ اس میں گھس گیا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے تھا۔

" تم آگے جا کر چیک کرو کہ اس کریک کا دوسرا سرا کہاں ہے۔ میں انہیں روکتا ہوں"....... عمران نے کہا تو ٹائیگر دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمران وہیں کریک کے دہانے پر ہی رک گیا تھا۔ اس کی تیز نظریں باہر کا اور سائیڈوں کا بیک وقت جائزہ لے رہی تھیں۔ پھر اچانک اسے کافی فاصلے پر دو آدمیوں کی حرکت دکھائی دی جو ایک چٹان کے پیچھے سے نکل کر دوسری چٹان کی اوٹ میں ہو رہے تھے۔ عمران خاموش کھڑا انہیں دیکھتا رہا۔ البتہ اس نے بیگ میں سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔

" باس آ جائیں۔ یہ کریک پہاڑی کی دوسری طرف نکلتا ہے اور وہاں نیچے وادی میں ایک عمارت بھی ہے"....... اسی لمحے عمران کو اپنے عقب میں ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے اٹھا اور واپس مڑ کر ٹائیگر کے پیچھے دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ کریک کافی طویل تھا لیکن بہرحال وہ اس قدر صاف تھا کہ اس میں اطمینان سے دوڑا جا سکتا تھا۔ اختتام پر روشنی دور سے نظر آنے لگ گئی اور عمران

نے دہانے پر رک کر محتاط نظروں سے ادھر ادھر دیکھا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ واقعی زیرو ہاؤس تک پہنچ گئے تھے کیونکہ پہاڑیوں کے درمیان نیچے وادی میں ایک کافی بڑی ایک منزلہ عمارت موجود تھی لیکن اس کے چاروں طرف باقاعدہ ملٹری کے مسلح سپاہی پہرہ دے رہے تھے۔ چاروں طرف اور پہاڑیوں کے دامن میں بھی ملٹری کے لوگ موجود تھے۔ ایک طرف باقاعدہ ملٹری کیمپ لگا ہوا تھا جس جگہ اس کریک کا دہانہ تھا۔ وہ جگہ کافی بلندی پر تھی اور نیچے پہاڑی چٹانیں موجود تھیں۔

" باس۔ سامنے اور سائیڈوں پر باقاعدہ مسلح لوگ موجود ہیں"۔ اچانک ٹائیگر نے کہا۔

" اوہ۔ کہاں"....... عمران نے چونک کر کہا کیونکہ اس کی پوری توجہ اس عمارت پر مرکوز تھی اور پھر ٹائیگر کی نشاندہی پر اس نے بھی دیکھا کہ واقعی چاروں طرف پہاڑیوں پر چٹانوں کے پیچھے مسلح افراد موجود تھے جن کے ہاتھوں میں جدید ترین دور مار مشین گنیں تھیں۔ البتہ یہ لوگ سول ڈریس میں تھے لیکن وہ بے حد چوکنا دکھائی دے رہے تھے۔

" اس کا مطلب ہے جس پہاڑی پر ہم موجود ہیں یہاں بھی مسلح افراد موجود ہوں گے"....... عمران نے کہا۔

" یس باس۔ اب ہم آگے کس طرح بڑھیں گے"....... ٹائیگر نے کہا۔

"تم اگر اکیلے ہوتے تو کیا کرتے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس ۔ میں کسی نہ کسی طرح نیچے پہنچ کر اس کیمپ میں داخل ہوتا اور کسی کی یونیفارم پہن کر آگے کارروائی کرتا"....... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا احمقوں کی طرح سوچ رہے ہو ۔ تمہارے پاس بیگ میں گیس پسٹل ہے ۔ گیس پسٹل سے نیچے اس عمارت کے چاروں طرف گیس فائر کرو ۔ یہ اتنی کھلی وادی نہیں ہے بلکہ تنگ سی ہے اس لئے گیس پھیل جائے گی اور ملٹری کے یہ افراد بے ہوش ہو جائیں گے اور ان کے ۔بے ہوش ہونے کے بعد چاروں طرف جو لوگ پہرہ دے رہے ہیں وہ لازماً بو کھلائے ہوئے انداز میں اپنی جگہیں چھوڑ کر نیچے جائیں گے ۔ چونکہ ان کی تعداد کم ہے اس لئے انہیں آسانی سے مشین پسٹل سے ہٹ کیا جا سکتا ہے ۔ اس کے بعد اس عمارت میں داخل ہو کر کارروائی کی جا سکتی ہے"....... عمران نے کہا۔

"یس باس ۔ کیا میں کارروائی شروع کروں"....... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں ۔ تم گیس کیپسول نیچے فائر کرو ۔ پورا میگزین"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے تیزی سے بیگ میں سے گیس پسٹل نکالا اور پھر اس کی نال کو کریک کے دہانے سے تھوڑا سا باہر نکال کر اس نے مسلسل ٹریگر دبانا شروع کر دیا۔ سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی سیاہ رنگ کے کیپسول نیچے گرنے لگے ۔ ٹائیگر مسلسل ہاتھ کو

گردش دے رہا تھا ۔ جب مشین پسٹل سے کرچ کی آواز سنائی دی تو اس نے ہاتھ روک لیا جبکہ عمران ہاتھ میں مشین پسٹل پکڑے ان مسلح افراد کو چیک کر رہا تھا جو چٹانوں کے پیچھے چھپے ہوئے تھے۔

"باس ۔ گیس وادی میں پھیل رہی ہے"....... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے سر نیچے کیا ۔ واقعی نیلے رنگ کا دھواں ہر طرف پھیلا ہوا نظر آ رہا تھا ۔ اسی لمحے عمران نے دیکھا کہ سامنے والی پہاڑی پر مختلف چٹانوں کے پیچھے چھپے ہوئے مسلح افراد بو کھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر تیزی سے نیچے جانے کے لئے چٹانوں کو پھلانگنے لگے ۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا ۔ وہ شاید ان افراد کے نیچے آنے کا انتظار کر رہا تھا جو اس کریک والی پہاڑی پر موجود تھے لیکن اس طرف سے جب کوئی حرکت سامنے نہ آئی تو وہ سمجھ گیا کہ ادھر کوئی آدمی نہیں ہے ۔ اس وقت تک چھ افراد چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے تین اطراف سے نیچے وادی کے قریب پہنچ چکے تھے ۔ اس وقت تک نیلے رنگ کی گیس غائب ہو چکی تھی ۔ البتہ وہاں موجود تمام فوجی ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے کہ عمران نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا ۔ یہ خصوصی ساخت کے مشین پسٹل تھے اس لئے ان کی رینج عام مشین پسٹلز سے زیادہ تھی ۔ یہی وجہ تھی کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا تھا اور پھر دھماکوں کے ساتھ ہی چند لمحوں بعد وہ چھ کے چھ افراد چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور قلابازیاں کھاتے ہوئے دھماکے سے نیچے وادی میں فوجیوں کے ساتھ جا گرے۔

"آؤ ۔ اب کام ہو گیا ہے"....... عمران نے کہا اور تیزی سے نکل کر وہ چٹانیں پھلانگتا ہوا نیچے اترتا چلا گیا ۔ اس کے ساتھ ٹائیگر تھا کہ اچانک انہیں اپنے سروں پر دھماکے سنائی دیئے اور عمران کا جسم یکلخت لاشعوری طور پر اچھلا ۔ اسے اپنے جسم میں گرم سلاخیں اترتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں ۔ اسی لمحے اس کے کانوں میں ٹائیگر کی چیخ پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم چٹانوں پر رول ہوتا ہوا نیچے جانے لگا ۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن اس کا ساتھ چھوڑ گیا ۔ آخری احساس جو عمران کے ذہن میں ابھرا تھا وہ یہی تھا کہ آخرکار وہ ہٹ ہو چکا ہے ۔

کرنل جگدیش کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا ۔ ان دونوں نے بندھے ہونے کے باوجود جس انداز میں اس پر اور میجر درشن پر حملہ کیا تھا وہ کم از کم اس کے لئے انتہائی حیرت کا باعث تھا اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ رسیوں سے بندھے ہوئے آدمی اس طرح اچانک حملہ کر دیں گے اور حملہ بھی اس انداز میں کہ میجر درشن مارا گیا اور اگر وہ اچانک باہر کی طرف چھلانگ نہ لگاتا تو لازماً وہ بھی مشین پسٹل سے ہٹ ہو جاتا ۔ کیمپ سے باہر نکلتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا اور مختلف چٹانیں پھلانگتا ہوا ایک اور کیمپ کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ یہ کیمپ اس پہاڑی کے عقبی حصے میں موجود تھا اور یہاں صرف ایک مسلح فوجی موجود تھا ۔ یہ کیمپ کرنل جگدیش نے اس پورے علاقے کو چیک کرنے کے لئے لگوایا تھا لیکن اب یہ کیمپ اس کی جان بچانے کے کام آ رہا تھا ۔ وہ دوڑتا ہوا اس

کیمپ کی طرف بڑھا تو اچانک ایک چٹان کے پیچھے موجود فوجی کھڑا ہو کر آگے بڑھنے لگا۔اس کے چہرے پر دور سے ہی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سر۔سر۔آپ"....... ایک فوجی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ کرنل جگدیش دوڑ کر آگے بڑھا اور پھر سیدھا کیمپ میں داخل ہو گیا۔وہ فوجی اس کے پیچھے کیمپ میں داخل ہوا۔

"سر۔کیا ہوا ہے"....... اس فوجی نے کہا۔

"تمہارا کیا نام ہے"....... کرنل جگدیش نے کہا۔

"میرا نام شنکر ہے جناب"....... فوجی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹرانسمیٹر کہاں ہے"....... کرنل جگدیش نے تیز لہجے میں کہا تو اس فوجی نے ایک طرف پڑے ہوئے بیگ میں سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور کرنل جگدیش کی طرف بڑھا دیا۔

"تم باہر جا کر دیکھو۔دشمنوں نے کیمپ نمبر ایک پر قبضہ کر لیا ہے۔ایسا نہ ہو کہ وہ یہاں بھی آ جائیں۔اگر وہ نظر آئیں تو انہیں گولیوں سے اڑا دو۔وہ دو آدمی ہیں"....... کرنل جگدیش نے بے ربط سے انداز میں کہا تو شنکر ایک لمحے کے لئے حیرت بھرے انداز میں کرنل جگدیش کو دیکھتا رہا اور پھر تیزی سے مڑا اور کیمپ سے باہر چلا گیا۔کرنل جگدیش کرسی پر بیٹھا اور اس نے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ہیلو۔کرنل جگدیش کالنگ۔اوور"....... کرنل جگدیش

نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔کرشن اٹنڈنگ یو۔اوور"....... چند لمحوں بعد بلیک گروپ کے سیکنڈ انچارج کرشن کی آواز سنائی دی۔

"کیا پوزیشن ہے زیرو ہاؤس کی۔اوور"....... کرنل جگدیش نے تیز لہجے میں کہا۔

"او کے ہے باس۔اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"دو آدمی یہاں موجود ہیں۔انہوں نے میجر درشن کو ہلاک کر دیا ہے۔میں اس وقت کیمپ نمبر دو میں ہوں۔اول تو ہم انہیں یہیں ہلاک کر دیں گے لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں زیرو ہاؤس کی طرف پہنچ جائیں تو تم نے انہیں ہلاک کرنا ہے۔اوور"....... کرنل جگدیش نے کہا۔

"میجر درشن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔وہ کیسے باس۔اوور"۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"انہوں نے اچانک کیمپ پر فائر کھول دیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ میں انہیں ہلاک کرتا وہ فرار ہو گئے۔تم نے چوکنا رہنا ہے اور معمولی سی گڑبڑ ہو تو مجھے اطلاع دینی ہے۔اوور"....... کرنل جگدیش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ہم یہاں پوری طرح چوکنا ہیں۔ویسے اگر آپ کہیں تو میں آپ کے کیمپ کی طرف پہاڑی پر موجود گروپ کے دونوں افراد کو آپ کے پاس بھجوا دوں تاکہ حملہ آوروں کو تلاش کر کے

ہلاک کیا جاسکے ۔اوور"...... کرشن نے کہا۔

"ہاں ۔ یہ ٹھیک ہے ۔انہیں کہہ دو کہ وہ احتیاط سے کیمپ ون کو ہر طرف سے چیک کریں اور ان دونوں حملہ آوروں کو ہر صورت میں ہلاک کر دیا جائے ۔اوور"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"یس باس ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل جگدیش نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب میں یہاں بیٹھ کر کیا کروں گا۔ مجھے بھی زیرو ہاؤس والی جگہ پر جانا چاہیئے"...... کرنل جگدیش نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ ٹرانسمیٹر پر نئی فریکونسی ایڈجسٹ کرتا اس کے کانوں میں دور سے تیز فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں پڑیں تو وہ بے اختیار اچھل پڑا اور دوڑتا ہوا کیمپ سے باہر آگیا۔

"سر ۔ سر ۔ ادھر زیرو ہاؤس کی طرف فائرنگ ہو رہی ہے"۔ شکر نے کہا۔

"ہاں ۔اس کا مطلب ہے کہ ان دونوں کو ٹریس کر کے ہلاک کیا جا رہا ہے"...... کرنل جگدیش نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن باس ۔وہ وہاں گئے کیسے ۔پہاڑیوں پر تو مسلح افراد موجود ہیں"...... شکر نے کہا۔

"جیسے بھی گئے بہرحال وہ مارے گئے"...... کرنل جگدیش نے کہا فائرنگ کی آوازیں اب ختم ہو چکی تھیں اور کرنل جگدیش مڑا تا کہ ٹرانسمیٹر کال کر کے صورت حال معلوم کر سکے کہ اچانک اس کے

کانوں میں ایک بار پھر فائرنگ کی آوازیں پڑیں اور پھر جلد ہی خاموشی طاری ہو گئی۔

"یہ دوبارہ کیا ہوا ہے اور کیوں ہوا ہے"...... کرنل جگدیش نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اب وہ اپنے آپ کو کوس رہا تھا کہ وہ خود وہاں کیوں موجود نہیں تھا ۔ علیحدہ کیمپ لگا کر یہاں کیوں رہ گیا تھا حالانکہ اس وقت اس نے یہ کیمپ اس لئے لگوائے تھے کہ اسے سو فیصد یقین تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اگر یہاں آئی تو اس طرف سے آئے گی اور وہ انہیں زیرو ہاؤس پہنچنے سے پہلے ہی مار گرائے گا لیکن اب اسے یہی کیمپس فضول اور بے کار محسوس ہو رہے تھے ۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو کرنل جگدیش کا چہرہ چمک اٹھا ۔اس نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ کرشن کالنگ ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کرشن کی انتہائی جذباتی سی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیا ہوا ۔ یہ فائرنگ کیسی تھی ۔ اوور"...... کرنل جگدیش نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر ۔وہ دونوں آدمی زیرو ہاؤس والی سائیڈ پر پہنچ گئے تھے ۔ ہم دونوں آپ کے حکم کے مطابق واپس جا رہے تھے کہ اچانک زیرو ہاؤس والی وادی میں فائرنگ شروع ہو گئی ۔ہم دوڑ کر وہاں گئے تو ہم نے دو آدمیوں کو اپنے والی پہاڑی کی چٹانیں پھلانگ کر نیچے جاتے

ہوئے دیکھا جس پر ہم نے ان دونوں پر فائر کھول دیا اور وہ دونوں ہٹ ہو کر نیچے جا گرے ۔ ہمارے گروپ کے چھ افراد بھی انہوں نے ہلاک کر دیئے اور وادی میں نیچے زیرو ہاؤس کے گرد موجود ملٹری کے تمام افراد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں ۔ اوور"...... کرشن نے بھی چیخ چیخ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ یہ کیسے ہو گیا ۔ ان دونوں نے یہ کیسے کر دیا ۔ بہرحال وہ ہلاک ہو گئے ہیں یا نہیں ۔ اوور"...... کرنل جگدیش نے چیختے ہوئے کہا۔

" یس باس ۔ وہ دونوں ہٹ ہو گئے ہیں ۔ اب ہم نیچے وادی میں جا رہے تھے کہ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دی جائے ۔ اوور"...... کرشن نے کہا۔

" تم وہیں رکو ۔ ابھی مت جاؤ ۔ میں آ رہا ہوں ۔ پھر اکٹھے نیچے جائیں گے ۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل جگدیش نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ تیزی سے ایک طرف کھڑے شنکر کی طرف بڑھا۔

" تم یہاں کا خیال رکھو"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

" یس سر"...... شنکر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو کرنل جگدیش دوڑتا ہوا کیمپ سے نکلا اور ایک بار پھر اپنے کیمپ نمبر ایک کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں سے وہ بھاگ کر نیچے آیا تھا ۔ پھر اس کیمپ کو کراس کر کے وہ چٹانوں پر چڑھتا ہوا اوپر چوٹی پر پہنچا اور ایک بار پھر اس طرف بڑھنے لگا جہاں وادی میں زیرو ہاؤس موجود تھا

وہ ان دونوں حملہ آوروں پر حیران ہو رہا تھا کہ انہوں نے اس کے گروپ کے افراد کیسے ہلاک کر دیئے اور کیسے فوجیوں کو بے ہوش کر دیا۔

" سر ۔ سر ۔ ہم ادھر ہیں"...... اچانک دور سے ایک چٹان کے پیچھے سے ایک آدمی نے ہاتھ اٹھا کر کہا تو کرنل جگدیش اس کی طرف مڑ گیا ۔ اسی لمحے چٹان کے پیچھے سے دوسرا آدمی بھی نمودار ہو گیا۔

" کیا پوزیشن ہے کرشن"...... کرنل جگدیش نے تیز تیز سانس لیتے ہوئے کہا کیونکہ مسلسل پہاڑی چٹانوں کو پھلانگ کر آگے بڑھنے کی وجہ سے اس کا سانس قدرے پھول گیا تھا۔

" سر ۔ ان دونوں کی لاشیں نیچے پڑی ہیں ۔ ہمارے آدمیوں کی لاشیں بھی اور بے ہوش فوجی بھی ۔ ہم آپ کے انتظار میں یہاں رہ گئے تھے"...... کرشن نے جواب دیا۔

" چلو اب نیچے ۔ یہ سب کیسے ہو گیا ۔ میری سمجھ میں تو نہیں آ رہا"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

" میں نے آپ کے آنے تک چیکنگ کر لی ہے ۔ یہ دونوں اس پہاڑی کی چوٹی سے کچھ نیچے ایک کریک کے دہانے سے نکلے ۔ اس سے پہلے انہوں نے اس کریک سے ہی نیچے وادی میں بے ہوش کرنے والی گیس فائر کی تھی اور فوجی بے ہوش ہو گئے اور شاید ان فوجیوں کو بے ہوش ہوتے دیکھ کر تینوں اطراف میں موجود بلیک گروپ کے افراد نیچے صورت حال چیک کرنے کے لئے گئے لیکن

انہوں نے ان پر فائر کھول دیا اور وہ دھوکے میں ہلاک ہو گئے ۔ اس دوران فائرنگ کی آوازیں سن کر ہم واپس آ گئے تو یہ دونوں اس کریک سے نکل کر نیچے جا رہے تھے کہ ہم نے ان پر فائر کھول دیا اور یہ ہٹ ہو کر نیچے گر گئے "...... کرشن نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ واقعی ایسا ہی ہوا ہو گا ۔ تم نے ان دونوں کی لاشیں چیک کی ہیں "...... کرنل جگدیش نے کہا۔

" نو سر ۔ نیچے اتر کر ہی لاشیں چیک ہو سکتی ہیں کیونکہ اوپر سے نیچے چٹانوں کی وجہ سے عمارت تو نظر آتی ہے اس کے ارد گرد کا علاقہ نظر نہیں آتا ۔ بہرحال وہ دونوں ہٹ ہو گئے اور لڑھکتے ہوئے نیچے جا گرے تھے اس لئے لازماً وہ دونوں ہلاک ہو گئے ہوں گے "۔ کرشن نے کہا تو کرنل جگدیش نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تینوں تیزی سے نیچے اترتے چلے گئے ۔ جب آخری چٹان پھلانگ کر وہ نیچے اترے تو فوجی بے ہوش پڑے ہوئے تھے ۔ وہاں بلیک گروپ کے چھ افراد کی لاشیں بھی ادھر ادھر پڑی ہوئی نظر آ رہی تھیں لیکن ان دونوں آدمیوں کی لاشیں وہاں موجود نہیں تھیں۔

" یہ ۔ یہ ۔ کیا مطلب ۔ یہ دونوں کہاں گئے "...... کرشن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ وہ ہٹ نہیں ہوئے ہوں گے ۔ عمارت میں گئے ہوں گے آؤ "...... کرنل جگدیش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے بے ہوش پڑے ہوئے افراد کو پھلانگتا ہوا عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس عمارت کے گیٹ پر پہنچ گئے ۔ یہ فولادی گیٹ تھا لیکن بند تھا ۔ کرنل جگدیش نے اس گیٹ کو اس طرح دھکیلا جیسے اسے کھولنے کی کوشش کر رہا ہو لیکن گیٹ اندر سے لاک تھا۔

" یہ تو لاکڈ ہے ۔ پھر یہ دونوں آدمی کہاں گئے "...... کرشن نے مڑ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ یقیناً نکل گئے ہوں گے ۔ جب گیٹ اندر سے بند ہے تو پھر وہ کہاں جا سکتے ہیں "...... کرنل جگدیش نے کہا۔

" آپ خود کرنل سلہوترا سے بات کریں باس تاکہ پوری تسلی ہو جائے "...... کرشن نے کہا۔

" اوہ ہاں ۔ ٹرانسمیٹر ہو گا تمہارے پاس ۔ مجھے دو "...... کرنل جگدیش نے کہا تو کرشن نے جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر کرنل جگدیش کی طرف بڑھا دیا جبکہ اس کا دوسرا ساتھی عمارت کے چاروں طرف چیکنگ کے لئے گیا ہوا تھا ۔ کرنل جگدیش نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ کرنل جگدیش کالنگ ۔ اوور "...... کرنل جگدیش نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس ۔ کرنل سلہوترا بول رہا ہوں ۔ اوور "...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" میں زیرو ہاؤس کے باہر موجود ہوں ۔ یہاں دو حملہ آوروں نے

حملہ کیا تھا ۔ پھر میرے آدمیوں نے انہیں ہٹ کر دیا لیکن اب ان کی لاشیں نظر نہیں آ رہیں ۔ کیا وہ عمارت کے اندر تو نہیں پہنچ گئے ۔ اوور "...... کرنل جگدیش نے کہا۔

" اندر ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ مگر ۔ کیا مطلب ۔ وہ اندر کیسے آ سکتے ہیں ۔ گیٹ تو بند ہے ۔ اوور "...... دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو کرنل جگدیش بے اختیار اچھل پڑا۔

" آپ پھاٹک کھولیں ۔ ہم اندر آ کر جائزہ لینا چاہتے ہیں ۔ اوور "...... کرنل جگدیش نے تیز لہجے میں کہا۔

" نہیں ۔ مجھے سخت احکامات ہیں کہ جب تک مشن مکمل نہ ہو میں نے گیٹ نہیں کھولنا چاہے صدر مملکت ہی کیوں نہ حکم دیں ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" پھر میں صدر مملکت کو یہاں کال کر لیتا ہوں ۔ آخر آپ ڈر کیوں رہے ہیں ۔ ہم تو کافرستانی ہیں ۔ اوور "...... کرنل جگدیش نے کہا۔

" لیکن جب میں نے کہہ دیا ہے کہ اندر کوئی نہیں ہے تو آپ ضد کیوں کر رہے ہیں ۔ اوور "...... کرنل سلہوترا نے کہا۔

" میں خود چیک کرنا چاہتا ہوں ۔ یہ میری ڈیوٹی میں شامل ہے ۔ اوور "...... کرنل جگدیش نے کہا۔

" آپ کے ساتھ کتنے آدمی ہیں ۔ اوور "...... کرنل سلہوترا نے پوچھا۔

" میرے علاوہ دو آدمی ہیں ۔ اوور "...... کرنل جگدیش نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں ۔ آپ چیک کر لیں ۔ میں گیٹ کھول رہا ہوں ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" جلدی کھولو ۔ اوور اینڈ آل "...... کرنل جگدیش نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" کرشن ۔ تم اور پنڈت دونوں پوری طرح ہوشیار رہنا ۔ مجھے شک پڑ رہا ہے کہ اندر کوئی گڑبڑ ہے "...... کرنل جگدیش نے کہا۔

" یس باس "...... دونوں نے کہا اور پھر وہ تینوں اس طرح بند گیٹ کے سامنے کھڑے ہو گئے جیسے گیٹ کھلتے ہی وہ اڑ کر اندر پہنچ جائیں گے۔

ٹائیگر عمران کے ساتھ نیچے اتر رہا تھا کہ اچانک اسے اپنے عقب
میں فائرنگ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے
ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ اچھل کر آگے کی طرف منہ کے بل گرا اور پھر
قلابازیاں کھاتا ہوا نیچے ایک چٹان پر اور اس کے پیر ایک لمحے کے
لئے لگے اور دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر قلابازی کھا کر نیچے موجود بے
ہوش فوجیوں کے جسموں پر جا گرا لیکن اس دوران اس نے عمران کو
بھی رول ہو کر نیچے گرتے دیکھ لیا تھا۔ اس کے بازو میں گولی لگی تھی
اور وہ چونکہ تیزی سے چٹانیں پھلانگ رہا تھا اس لئے وہ سنبھل نہ سکا
تھا لیکن نیچے گرنے کے باوجود وہ ہوش میں تھا۔ وہ تیزی سے اٹھا اور
دوڑ کر سائیڈ میں اوندھے پڑے ہوئے عمران کی طرف بڑھ گیا جو بے
حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ اس کی پشت پر دو جگہوں سے خون نکل رہا
تھا۔ ٹائیگر نے ایک نظر اوپر کی طرف دیکھا اور پھر اس نے جھک کر

ٹی اٹھائی اور عمران کے زخموں پر ڈالنا شروع کر دی تاکہ خون کا
خراج بند ہو سکے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کو سیدھا کر کے
ٹھایا اور کاندھے پر ڈال کر وہ بے ہوش پڑے ہوئے فوجیوں کو
ملانگتا ہوا عمارت کی اس سائیڈ پر جانے لگا جہاں اوٹ تھی کیونکہ
سے معلوم تھا کہ ان پر عقب سے فائرنگ کرنے والے چیکنگ کے
لئے نیچے آئیں گے۔ اس طرف عمارت کا فولادی گیٹ موجود تھا۔
ران کی حالت خراب تھی اور ٹائیگر کی سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ وہ کیا
رے لیکن اسی لمحے اس نے گیٹ کی دوسری طرف سے تیز تیز قدموں
آوازیں آتی ہوئی سنیں تو وہ تیزی سے گیٹ کی سائیڈ میں ہو گیا۔
سمجھ گیا تھا کہ فائرنگ کی آوازیں اندر پہنچ گئی ہوں گی اس لئے
ورت حال معلوم کرنے کے لئے کوئی باہر آرہا ہے اور پھر چند لمحوں
ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ کے ساتھ ہی گیٹ کا ایک پٹ کھلا اور ایک
قد اور درمیانے جسم کا آدمی تیزی سے باہر آیا ہی تھا کہ ٹائیگر نے
پر چھلانگ لگا دی اور وہ اسے گھسیٹتا ہوا اندر لے گیا۔ پھر اس
پہلے کہ وہ آدمی سنبھلتا ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے اسے اٹھا کر
پٹخ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی لات حرکت میں آئی اور اٹھنے کی
شش کرتا ہوا وہ آدمی ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا تو ٹائیگر بجلی
ی تیزی سے باہر بھاگا۔ اس نے بے ہوش پڑے ہوئے عمران کو
ایا اور گیٹ کے اندر لا کر ایک طرف لٹا دیا اور پھر اس نے گیٹ
کر کے اسے لاک کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے

اندر کی طرف دوڑا تاکہ اندر موجود افراد کا خاتمہ کر سکے کیونکہ اسے اب کم از کم باہر کے خطرے سے نجات مل گئی تھی لیکن اس پوری عمارت میں اس ایک آدمی کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ البتہ ایک کمرے میں اسے ایک بڑا سا میڈیکل باکس نظر آگیا تو وہ تیزی سے مڑا اور اس نے واپس آکر عمران کو اٹھایا اور کاندھے پر ڈال کر اندر لے گیا جس کمرے میں میڈیکل باکس موجود تھا۔ اس نے عمران کو اوندھے منہ ایک میز پر لٹا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میڈیکل باکس کو اٹھا کر کھولا اور اس میں سے انجکشن نکال کر اس نے عمران کے بازو میں یکے بعد دیگرے دو انجکشن لگا دیئے۔ اسے معلوم تھا کہ اندر کا آدمی گیٹ کے ساتھ بے ہوش پڑا ہوا ہے لیکن اسے معلوم تھا کہ وہ آدھے گھنٹے تک ہوش میں نہ آسکے گا جبکہ عمران کی حالت خراب تھی اس لئے اس نے عمران کی دیکھ بھال کی طرف زیادہ توجہ مبذول کر دی۔ زخموں کی حالت بتا رہی تھی کہ گولیاں چونکہ ترچھی لگی تھیں اس لئے وہ گہرائی میں جانے کی بجائے سائیڈ میں جا کر رک گئی تھیں۔ البتہ گولیوں کے اندر رہنے کی وجہ سے عمران کی حالت نازک ہو رہی تھی اور ٹائیگر سانس روکے مسلسل کام میں مصروف تھا۔ اس کے ذہن میں گو دھماکے سے ہو رہے تھے لیکن اسے معلوم تھا کہ اگر اس سے معمولی سی بھی غلطی ہو گئی تو عمران ختم ہو جائے گا اس لئے اس نے اپنے ذہن کو قابو میں رکھا ہوا تھا اور پھر اس کے چہرے پر یکلخت اس وقت اطمینان کے تاثرات ابھر آ

جب اس نے گولیاں نکال لیں۔ اس نے عمران کی نبض چیک کی تو اس نے ایک اور انجکشن اسے لگا دیا اور پھر اس نے اس کے زخموں کی بینڈیج شروع کر دی۔ ابھی اس نے بینڈیج ختم کی ہی تھی کہ اسے باہر سے کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا گیٹ کی طرف آیا تو اس نے اس آدمی کو کراہ کر اٹھتے ہوئے دیکھا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... ٹائیگر نے مشین پسٹل جیب سے نکال کر اس کی گردن سے لگاتے ہوئے کہا۔

"تت۔ تم۔ یہاں اندر۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نام بتاؤ ورنہ"...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام کرنل سلہوترا ہے۔ کرنل سلہوترا"...... اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر کھڑا ہونے کی کوشش کی ہی تھی کہ ٹائیگر ایک قدم پیچھے ہٹا اور اس نے ہاتھ گھما کر مشین پسٹل کا دستہ اس کے سر پر مار دیا اور وہ آدمی چیخ کر منہ کے بل نیچے گرا ہی تھا کہ ٹائیگر نے لات گھما دی اور کرنل سلہوترا ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ ٹائیگر نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور اسے اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور اندر لے آیا اور اسے ایک سائیڈ کمرے میں لٹا دیا اور دوبارہ عمران کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کی حالت اب پہلے سے قدرے بہتر تھی۔ اس نے میڈیکل

باکس سے ایک اور انجکشن نکالا اور عمران کو لگا دیا۔ اب وہ مطمئن تھا کیونکہ اب عمران کی حالت بہر حال خطرے سے باہر تھی۔ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ اب یہاں سے واپسی کیسے ہوگی کہ اچانک دوسرے کمرے سے اسے ایک بار پھر کراہنے کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اس کرنل کو اتنی جلدی پھر ہوش آگیا۔ نانسنس"...... ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا اس کمرے میں آیا تو اس نے کرنل سلہوترا کو ہوش میں آنے کی کیفیت میں دیکھا۔ اس کا جسم اٹھنے کے لئے سمٹ رہا تھا کہ ٹائیگر نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر موڑ دیا اور کرنل سلہوترا کا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا جا رہا تھا۔

"بولو۔ بولو کہاں ہے وہ فلم جس پر تم کام کر رہے تھے۔ بولو"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"آ۔آ۔آفس میں۔ میرے آفس میں"...... کرنل سلہوترا کے منہ سے اس طرح الفاظ نکلے جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہوں اور پھر ٹائیگر نے مسلسل سوالات کر کے اس سے ساری تفصیل معلوم کر لی تو اس نے یکلخت پیر کو اوپر کی طرف زور سے جھٹکا دیا تو کرنل سلہوترا کے جسم نے ایک زور دار جھٹکا کھایا۔ اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں ایک لمحے کے لئے نکلیں اور پھر اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔ ٹائیگر نے پیر ہٹایا

اور پھر دوڑتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فلم موجود تھی۔ اس نے فلم اور اس پر ہونے والے کام کی فائل اٹھائی اور انہیں باہر لا کر اس نے ایک طرف رکھا اور پھر جیب سے لائٹر نکال کر اس نے اس فائل کو آگ لگا دی۔ فلم اس فائل کے اوپر رکھی ہوئی تھی اس لئے چند لمحوں بعد وہ فلم اور فائل اور اس کے ساتھ ساتھ فلم کے مناظر کی انلارجمنٹ سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا تو ٹائیگر نے اطمینان کا گہرا سانس لیا۔ کیونکہ اب پاکیشیا کا دفاع محفوظ ہو چکا تھا۔ اب ٹائیگر سوچ رہا تھا کہ وہ عمران کو اٹھا کر باہر کیسے نکلے۔ باہر فائرنگ کرنے والے یقیناً موجود ہوں گے۔ گو فوجیوں کو جس گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا اس سے ان کے چھ گھنٹے تک ہوش میں آنے کے کوئی امکانات نہ تھے لیکن نئی فوج بھی منگوائی جا سکتی تھی اور عمران کی حالت گو خطرے سے باہر ہو گئی تھی لیکن اسے ہوش نہ آ رہا تھا اس لئے ٹائیگر کا ذہن کسی پھرکی طرح گھوم رہا تھا۔ وہ عمران سمیت یہاں سے نکلنے کی ترکیبیں سوچ ہی رہا تھا کہ آفس والے کمرے میں سے اسے یکلخت ٹرانسمیٹر کی سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار اچھل پڑا اور دوڑتا ہوا آفس کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے میز پر موجود ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل جگدیش کالنگ۔ اوور"...... بٹن آن ہوتے ہی کرنل جگدیش کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر کا ذہن ایک بار پھر گھوم گیا کیونکہ کرنل سلہوترا کی آواز اور لہجے میں جو قدرتی کھنک تھی وہ

اس کی نقل کسی صورت نہ کر سکتا تھا حالانکہ وہ لوگوں کی آوازوں کی نقل کرنے کی مشق کرتا رہتا تھا لیکن ابھی اسے وہ پختگی حاصل نہ ہوئی تھی جس کی بنا پر وہ اعتماد سے بات کر لیتا۔

"یس ۔کرنل سلہوترا بول رہا ہوں ۔اوور"....... ٹائیگر نے آخر کار کرنل سلہوترا کی آواز کی حتی الوسع نقل کرتے ہوئے کہا۔

"میں زیرو ہاؤس کے سامنے موجود ہوں ۔یہاں دو حملہ آوروں نے حملہ کیا تھا لیکن میرے آدمیوں نے انہیں ہٹ کر دیا لیکن اب ان کی لاشیں یہاں نظر نہیں آ رہیں ۔کیا وہ عمارت کے اندر تو نہیں پہنچ گئے ۔اوور"....... دوسری طرف سے کرنل جگدیش نے کہا تو ٹائیگر کے ذہن میں فوراً ایک نئی پلاننگ آ گئی ۔ایک تو اسے اطمینان ہو گیا تھا کہ کرنل جگدیش نے اس کی آواز نہیں پہچانی ۔یا تو کرنل جگدیش کی پہلے کرنل سلہوترا سے بات ہی نہیں ہوئی تھی یا پھر اس نے ہنگامی حالات کی وجہ سے آواز پر توجہ نہ دی تھی ۔چنانچہ اپنی پلاننگ کے تحت ٹائیگر نے ایسے جواب دیا جس سے کرنل جگدیش یقیناً مشکوک ہو جاتا اور پھر اس کی توقع کے مطابق کرنل جگدیش واقعی مشکوک ہو گیا اور اس نے اندر آنے اور پھاٹک کھولنے کا حکم دے دیا ۔ٹائیگر خود بھی یہی چاہتا تھا ۔گو اسے کرنل جگدیش نے بتا دیا تھا کہ باہر کتنے آدمی ہیں لیکن اب اس کے سوا اور کوئی صورت ہی نہ تھی کہ وہ ان کا خاتمہ کر کے عمران کو وہاں سے اٹھا کر واپس اسی کریک کے راستے پاکیشیا پہنچ جائے ۔گو اس کا ایک بازو زخمی تھا لیکن

اس وقت عمران کی زندگی خطرے میں تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ جو کچھ کرنا ہے اس نے ہی کرنا ہے ۔چنانچہ اس نے پھاٹک کھولنے کا کہہ دیا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ تیزی سے واپس مڑا اور اس نے وہاں موجود اپنے بیگ سے مشین پسٹل نکال لیا کیونکہ اس کے گیس پسٹل کا میگزین پہلے ہی ختم ہو چکا تھا جبکہ دوسرے بیگ میں گیس پسٹل موجود تھا اور دوسرا میگزین بھی موجود تھا کیونکہ عمران نے صرف مشین پسٹل ہی استعمال کیا تھا لیکن مسئلہ یہ تھا کہ دوسرا بیگ عمران کے نیچے گرتے ہوئے وہیں چٹانوں میں ہی گر گیا تھا ورنہ اگر اسے گیس پسٹل مل جاتا تو اسے کافی آسانی ہو جاتی لیکن اب بہرحال اسے اس مشین پسٹل سے ہی کام لینا تھا ۔اس نے مشین پسٹل ہاتھ میں پکڑا اور کمرے سے نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔اس نے پھاٹک کا بڑا کنڈا کھولا اور ایک پٹ کو کھینچ کر کھول دیا اور خود وہ تیزی سے اس پٹ کے پیچھے آ گیا ۔وہ اب پوری طرح چوکنا تھا کہ اس نے تین افراد کو کور کر کے اندر لے آنا تھا لیکن ابھی وہ کھلے ہوئے پھاٹک کے پٹ کی حدود سے باہر نہ آئے تھے کہ ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے پھاٹک کے پٹ کو پوری قوت سے واپس دھکیل دیا اور اس کے ساتھ ہی ایک آدمی کی چیخ سنائی دی جبکہ دو آدمی اچھل کر سائیڈ پر ہوئے ہی تھے کہ ٹائیگر نے ان پر مشین پسٹل کا فائر کھول دیا لیکن وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے سائیڈوں میں ہو کر نہ صرف فائرنگ سے بچ گئے

بلکہ انہوں نے ٹائیگر پر فائر کھول دیا اور ٹائیگر کے باوجود شدید کوشش کے ایک گولی اس کے دوسرے بازو کو چیرتی ہوئی نکل گئی لیکن ٹائیگر سمجھتا تھا کہ اگر اس نے معمولی سی غفلت کا مظاہر کیا تو نہ صرف وہ خود مارا جائے گا بلکہ عمران کو بھی ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس گولی نے البتہ اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکال دیا تھا اور کسی حد تک اسے مفلوج بھی کر دیا تھا کیونکہ اس کا دوسرا بازو پہلے ہی زخمی تھا جبکہ دو آدمیوں کے پاس ابھی اسلحہ موجود تھا۔ مشین پسٹل ہاتھ سے نکلتے ہی ٹائیگر نے یکلخت قلابازی کھائی اور اس بار وہ واقعی گولیوں کی زد میں آنے سے بال بال بچا تھا لیکن فائر کرنے والا وہ آدمی اسے قلابازی کھاتے دیکھ کر شاید یہی سمجھا تھا کہ وہ نیچے گر رہا ہے اس لئے وہ تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ دوسرے آدمی کی فائرنگ کی زد میں آگیا جبکہ ٹائیگر نے قلابازی کھا کر سیدھا ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اس دوسرے آدمی کی طرف اس طرح اچھال دیا تھا کہ وہ کسی گیند کی طرح اس سے ٹکرایا اور وہ دونوں ہی چیختے ہوئے نیچے گر گئے اور اس دوسرے آدمی کے ہاتھ سے بھی مشین پسٹل نکل کر ایک طرف جا گرا لیکن دوسرا آدمی شاید زیادہ تربیت یافتہ تھا کہ نیچے گرتے ہی اس کا جسم اچانک کسی سپرنگ کی طرح کھلا اور دوسرا لمحہ ٹائیگر کے لئے انتہائی بھاری ثابت ہوا۔ اس آدمی نے دونوں ہاتھوں میں ٹائیگر کو اٹھا کر گھمایا اور ایک طرف پیخ دیا اور ٹائیگر ایک دھماکے سے زمین پر پشت کے بل جا گرا ہی تھا کہ

اس آدمی نے اچھل کر ٹائیگر کے سینے پر دونوں پیر مارے لیکن ٹائیگر نیچے گرتے ہی تیزی سے کروٹ بدل گیا اور دوسرا آدمی گھوم کر ٹائیگر کے اوپر گر گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف جا گرا کیونکہ ٹائیگر نے اسے اپنے گھٹنوں کی مدد سے سائیڈ پر اچھال دیا تھا اور پھر وہ دونوں ہی بیک وقت اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ٹائیگر کے دونوں بازو زخمی تھے جبکہ وہ آدمی بالکل صحیح حالت میں تھا۔

" تم۔ تم۔ میں تمہیں کچل کر رکھ دوں گا"...... اس دوسرے آدمی نے انتہائی وحشیانہ لہجے میں کہا اور ٹائیگر ایک لمحے میں سمجھ گیا کہ یہ کرنل جگدیش ہے کیونکہ وہ اس کی آواز پہچانتا تھا۔

" تم پہلے بچ کر نکل گئے تھے لیکن اب ایسا نہیں ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ ہوا میں اڑتا ہوا گھوم کر ایک دھماکے سے زمین پر جا گرا۔ کرنل جگدیش نے واقعی اس پر انتہائی ماہرانہ انداز میں اس طرح حملہ کیا تھا کہ ٹائیگر باوجود کوشش کے اپنے آپ کو نہ بچا سکا تھا اور پھر اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بڑے ماہرانہ انداز میں اسے اٹھا کر ہوا میں گھماتے ہوئے نیچے پھینک دیا اور ٹائیگر کے اس زخمی بازو میں اس قدر شدید ٹیسیں اٹھیں کہ اسے ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن اس کا ساتھ چھوڑتا جا رہا ہے لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں عمران کی حالت کسی منظر کی طرح ابھری اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر یکلخت اس طرح اچھلا جیسے بند سپرنگ اچانک کھل جاتا ہے اور اس

بار کرنل جگدیش کے ستارے گردش میں آ گئے۔ کرنل جگدیش اسے گھما کر نیچے گرانے کے بعد بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر اس طرف کو بڑھا جہاں اس کا مشین پسٹل پڑا ہوا تھا کہ ٹائیگر کسی توپ سے نکلنے والے گولے کی طرح اس سے ٹکرایا اور کرنل جگدیش جو مشین پسٹل اٹھانے کے لئے جھکا ہوا تھا چیختا ہوا کئی فٹ تک لڑھکتا چلا گیا اور ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے مشین پسٹل جھپٹا اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل جگدیش سنبھلتا ٹائیگر نے ٹریگر دبا دیا اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا کرنل جگدیش چیختا ہوا نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔
ٹائیگر نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور واپس کمرے کی طرف دوڑ پڑا جہاں عمران بے ہوشی کے عالم میں پڑا ہوا تھا۔ وہ اب جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہتا تھا کیونکہ کسی بھی لمحے فوج وہاں پہنچ سکتی تھی اور پھر ان کا بچ نکلنا ناممکن ہو جاتا۔ اس نے عمران کو کھینچ کر اپنی کمر پر لادا اور پھر اسے اٹھائے ہوئے وہ دوڑتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک نظر کرنل جگدیش کی طرف دیکھا لیکن وہ پہلو کے بل ساکت پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے پھاٹک کو کھولا اور عمران کو اٹھائے وہ باہر آ گیا۔ گو اس کے دونوں بازو زخمی تھے اور پھر کمر پر عمران کا بے پناہ وزن بھی تھا اور اس حالت میں اس کا پہاڑی چٹانوں کے اوپر چڑھنا تقریباً ناممکن تھا لیکن ٹائیگر کے ذہن میں صرف عمران کا تحفظ تھا اس لئے وہ ہمت کر کے دوڑتا چلا جا رہا تھا اور پھر وہ ایک چٹان پر چڑھنا ہی چاہتا تھا کہ اس کی نظریں ایک کریک کے

دہانے پر پڑیں جس کے آگے چٹان رکھ کر اس کا دہانہ بند کر دیا گیا تھا لیکن چٹان پوری طرح دہانے پر فٹ نہ تھی اس لئے دہانہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ٹائیگر تیزی سے اس طرف بڑھا اور پھر ایک ہاتھ سے اس نے عمران کو سنبھالا اور ایک ہاتھ اور ایک پیر کی مدد سے اس نے چٹان کو ہٹانے کی کوشش شروع کر دی۔ جیسے ہی چٹان ہٹی اسے اپنے عقب میں عمران کی کراہ سنائی دی اور وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا۔ عمران کو ہوش آ رہا تھا لیکن ٹائیگر کے پاس انتظار کرنے کا وقت نہ تھا۔ کسی بھی لمحے اوپر سے کوئی انہیں ہٹ کر سکتا تھا اس لئے اس نے عمران کو اسی کیفیت میں کمر پر لادے رکھا اور پھر اسے لئے ہوئے وہ اس کریک میں داخل ہو گیا اور تیزی سے آگے کی طرف بڑھنے لگا۔ کریک کا دہانہ جس انداز میں بند کیا گیا تھا اس سے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کریک فوجیوں کے نقطہ نظر سے ان کی آمد کا ذریعہ بن سکتا ہے اس لئے یقیناً وہ کریک کسی اور جگہ جا کر نکلتا ہو گا۔
"ارے۔ ارے۔ کیا جنت میں جانے والی ٹرین اس طرح دھچکے کھاتی ہے"...... اچانک عمران کی ہلکی سی آواز ٹائیگر کے کانوں میں پڑی۔ وہ واقعی بڑبڑا رہا تھا لیکن اس کی آواز مدھم تھی اور ٹائیگر رک گیا۔ اس نے عمران کو نیچے زمین پر لٹا دیا۔
"عمران صاحب۔ عمران صاحب۔ ہوش میں آئیں۔ ہم شدید خطرے میں ہیں"...... ٹائیگر نے جھک کر اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ جنت میں خطرہ ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"....... عمران نے اس بار واضح انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی۔

"یہ جنت نہیں ہے باس ۔ یہ کریک ہے"....... ٹائیگر نے اسے اٹھا کر بٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"کریک ۔ اوہ ۔ کیا مطلب"....... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔ وہ اٹھ کر بیٹھ چکا تھا ۔ پھر اس نے اٹھ کر کھڑا ہونے کی کوشش کی تو ٹائیگر نے اس کی مدد کی ۔ کریک میں خاصا اندھیرا تھا لیکن پھر بھی اتنی روشنی موجود تھی کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے اور پھر ٹائیگر نے مختصر طور پر سب کچھ بتا دیا۔

"وہ فلم اور اس کی فائل ۔ یہ دونوں واقعی جلا دیئے تھے تم نے"....... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔ میں نے سب سے پہلے یہی کام کیا تھا"....... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ویری گڈ ۔ اصل مشن یہی تھا ۔ ہمارا کیا ہے بچ سکیں یا نہ بچ سکیں ۔ جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا وہی ہو گا لیکن تم نے پاکیشیا کے پندرہ کروڑ افراد کو دشمنوں سے بچا کر واقعی کارنامہ انجام دیا ہے ۔ گڈ شو"....... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو ٹائیگر کے پورے جسم میں مسرت کی لہریں سی دوڑنے لگ گئیں۔

"باس ۔ یہ تو میرا فرض تھا لیکن اب ہم نے یہاں سے نکلنا ہے ۔

کسی بھی لمحے یہاں ہر طرف فوج پہنچ سکتی ہے"....... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں چلو"....... عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھنے لگا لیکن وہ لڑکھڑا کر رہ گیا ۔ ٹائیگر نے جلدی سے اسے سنبھال لیا۔

"میں آپ کو اٹھا لوں باس"....... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں ۔ تم نے مشن مکمل ہونے کی خوشخبری سنا کر مجھے نئی ہمت دلا دی ہے"....... عمران نے کہا اور پھر وہ اپنے آپ کو سنبھال کر چلنے لگا ۔ گو شروع شروع میں اس کی رفتار سست تھی لیکن پھر آہستہ آہستہ وہ ٹھیک انداز میں چلنے لگا۔

"تم زخمی ہو شاید"....... عمران نے کہا۔

"معمولی زخم ہیں باس"....... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"گڈ ۔ آدمی کو ایسے ہی ہمت والا ہونا چاہئے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ٹائیگر کے اندر ایک بار پھر مسرت کی لہریں سی دوڑنے لگ گئیں۔

کافرستان کے پریذیڈنٹ ہاؤس کے سپیشل میٹنگ روم میں شاگل کے ساتھ کرنل جگدیش موجود تھا ۔ اس کے سینے پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور اس کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا اور آنکھیں بجھی ہوئی سی دکھائی دے رہی تھیں جبکہ شاگل کے چہرے پر ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ موجود تھی ۔ وہ اپنے ہیڈ کوارٹر میں تھا کہ اسے پریذیڈنٹ ہاؤس سے فون پر فوری طور پر میٹنگ کے لئے کال کیا گیا تھا اور جب وہ یہاں پہنچا تو یہاں کرنل جگدیش پہلے سے موجود تھا اور شاگل اس کی شکل دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ کرنل جگدیش ناکام رہا ہے اور پاکیشیائی ایجنٹ یقیناً اپنا مشن مکمل کر کے نکل گئے ہوں گے لیکن اس نے رسمی سلام دعا کے علاوہ اور کوئی بات نہ کی تھی ۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا تو صدر صاحب میٹنگ روم میں داخل ہوئے اور شاگل اٹھ کھڑا ہوا ۔ کرنل جگدیش بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔ اسی

لمحے پرائم منسٹر صاحب بھی اندر داخل ہوئے ۔ ان دونوں کے چہروں پر موجود سنجیدگی دیکھ کر شاگل کو اپنی بات پر یقین آگیا لیکن اس کے دل میں واقعی مسرت کی لہریں دوڑ رہی تھیں کیونکہ اسے کرنل جگدیش کے مقابلے پر نظرانداز کیا گیا تھا اس لئے اسے کرنل جگدیش کی ناکامی کی وجہ سے بے حد مسرت ہو رہی تھی لیکن ظاہر ہے وہ سنجیدہ تھا ۔ صدر اور پرائم منسٹر کو شاگل نے سلام کیا جبکہ کرنل جگدیش نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

" بیٹھیں "....... صدر نے خشک لہجے میں کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے ۔ ان کے بعد جب پرائم منسٹر بھی بیٹھ گئے تو شاگل اور کرنل جگدیش بھی اپنی اپنی کرسیوں پر دوبارہ بیٹھ گئے ۔

" کرنل جگدیش ۔ مجھے ساگرام پہاڑی علاقے کے ملٹری کمانڈر سے جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق آپ اپنے مخصوص بلیک گروپ سمیت زیرو ہاؤس کے گرد موجود تھے جبکہ زیرو ہاؤس کے گرد ملٹری کا مکمل پہرہ تھا اور آپ کے گروپ کے افراد اس وادی میں پہاڑیوں پر بھی موجود تھے ۔ آپ نے اس وادی سے ہٹ کر کافرستانی علاقے میں دو کیمپ لگائے ہوئے تھے جن میں سے ایک کیمپ میں آپ کے بلیک گروپ کا انچارج میجر درشن موجود تھا جبکہ دوسرے کیمپ میں ایک فوجی لشکر موجود تھا جس کا کام صرف نگرانی کرنے اور کسی کو چیک کر کے آپ کو رپورٹ دینا تھا ۔ یہ بھی رپورٹ ملی ہے کہ دو آدمیوں کو گرفتار کر کے اس کیمپ میں لایا گیا جہاں آپ اور میجر

درشن موجود تھے ۔ اس کے بعد اس فوجی شکر نے بیان دیا ہے کہ آپ اکیلے واپس کیمپ میں پہنچے ۔ اس کے بعد آپ کے آدمیوں کی طرف سے ٹرانسمیٹر کال آئی کہ انہوں نے زیرو ہاؤس والی پہاڑیوں پر دو حملہ آوروں کو مار گرایا ہے اور آپ فوراً اس کیمپ سے نکل کر وہاں چلے گئے ۔ اس کے بعد جب کافی دیر گزر گئی اور آپ واپس نہ آئے تو اس شکر نے ٹرانسمیٹر پر آپ کو کال کرنے کی کوشش کی لیکن آپ کی طرف سے کال اٹنڈ نہ کرنے کی صورت میں اس نے ملٹری کمانڈر کو اطلاع دی اور ملٹری کمانڈر کرنل سوبھاش ہیلی کاپٹر پر اپنے چند ساتھیوں سمیت وہاں پہنچے تو زیرو ہاؤس کے باہر موجود ملٹری کے تمام افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے جبکہ آپ کے گروپ کے چھ افراد کی لاشیں وہاں موجود تھیں ۔ زیرو ہاؤس کا پھاٹک کھلا ہوا تھا اور اندر ایک کمرے میں میڈیکل باکس اس طرح کھلا ہوا تھا جیسے وہاں کسی شدید زخمی کو طبی امداد دی گئی ہو ۔ دوسرے کمرے میں ملٹری جغرافیکل سروے کے پاکیشیائی ڈیسک کے انچارج کرنل سلہوترا کی لاش پڑی ہوئی تھی جنہیں شہ رگ دبا کر ہلاک کیا گیا تھا ۔ وہاں باہر ایک طرف جلے ہوئے کاغذوں کی راکھ کا ڈھیر موجود تھا اور ایک مائیکرو فلم کا جلا ہوا رول بھی اس راکھ سے ملا ہے جبکہ آپ کا ایک ساتھی گیٹ کے بالکل سامنے مردہ حالت میں موجود تھا ۔ اس کا سر پچکا ہوا تھا جبکہ اندر آپ کے ایک اور ساتھی کی لاش پڑی ہوئی ملی ۔ اس کی پشت پر گولیاں ماری گئی تھیں اور وہاں آپ بھی شدید زخمی حالت

میں موجود تھے ۔ آپ کے پہلو اور سینے میں گولیاں ماری گئی تھیں ۔ چنانچہ آپ کو ملٹری کمانڈر نے ہیلی کاپٹر میں ملٹری ہسپتال پہنچایا جہاں آپ کے آپریشن ہوئے اور آپ بہرحال بچ گئے ۔ ملٹری کمانڈر نے پرائم منسٹر صاحب کو تفصیلی رپورٹ دی تو پرائم منسٹر صاحب خود وہاں گئے اور انہوں نے وہاں حالات کا جائزہ لیا ۔ اس کے مطابق وہاں پر کسی کا حملہ کرنا، پھر فلم اور کاغذوں کو جلا کر راکھ کرنا اور پھر کسی زخمی کا علاج کر کے زندہ نکل جانا ثابت ہوتا ہے ۔ اس کا صاف مطلب ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ جن کی تعداد یقیناً صرف دو تھی وہاں پہنچے ۔ آپ نے انہیں گرفتار بھی کر لیا لیکن پھر وہ زیرو ہاؤس پہنچ کر اپنا مشن مکمل کر کے صاف بچ کر نکل بھی گئے ۔ یہ سب کیسے ہوا اور کیوں ہوا ۔ آپ تفصیل سے رپورٹ دیں"...... صدر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" یس سر"...... کرنل جگدیش نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" بیٹھے رہیں ۔ آپ بہرحال زخمی ہیں"...... صدر نے کہا۔

" شکریہ جناب"...... کرنل جگدیش نے کہا اور پھر اس نے واقعی ان دو افراد کی گرفتاری اور پھر ان کے سچوئیشن تبدیل کرنے سے لے کر زیرو ہاؤس پہنچنے اور پھر کرنل سلہوترا سے ٹرانسمیٹر پر ہونے والی بات چیت سے لے کر زیرو ہاؤس کے اندر جانے اور پھر وہاں موجود ایک آدمی سے ہونے والے مقابلے اور پھر زخمی ہو کر بے ہوش ہو

جانے تک کے تمام حالات پوری تفصیل سے بتا دیئے۔

" اس کا مطلب ہے کرنل جگدیش کہ آپ ایک آدمی سے بھی مقابلہ نہیں کر سکے جبکہ آپ کے بارے میں ہم سمجھتے تھے کہ آپ مارشل آرٹ کے ماہر ہیں "....... پرائم منسٹر نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔ان کے لہجے میں شدید غصہ تھا۔

" جناب ۔لڑائی میں اکثر ایسا ہو جاتا ہے ۔ ناقابل شکست تو کوئی بھی انسان نہیں ہوتا اور جناب ۔ مجھے بھی احساس ہے کہ میری وجہ سے دشمن اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے ہیں اور وہ فلم بھی جل گئی ہے اس لئے میں ہر قسم کی سزا کے لئے تیار ہوں "....... کرنل جگدیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ کی سزا یہی ہے کہ آپ کا کورٹ مارشل ہو گا "....... پرائم منسٹر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا تو کرنل جگدیش ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔

" مسٹر شاگل ۔آپ نے اس مشن میں کیا کیا ہے "....... پرائم منسٹر نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جناب ۔ میں اور میری ٹیم ایٹمی مرکز کی نگرانی کرتی رہی ۔ اگر آپ یا صدر صاحب مجھے بتا دیتے کہ اصل ٹارگٹ زیرو ہاوس منتقل ہو چکا ہے تو بہرحال پاکیشیائی ایجنٹ اس انداز میں کامیاب نہ ہو سکتے تھے "....... شاگل نے اٹھ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو آپ کا بھی یہی خیال ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ کرنل جگدیش

کی غفلت اور نااہلی کی وجہ سے کامیاب ہوئے ہیں "....... پرائم منسٹر نے کہا۔

" جناب ۔ کرنل جگدیش پہلی بار ان کے مقابل آئے ہیں حالانکہ جو کچھ کرنل جگدیش نے بتایا ہے اس کے تحت وہ فوراً ملٹری کے دستے منگوا کر انہیں گھیر سکتے تھے لیکن کرنل صاحب کا خیال تھا کہ وہ خود ان سے مقابلہ کر کے انہیں ختم کر سکتے ہیں اور اسی لئے یہ مار کھا گئے میری درخواست ہے جناب کہ کرنل صاحب کو صرف وارننگ دی جائے ۔ مجھے یقین ہے کہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا "....... شاگل نے کرنل جگدیش کی سفارش کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

" گڈ شو چیف شاگل ۔آپ واقعی کھلے دل کے مالک ہیں ۔ میرے دل میں آپ کی قدر مزید بڑھ گئی ہے "....... پرائم منسٹر صاحب نے کہا۔

" شاگل صاحب درست کہہ رہے ہیں ۔ کرنل جگدیش میں کوئی کمی نہیں ہے ۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے مقابل ناکام رہے ہیں اس لئے انہیں وارننگ دی جائے کہ آئندہ وہ ایسی کوتاہی کے مرتکب نہ ہو سکیں "....... صدر نے کہا۔

" ٹھیک ہے سر۔آپ کی بات درست ہے ۔ میں اپنے آرڈر واپس لیتا ہوں ۔ لیکن پاکیشیائی دفاع کے خاتمے کا ہمیں ملنے والا یہ موقع تو ختم ہو گیا "....... پرائم منسٹر نے کہا۔

" جناب ۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے اس

کا انتہائی بھیانک انتقام لوں گا چاہے مجھے خود پاکیشیا جا کر ایسا کیوں نہ کرنا پڑے"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"کرنل جگدیش ۔ آپ ایسا ہرگز نہیں کریں گے ۔ اٹ از مائی آرڈر ۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہمارا انتہائی اہم مشن ناکام ہو گیا ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ آپ کی جذباتیت کی وجہ سے یہ ایجنٹ کافرستان کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کے درپے ہو جائیں ۔ آپ زندہ بچ گئے ہیں اتنا کافی ہے ۔ پھر کسی بھی موقع پر آپ کا ٹکراؤ دوبارہ ان ایجنٹوں سے ہو سکتا ہے ۔ اس وقت آپ ان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے اپنا انتقام لے سکتے ہیں اور پرائم منسٹر صاحب ۔ آپ سے میری درخواست ہے کہ آپ کافرستان سیکرٹ سروس کو اس طرح علیحدہ نہ رکھا کریں ۔ گو چیف شاگل آج تک ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے مقابلے میں کامیاب نہیں ہو سکے لیکن بہرحال جس قدر یہ انہیں جانتے ہیں اتنا اور کوئی نہیں جانتا اور پاکیشیائی ایجنٹ اپنی ذہانت کے ساتھ ساتھ خوش قسمتی کی وجہ سے بھی کامیاب ہو جاتے ہیں لیکن یہ خوش قسمتی ہر بار ان کا ساتھ نہیں دے سکتی"...... صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"کرنل جگدیش ۔ آئندہ آپ محتاط رہیں گے"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے تو پرائم منسٹر، کرنل جگدیش اور شاگل بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر صدر صاحب، پرائم منسٹر کے ساتھ اپنے مخصوص دروازے سے باہر چلے گئے۔

"آپ کی مہربانی چیف شاگل ۔ آپ نے میری حمایت کی ہے"...... کرنل جگدیش نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے کرنل جگدیش ۔ آپ سے پہلے مادام ریکھا کے ساتھ بھی کئی بار ایسے مواقع آئے ہیں اور میں نے ہمیشہ اس کی حمایت کی تھی اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ اس شیطانی ٹولے کا جب بھی خاتمہ ہو گا میرے ہی ہاتھوں ہو گا"...... شاگل نے کہا۔

"اس مشن میں واقعی مجھ سے کئی حماقتیں ہوئی ہیں ورنہ یہ لوگ زندہ بچ کر نہیں جا سکتے تھے"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"آپ صرف اس لئے بچ گئے ہیں کہ انہوں نے آپ کو مردہ سمجھ لیا تھا ورنہ وہ دشمنوں کو زندہ چھوڑ کر جانے والے افراد نہیں ہیں ۔ بہرحال کورٹ مارشل کی بجائے صرف وارننگ پر میری طرف سے مبارک باد قبول فرمائیں"...... شاگل نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

دانش منزل کے میٹنگ روم میں اس وقت سوائے عمران کے سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم موجود تھی ۔ وہ سب چیف کی کال پر یہاں پہنچے تھے۔

" چیف نے کیوں میٹنگ کال کی ہے ۔ کیا کوئی مشن شروع ہونے والا ہے"....... جولیا نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ ایسا ہی ہے ۔ لیکن ایسا کافی عرصے بعد ہوا ہے اس لئے یقیناً یہ انتہائی اہم مشن ہو گا"....... صفدر نے کہا۔

" اور ہماری یہاں موجودگی کا مطلب ہے کہ اس مشن پر پوری ٹیم بھیجی جا رہی ہے"....... نعمانی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب غائب ہیں حالانکہ ایسی میٹنگ میں وہ لازماً موجود ہوتے ہیں"....... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

" عمران صاحب ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں"....... اچانک

صدیقی نے کہا تو جولیا سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

" ملک سے باہر ۔ کیوں ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا"....... جولیا نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے ایک کام کے سلسلے میں ان کے فلیٹ پر فون کیا تو سلیمان نے مجھے بتایا کہ وہ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں ۔ میں خاموش ہو گیا اور سمجھ گیا کہ آپ کے ساتھ گئے ہوں گے لیکن اب معلوم ہو رہا ہے کہ وہ اکیلے گئے ہیں اور اکیلے جانے کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ وہ کسی نجی معاملے میں گئے ہوں گے"....... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" نجی معاملہ کیا ہو سکتا ہے"....... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اس کے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا۔

" اس کی اماں بی اسے بر دکھاوے کے لئے لے گئی ہو گی کیونکہ سر عبدالرحمن کے تعلقات غیر ممالک کے افراد کے ساتھ بھی خاصے گہرے ہیں"....... تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میٹنگ روم کا دروازہ کھلا اور ٹائیگر اندر داخل ہوا تو سب بے اختیار اچھل پڑے ۔ ان سب کے چہروں پر ٹائیگر کو یہاں دیکھ کر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" ٹائیگر تم اور یہاں"....... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مس صاحبہ ۔ مجھے چیف نے کال کیا ہے تا کہ میں عمران

صاحب کی ترجمانی کر سکوں"...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران کی ترجمانی۔ کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں"...... جولیا نے مزید حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب ہسپتال میں ہیں اس لئے چیف نے مجھے کال کیا ہے"...... ٹائیگر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جولیا اور اس کے ساتھی اس طرح اچھل پڑے جیسے کمرے میں اچانک بم پھٹ پڑا ہو۔

"عمران ہسپتال میں ہے۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے۔ کیا حالت ہے اس کی"...... جولیا نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

"وہ انتہائی شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ ان کی پشت پر گولیاں لگی تھیں لیکن اب ان کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ لیکن ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر صدیقی نے چیف کو صاف کہہ دیا ہے کہ اگر عمران صاحب کو مزید ایک ہفتہ ہسپتال میں نہ رکھا گیا تو پھر کچھ بھی ہو سکتا ہے اس لئے چیف نے مجھے کال کر کے حکم دیا کہ میں یہاں آکر عمران صاحب کی ترجمانی کروں۔ اس لئے میں حاضر ہوا ہوں"۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس نے اسے زخمی کیا ہے۔ کب اور کیوں"...... جولیا نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ہال میں موجود خصوصی ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو جولیا نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ اس مخصوص ٹرانسمیٹر میں بار بار اوور کہنے کی

ضرورت نہ تھی۔

"ہیلو ممبرز۔ کیا ٹائیگر پہنچ گیا ہے"...... دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس باس اور اس نے بتایا ہے کہ عمران زخمی ہے اور ہسپتال میں ہے اور وہ اس کی ترجمانی کرنے یہاں آیا ہے۔ لیکن عمران کیسے زخمی ہوا باس۔ کس نے کیا ہے۔ ہمیں تو معلوم ہی نہیں ہوا"۔ جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ٹائیگر نے درست بتایا ہے۔ آپ سب لوگ پکنک پر گئے ہوئے تھے اس لئے میں نے ایک اہم مشن پر ٹائیگر کو عمران کے ساتھ بھیج دیا۔ پھر عمران واپس آیا تو وہ شدید زخمی تھا اس لئے اسے ہسپتال داخل کرا دیا گیا ہے۔ البتہ اس نے بتایا ہے کہ ٹائیگر نے مشن مکمل کر دیا ہے اس لئے میں نے ٹائیگر کو یہاں کال کیا ہے تاکہ یہ تفصیلی رپورٹ دے سکے اور آپ سب کو بھی اس لئے کال کیا گیا ہے کہ آپ بھی یہ تفصیل سن لیں"...... چیف نے کہا تو جولیا اور اس کے ساتھیوں کے چہرے یکلخت بجھ سے گئے۔

"باس۔ ہمیں کال کر لیا جاتا۔ ہم بہرحال پاکیشیا میں ہی تھے۔ ہم پکنک منانے ہی اس لئے گئے تھے کہ کوئی مشن نہ تھا"...... جولیا نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"یہ مشن ایسا تھا کہ اس میں زیادہ افراد کی گنجائش نہیں تھی اور پھر اسے چند روز کے اندر ہر صورت میں مکمل کرنا تھا اس لئے میں

نے خود ہی فیصلہ کیا کہ ٹائیگر کو عمران کے ساتھ بھجوا دیا جائے ۔ میں تمہیں اس مشن کے بارے میں چند باتیں بتاتا ہوں ۔ باقی مشن کی تفصیلی رپورٹ ٹائیگر دے گا"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سمندر میں تیل تلاش کرنے والی مشینری سے ایکس ون پرزے کی گمشدگی سے لے کر اس فلم کے کافرستان پہنچنے تک کی تفصیل بتا دی ۔ وہ سب انتہائی حیرت بھرے انداز میں یہ سب کچھ سن رہے تھے۔

" ٹائیگر ۔ اب تم بتاؤ کہ وہاں مشن کیسے مکمل ہوا اور کیا کیا حالات پیش آئے ۔ تفصیلی رپورٹ دو"...... چیف نے آخر میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس سر"...... ٹائیگر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کافرستان کے پہاڑی علاقے میں داخل ہونے سے لے کر واپس آنے تک کی ساری بات پوری تفصیل سے بتا دی اور پھر کرسی پر بیٹھ گیا ۔ جولیا سمیت سب کے چہروں پر حیرت کے ساتھ ساتھ ٹائیگر کے لئے انتہائی تحسین کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ٹائیگر نے جو کچھ بتایا تھا اس سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ عمران ہٹ ہو گیا تھا اور پھر اسے واپسی پر کریک کے اندر ہوش آیا تھا جبکہ اس دوران کرنل جگدیش سے تمام فائٹ زخمی ہونے کے باوجود ٹائیگر نے کی اور عمران کے جسم سے گولیاں نکالیں اور مشن بھی اس نے ہی مکمل کیا تھا۔

" گڈ شو ٹائیگر ۔ تم نے عمران کی شاگردی کا حق ادا کر دیا ہے ۔ اب تم جا سکتے ہو"...... چیف کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر اٹھا اور سب کو سلام کر کے کمرے سے باہر چلا گیا۔

" ٹائیگر نے واقعی اس مشن پر کام کیا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ اب ٹائیگر کو بھی سیکرٹ سروس میں شامل کر لیا جائے گا"...... صفدر نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی چیف کی آواز ٹرانسمیٹر سے گونج اٹھی۔

" ہیلو ممبرز ۔ آپ سب نے ٹائیگر کی رپورٹ سن لی ہے ۔ مشن واقعی ٹائیگر نے مکمل کیا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ ٹائیگر نے عمران کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچائی ۔ اگر یہ مشن مکمل نہ ہوتا تو پاکیشیا کا دفاع دشمنوں کے قبضے میں چلا جاتا ۔ اس طرح ٹائیگر نے اپنی جان پر کھیل کر نہ صرف مشن مکمل کیا ہے بلکہ اس نے ایک لحاظ سے عمران کی جان بھی بچائی ہے جبکہ عمران مشن میں ناکام رہا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ آئندہ عمران کی بجائے ٹائیگر کی خدمات پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے ہائر کی جائیں"...... چیف نے کہا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

" باس ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ ٹائیگر تو عمران کا شاگرد ہے ۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس مشن میں اس نے واقعی کام کیا ہے لیکن ٹائیگر کو کیسے عمران کی جگہ دی جا سکتی ہے ۔ نہیں باس ۔ ایسا نہیں ہو سکتا"...... جولیا نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا جبکہ باقی ساتھی

ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے ہوئے تھے ۔ گو چیف کی بات سن کر ان کے ذہنوں میں بھی دھماکے سے ہونے لگ گئے تھے لیکن ظاہر ہے وہ بول نہ سکتے تھے۔

" عمران اپنے مشن میں ناکام رہا ہے اور میرے نزدیک ناکامی کی سزا موت سے کم نہیں ہو سکتی ۔ اس لحاظ سے تو عمران کو ہسپتال میں ہی گولی مار دینی چاہیئے تھی لیکن میں نے عمران کی سابقہ خدمات کی بنا پر اسے موت کی سزا نہیں دی ۔ البتہ اس کی جگہ ٹائیگر کو ہائر کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ عمران کو بہرحال اس ناکامی کی کچھ نہ کچھ سزا مل جائے"...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

" یہ کیسے ممکن ہے باس کہ ٹائیگر کو مشن میں ٹیم کا لیڈر بنایا جائے"...... جولیا نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں نے کب کہا ہے کہ اسے لیڈر بنایا جائے گا ۔ لیڈر تم رہو گی البتہ ٹائیگر کو بطور ٹیم ممبر ہائر کیا جائے گا"...... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ باس ۔ یہ عمران کی توہین ہے باس"...... جولیا سے اور کچھ نہ بن پڑا تو اس کے منہ سے یہ فقرہ نکل گیا۔

" اس میں توہین کی کیا بات ہے ۔ عمران کو باقاعدہ اس کی کارکردگی کا معاوضہ ادا کیا جاتا رہا ہے اور وہ ہائرڈ آدمی ہونے کے باوجود ٹیم کو لیڈ کرتا رہا ہے ۔ اس وقت تمہیں توہین کا خیال نہیں آیا ۔ اب جبکہ ٹائیگر کو صرف بطور ممبر ہائر کیا جا رہا ہے تو تم اسے

توہین کہہ رہی ہو ۔ باقی ممبرز کیا کہتے ہیں"...... چیف نے سخت لہجے میں کہا۔

" باس ۔ عمران پاکیشیا کا انمول سرمایہ ہے ۔ اگر اسے اس انداز میں سزا دی گئی تو وہ لامحالہ بغاوت پر اتر آئے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ دشمنوں سے مل جائے"...... صفدر نے کہا۔

" تو تمہارا کیا خیال ہے کہ عمران اگر بغاوت کرے گا اور دشمنوں سے ملے گا تو وہ زندہ رہ جائے گا"...... چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" باس ۔ ہو سکتا ہے کہ عمران صاحب ٹائیگر کو اجازت نہ دیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تو پھر ٹائیگر کو بھی ہائر نہیں کیا جائے گا ۔ البتہ اس صورت میں عمران کو اس ناکامی کے عوض موت کی سزا دے دی جائے گی" ۔ چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے باس ۔ آپ کا فیصلہ ہمیں منظور ہے"...... اچانک جولیا نے کہا تو سب حیرت سے جولیا کو دیکھنے لگے لیکن صفدر سمجھ گیا تھا کہ جولیا نے یہ فیصلہ کیوں کیا ہے تاکہ عمران کی زندگی تو بچائی جا سکے ۔ صفدر کو بھی معلوم تھا اور باقی سب ساتھیوں کو بھی کہ چیف جو کہتا ہے اس پر عمل بھی کرا سکتا ہے۔

" اوکے ۔ پھر آئندہ مشن تک اس معاملے کو کلوز کیا جاتا ہے ۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

ٹرانسمیٹر آف ہو گیا۔

"چیف کا فیصلہ غلط ہے"...... اچانک تنویر نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"ہاں ۔ مگر اب کیا کیا جائے ۔ چیف ناکامی برداشت ہی نہیں کر سکتا اور اس بار واقعی عمران صاحب ناکام رہے ہیں ۔ اگر ٹائیگر ہمت نہ کرتا تو شاید عمران صاحب زندہ واپس ہی نہ آسکتے تھے"۔ صفدر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو سب نے بے اختیار اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے وہ صفدر کی بات سے سو فیصد متفق ہوں اور اس کے ساتھ ہی سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میرا خیال ہے ہمیں ہسپتال جا کر عمران کی مزاج پرسی کرنی چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں وہیں جا رہی ہوں"...... جولیا نے کہا تو سب نے اس کا ساتھ دینے کا فیصلہ کر لیا اور پھر وہ سب اپنی اپنی کاروں میں دانش منزل سے سیدھے ہسپتال پہنچ گئے اور پھر چند لمحوں بعد پوری ٹیم عمران کے کمرے میں موجود تھی۔

"ارے واہ ۔ پوری بارات آ رہی ہے مع دلہن کے ۔ ویری گڈ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔ آپ دوبارہ بچ گئے ہیں ۔ ایک بار تو زخمی ہونے کے باوجود اور دوسری بار چیف کے ہاتھوں"...... سلام دعا کے بعد صفدر نے کہا۔

"چیف کے ہاتھوں ۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر کہا تو صفدر نے اسے میٹنگ ہال میں ہونے والی تمام باتیں بتا دیں۔

"تو چیف کا خیال ہے کہ میں ناکام ہو گیا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں عمران صاحب ۔ ٹائیگر نے جو کچھ بتایا ہے اس لحاظ سے تو آپ واقعی ہٹ ہو گئے تھے اور اگر ٹائیگر ہمت نہ کرتا تو نہ مشن مکمل ہوتا اور نہ آپ کی جان بچ سکتی تھی"...... صفدر نے کہا۔

"جولیا ۔ کیا تمہارا بھی یہی خیال ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جولیا سے کہا۔

"صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے ۔ لیکن اگر چیف نے تمہیں آئندہ کسی مشن میں ہائر نہ کیا تو میں بھی کام نہیں کروں گی ۔ یہ میرا فیصلہ ہے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اگر میں چیف کی جگہ لے لوں تو پھر"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا ۔ کیا مطلب ۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے ۔ نانسنس ۔ کیا تمہارے ذہن پر اثر ہو گیا ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ میری نہیں چیف کی ناکامی ہے کہ اس کی ٹیم تو پکنک مناتی رہے اور کرائے کے آدمی اس قدر اہم ترین مشن مکمل کرتے رہیں ۔ جب یہ بات میں سر سلطان اور صدر صاحب تک پہنچاؤں گا تو پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف کو واقعی ہمیں کال کرنا چاہئے تھا۔ یہ اس نے واقعی زیادتی کی ہے لیکن اس کا یہ مطلب بہرحال نہیں ہے کہ چیف ناکام ہو گیا ہے"....... جولیا نے کہا۔

"مس جولیا۔ عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ چیف سے واقعی کوتاہی ہوئی ہے"....... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن چیف جو مناسب سمجھتا ہے وہی کرتا ہے"....... جولیا نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹ سروس کو بھاری تنخواہیں اور الاؤنسز اس لئے نہیں دیئے جاتے کہ وہ پکنک مناتی رہے اور کرائے کے آدمی مشن مکمل کریں۔ تم دیکھنا چیف کا کیا حشر ہوتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"تم ایسا نہیں کرو گے۔ سن لیا تم نے"....... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر چیف مجھے ناکام کہتا ہے تو پھر میں لازماً یہ بات سر سلطان تک پہنچاؤں گا"....... عمران نے بھی ضد کرتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک ڈاکٹر ہاتھ میں فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"چیف صاحب کی کال ہے جناب عمران صاحب کے لئے"۔ ڈاکٹر نے کہا اور فون پیس عمران کی طرف بڑھا دیا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔

"تم نے چیف سے کوئی بات نہیں کرنی۔ سنا تم نے"....... جولیا

نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں۔ آپ کی پوری ٹیم اس وقت میرے کمرے میں موجود ہے اور انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے مجھے ناکام قرار دے کر آئندہ مجھے ہائر کرنے کی بجائے ٹائیگر کو ہائر کرنے کا فیصلہ کیا ہے"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ہاں۔ میں نے اس لئے تمہیں کال کیا ہے تمہیں یہ بات بتا دی جائے"....... دوسری طرف سے چیف کی سرد آواز سنائی دی۔

"لیکن جناب۔ اس ناکامی میں آپ بھی شریک ہیں کیونکہ آپ کی سیکرٹ سروس پکنک مناتی رہ گئی جبکہ اصول کے مطابق یہ مشن ٹیم کو مکمل کرنا چاہئے تھا"....... عمران نے بات کو بدل کر دوسرے لفاظ میں کہا۔

"یہ اختیار مجھے حاصل ہے کہ میں کسے مشن پر بھیجوں اور کسے نہیں"....... دوسری طرف سے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا گیا۔

"پھر آپ مجھے بھی باقاعدہ ٹیم میں شامل کر لیں تاکہ میں بھی ھاری تنخواہ اور الاؤنسز لینے کے باوجود مشن مکمل کرنے کی بجائے نک مناتا رہوں"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا یت سب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ عمران نے واقعی ن کی دکھتی رگ پکڑ لی تھی۔

"سوری ۔ میں ناکام افراد کو ٹیم میں کیسے شامل کر سکتا ہوں ۔ البتہ اگر تم چاہو تو ٹائیگر کو ٹیم میں شامل کیا جا سکتا ہے"۔ چیف نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"وہ میرا شاگرد ہے جناب اس لئے وہ کیسے اس ٹیم میں شامل ہو سکتا ہے جو مشن پر تفریح کو ترجیح دے"...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"ہونہہ ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ واقعی اصول کے مطابق ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا ۔ اوکے ۔ میں تمہاری سزا معاف کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"دیکھا ۔ کیسے بھاگا ہے تمہارا چیف ۔ ہونہہ ۔ مجھے ناکام کہہ رہا تھا"...... عمران نے فون آف کرتے ہوئے کہا۔

"چیف واقعی عظیم آدمی ہے عمران صاحب"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور میرے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم سرے سے آدمی ہی نہیں ہو"...... صفدر کے بولنے سے پہلے جولیا نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد